فتاویٰ خادمیہ

1

مصنف

استاذ العلما

مفتی خادم حسین شاہ قادری

دامت برکاتہم العالیہ

SABIYA
VIRTUAL PUBLICATION

فتاوی خادمیہ 1

استاذ العلما

مفتی خادم حسین شاہ قادری

دامت برکاتہم العالیہ

SABIYA
VIRTUAL PUBLICATION

تفصیلات

نـــــــــــام:

فتاویٰ خادمیہ (جلد۱)

ازقـــــلـــــم:

سید مفتی خادم حسین شاہ

سَنہ اشـــــاعت:

رجب المرجب ۱۴۴۴ھ

JANUARY 2023

صـــفحات:

155

OUR DESIGNING PARTNER

PS graphics PURE SUNNI GRAPHICS

PUBLISHER

SABIYA VIRTUAL PUBLICATION

SABIYA VIRTUAL PUBLICATION

AMO

POWERED BY ABDE MUSTAFA OFFICIAL

info@abdemustafa.com

© 2023 All Rights Reserved.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

فہرست

ناشر کی طرف سے کچھ اہم باتیں	6
مختصر تعارف مصنف	8
نمازی کے آگے سے گزرنے سے نمازی کی نماز ٹوٹ جاتی ہے؟	12
مہندی کی تہ کھال پر جم جاتی ہے	14
اللہ پاک جھوٹ بول سکتا ہے۔۔؟	16
اللہ پاک کو اوپر والا کہنا کیسا۔۔؟	18
اوپر اللہ کا سہارا اور زمین پر آپکا سہارا	19
اللہ بھی ظالموں کا ساتھ دے رہا ہے" کہنے والے پر شرعًا کیا حکم ہو گا۔۔؟	20
اللہ پاک کے لیے لفظ میاں استعمال کرنا	21
صفر کے مہینے میں شادی کرنا کیسا؟	23
واجب الوجود	24
جان بوجھ کر کسی جاہل شخص سے مسئلہ پوچھنا کیسا؟	25
بُچی (نچلے ہونٹوں کے سیدھی اور الٹی جانب کے بال)	26
مساجد میں رکھی ہوئیں پلاسٹک کی ٹوپیاں	28
"اللہ پاک فرماتا ہے یا اللہ پاک فرماتے ہیں"	29

عالَم برزخ سے کیا مراد ہے ؟	30
"اللہ پاک فرماتا ہے یا اللہ پاک فرماتے ہیں"	31
میں اللہ پاک کو حاضر و ناظر جان کر یہ کہتا ہوں	32
صفر کے آخری بدھ کو خوشیاں منانا	34
اللہ پاک کو عاشقِ مصطفی ﷺ کہنا کیسا۔؟	35
مسبوق سجدہ سہو میں امام کی پیروی کرے گا یا نہیں۔؟	37
قبر انور کعبہ شریف سے بھی افضل ہے۔؟	38
عصر کی نماز کے بعد سے لیکر اذانِ مغرب تک تلاوتِ قرآن کریم کرنا کیسا ہے۔؟	40
قرآن افضل ہے یا صاحبِ قرآن افضل ہے ؟	41
کیا نبی کریم ﷺ نے اپنے والدین شریفین کو زندہ کیا؟	42
انگھوٹے چومنا کیسا عمل ہے ؟	43
حضرتِ خضر علیہ السلام نبی ہیں یا ولی ؟	45
خلع کسے کہتے ہیں اور خلع کا شرعی حکم کیا۔؟	47
خلع کا شرعی حکم:	47
فجر کی جماعت جاری ہو تو سنتیں پڑھ کر جماعت میں ؟	48
مسجد میں نماز جنازہ پڑھنا کیسا	50
عورت کا بلاوجہ شرعی خلع کا مطالبہ کرنا کیسا۔۔؟؟	52

نقشِ نعلین پاک لگانا کیسا اور اسکے کیا فوائد ہیں۔؟	54
مُہر نبوت کیا ہے؟	55
مہر نبوت کے چند خصائص:	56
ولادتِ باسعادت کے وقت کعبہ جھک گیا تھا؟	57
8 ربیع الاول ہے یا 12 ربیع الاول؟	60
ہمزاد کسے کہتے ہیں؟	70
سجدہ تلاوت کرنے کا درست طریقہ کیا ہے؟	71
میلادِ مصطفیٰ	73
کیا نبی کریم ﷺ نے خود اپنا میلاد منایا؟	79
نماز کے ایک رکن میں تین بار خارش کرنا	80
نبی اور رسول کسے کہتے ہیں	83
کیا بھوت اور چڑیل کا وجود ہے؟	85
بچّے کے پیدا ہونے پر اس کے کان میں اذان کیوں دی جاتی؟	86
اذان کی حکمت:	88
اذان کا طریقہ:	88
فرشتوں کی تخلیق کیسے ہوئی اور ان کی تعداد کتنی ہے؟	88
جنات کیا چیز ہے۔؟ اگر کوئی شخص جنات کے وجود کا انکار کرے تو کیا حکم ہے؟	90

عورتوں کا بلند آواز سے نعت خوانی کرنا کیسا ہے؟	92
شیر خوار بچے کے پیشاب کا کیا حکم ہے؟	93
تیمم کر کے نماز پڑھنے کی اجازت ہوگی؟	95
کتا بدن یا کپڑے کو چھو کر گزر جائے تو؟	97
اپنا ستر یا دوسرے کا ستر دیکھنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟	99
عورت کے لیے کن لوگوں سے پردہ کرنا ضروری ہے؟	101
غسل کرتے وقت درود شریف، دعائیں وغیرہ پڑھنا کیسا ہے؟	103
بغل اور زیرِ ناف بالوں کے کاٹنے کا کیا حکم ہے؟	105
کیا غسل کے بعد نماز پڑھنے کے لیے وضو کرنا ضروری ہے؟ شرعی	107
جو پانی دھوپ لگنے کی وجہ سے گرم ہو جائے اس سے وضو یا غسل	109
انجیکشن یا ڈِرپ لگوانے سے وضو	111
سجدہ کی حالت میں پیشاب کا قطرہ آجائے	113
خنزیر کا نام لینے سے زبان چالیس دن ناپاک ہو جاتی ہے	115
ننگے سر بیت الخلا	117
دکھتی آنکھ سے نکلنے والا پانی پاک ہے یا ناپاک؟	118
کھڑے ہو کر پیشاب کرنا کیسا ہے؟	120
جمعہ کے دن نمازی حضرات کو خطبہ کی اذان کا جواب دینا کیسا؟	122

آیاتِ قرآنی ہو تو کیا ان کو بلا وضو چھو سکتے ہیں۔؟	124
بچہ پیدا ہونے کے بعد عورت کب تک ناپاک رہتی ہے ؟	126
حائضہ عورت یا جنبی شخص قرآن کی تلاوت کر سکتے ہیں ؟	128
نماز کے انتظار میں بیٹھا تھا، اس کو نیند آ گئی	130
بغیر ٹوپی کے نماز پڑھنا	133
حیض آیا تو کیا وہ نذر و نیاز کا کھانا بنا سکتی ہے ؟	134
بے وضو شخص کے اذان دینے سے اذان قابل اعتبار ہوگی ؟	138
حیض کی حالت میں بیوی سے جماع (ہمبستری) کر سکتے ہیں ؟	140
ہماری اردو کتابیں :	144

ناشر کی طرف سے کچھ اہم باتیں

مختلف ممالک سے کئی لکھنے والے ہمیں اپنا سرمایہ ارسال فرمارہے ہیں جنھیں ہم شائع کررہے ہیں۔ ہم یہ بتانا ضروری سمجھتے ہیں کہ ہماری شائع کردہ کتابوں کے مندرجات کی ذمہ داری ہم اس حد تک لیتے ہیں کہ یہ سب اہل سنت و جماعت سے ہے اور یہ ظاہر بھی ہے کہ ہر لکھاری کا تعلق اہل سنت سے ہے۔ دوسری جانب اکابرین اہل سنت کی جو کتابیں شائع کی جارہی ہیں تو ان کے متعلق کچھ کہنے کی حاجت ہی نہیں۔ پھر بات آتی ہے لفظی اور املائی غلطیوں کی تو جو کتابیں "ٹیم عبد مصطفی آفیشل" کی پیشکش ہوتی ہیں ان کے لیے ہم ذمہ دار ہیں اور وہ کتابیں جو ہمیں مختلف ذرائع سے موصول ہوتی ہیں، ان میں اس طرح کی غلطیوں کے حوالے سے ہم بری ہیں کہ وہاں ہم ہر ہر لفظ کی چھان پھٹک نہیں کرتے اور ہمارا کردار بس ایک ناشر کا ہوتا ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ کئی کتابوں میں ایسی باتیں بھی ہوں کہ جن سے ہم اتفاق نہیں رکھتے۔ مثال کے طور پر کسی کتاب میں کوئی ایسی روایت بھی ہو سکتی ہے کہ تحقیق سے جس کا جھوٹا ہونا اب ثابت ہو چکا ہے لیکن اسے لکھنے والے نے عدم توجہ کی بنا پر نقل کردیا یا کسی اور وجہ سے وہ کتاب میں آ گئی جیسا کہ اہل علم پر مخفی نہیں کہ کئی وجوہات کی بنا پر ایسا ہوتا ہے۔ تو جیسا ہم نے

عرض کیا کہ اگرچہ ہم اسے شائع کرتے ہیں لیکن اس سے یہ نہ سمجھا جائے کہ ہم اس سے اتفاق بھی کرتے ہیں۔ایک مثال اور ہم اہل سنت کے مابین اختلافی مسائل کی پیش کرنا چاہتے ہیں کہ کئی مسائل ایسے ہیں جن میں علماے اہل سنت کا اختلاف ہے اور کسی ایک عمل کو کوئی حرام کہتا ہے تو دوسرا اس کے جواز کا قائل ہے۔ ایسے میں جب ہم ایک ناشر کا کردار ادا کر رہے ہیں تو دونوں کی کتابوں کو شائع کرنا ہمارا کام ہے لیکن ہمارا موقف کیا ہے، یہ ایک الگ بات ہے۔ ہم فریقین کی کتابوں کو اس بنیاد پر شائع کر سکتے ہیں کہ دونوں اہل سنت سے ہیں اور یہ اختلافات فروعی ہیں۔ اسی طرح ہم نے لفظی اور املائی غلطیوں کا ذکر کیا تھا جس میں تھوڑی تفصیل یہ بھی ملاحظہ فرمائیں کہ کئی الفاظ ایسے ہیں کہ جن کے تلفظ اور املا میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ اب یہاں بھی کچھ ایسی ہی صورت بنے گی کہ ہم اگرچہ کسی ایک طریقے کی صحت کے قائل ہوں لیکن اس کے خلاف بھی ہماری اشاعت میں موجود ہوگا۔ اس فرق کو بیان کرنا ضروری تھا تاکہ قارئین میں سے کسی کو شبہ نہ رہے۔ ٹیم عبد مصطفی آفیشل کی علمی، تحقیقی اور اصلاحی کتابیں اور رسالے کئی مراحل سے گزرنے کے بعد شائع ہوتے ہیں لیکن اس کے باوجود ان میں بھی ایسی غلطیوں کا پایا جانا ممکن ہے لہذا اگر آپ انھیں پائیں تو ہمیں ضرور بتائیں تاکہ اس کی تصحیح کی جا سکے۔

مختصر تعارف مصنف

مفتی خادم حسین شاہ قادری دامت برکاتہم العالیہ

نام: خادم حسین شاہ ہاشمی

کنیت: ابو عاصم

والد ماجد: پیرِ طریقت رہبرِ شریعت پیر طالب حسین شاہ قادری ہاشمی رحمۃ اللہ علیہ

جد امجد: پیر طریقت رہبر شریعت ولایت علی شاہ قادری ہاشمی رحمۃ اللہ علیہ

مولد و مسکن: قبلہ مفتی صاحب یکم جنوری سن 1980 عیسوی میں پاکستان پنجاب ضلع جھنگ کے ایک آبائی گاؤں کے ہاشمی گھرانے میں پیدا ھوئے۔

تعلیم و تربیت: دنیاوی تعلیم اپنے آبائی گاؤں کے ایک اسکول میں پرائمری سے ابتدا کی پھر بڑھتے بڑھتے F.A (ایف اے) اور B.A (بی اے) پھر آخر میں کراچی یونیورسٹی سے M.A (ایم اے) مکمل کیا۔

علم دین کی طرف توجہ کا سبب: قبلہ والد محترم پیر طریقت طالب حسین شاہ قادری رحمۃ اللہ علیہ کی بڑی خواہش تھی کہ خادم حسین میرے لخت جگر حافظ و عالم بنے پھر یوں ہوا کہ جد امجد پیر طریقت رہبر شریعت پیر ولایت علی شاہ ہاشمی رحمۃ اللہ

علیہ کے سالانہ عرس مبارک کے موقع پر علامہ غلام رسول منکیروی تشریف لائے اور قبلہ والد محترم نے انہیں اپنی خواہش کا اظہار کیا۔ اس خواہش پر قبلہ علامہ صاحب نے "ہاں" بھرتے ھوئے منکیرہ میں جامعہ حنفیہ رضویہ میں مولانا احمد حسین رضوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مدرسے میں داخلہ کروادیا۔

وہاں پر علامہ مولانا عبد المجید صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے درس نظامی کی ابتدائی کتب پڑھنے کی سعادت حاصل کی جن میں صرف ونحو اور علم فقہ کی ابتدائی کتابیں شامل تھیں۔ پھر سن 2000 عیسوی میں پاکستان کے مشھور شہر فیصل آباد آکر، جامعہ امینیہ رضویہ میں مناظر اسلام مفسر قرآن حضرت علامہ سعید احمد اسعد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں سلسلہ علم دین کو جاری کیا۔ پھر درسِ نظامی کی آخری کتب جامعہ نظامیہ رضویہ لاھور میں مکمل کیں۔ اور وہیں سے درس نظامی کی تکمیل سن 2005 میں ھوئی۔

شیوخ الحدیث: جامعہ نظامیہ میں شیخ الحدیث استاذ العلما حافظ عبد الستار سعیدی صاحب سے بخاری شریف، اور ترمذی شریف۔ مناظرِ اسلام حضرت علامہ عبد التواب صدیقی سے مسلم شریف، شیخ الحدیث مولانا صدیق ھزاروی صاحب سے ابوداؤد شریف اور شیخ الحدیث عبد الحکیم شرف قادری سے بھی درس حدیث میں اکتساب فیض کیا۔

دینی خدمات : قبلہ مفتی صاحب نے اشاعت دین کے تینوں ذرائع اختیار فرمائے تدریس، تقریر، تصنیف بفضلہ تعالی علوم اسلامیہ کی تکمیل کے بعد باقاعدہ سے فتاوی نویسی کا سلسلہ شروع کیا جس میں خصوصی توجہ اور نظر شفقت مفتی دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا مفتی فاروق رحمۃ اللہ علیہ سے اور شیخ الحدیث مفتی فضیل رضا صاحب دامت برکاتھم العالیہ سے حاصل کی۔

تدریس کی ابتدا قبلہ مفتی صاحب نے 2007 سے کی اور تا حال حال الحمدُ للہ یہ سلسلہ جاری ھے۔ تقریبا 16 سال کا عرصہ گزچکا ھے، اس وقت پاکستان کے کئ شہروں میں آپکے شاگرد تشنگانِ علم کی پیاسیں بجھا رہے ھیں۔

اور ایکہ عرصہ دراز سے خطابت و تقاریر کا سلسلہ تاحال جاری ھے۔

اساتذہ کرام:

پاکستان کے نام ور اور جید علمائے کرام سے استفادہ کیا جن میں بڑی بڑی شخصیات شامل ہیں۔

جامع المعقول والمنقول شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مولانا حافظ عبد الستار سعیدی صاحب۔

مناظر اسلام علامہ سعید احمد اسعد صاحب رحمۃ اللہ علیہ۔

مناظرِ اسلام حضرت علامہ عبد التواب صدیقی اچھروی۔

شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مولانا مفتی قاسم عطاری دامت برکاتھم العالیہ
مفتی دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا مفتی فاروق رحمۃ اللہ علیہ
شیخ الحدیث عبدالحکیم شرف قادری صاحب رحمۃ اللہ علیہ
مناظر اسلام مولانا احمد حسین رضوی رحمۃ اللہ علیہ
شیخ الحدیث مفتی فضیل رضا صاحب دامت برکاتھم العالیہ
شیخ الحدیث والتفسیر مولانا صدیق ھزاروی صاحب۔ ہیں۔

فتاوی نویسی: دور حاضر کے تقاضوں کے اعتبار سے قبلہ مفتی صاحب سوشل میڈیا سے آنے والے سوالات کے جوابات وقتا فوقتا عطا کرتے رہتے ہیں۔ انہیں سوالات وجوابات سے تیار کردہ ایک حصہ آپکے سامنے موجود ھے۔

نمازی کے آگے سے گزرنے سے نمازی کی نماز ٹوٹ جاتی ہے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و شرع متین کہ کیا نمازی کے آگے سے گزرنے سے نمازی کی نماز ٹوٹ جاتی ہے نیز نمازی کے آگے سے گزرنے کا کیا گناہ ہے اس بارے میں شرعی رہنمائی عطا فرمادیں۔؟

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ہدایۃ الحق والصواب

اکثر لوگوں میں یہ بات مشہور ہے کہ نمازی کے آگے سے گزرنے سے نماز پڑھنے والے کی نماز ٹوٹ جاتی ہے ایسا ہرگز نہیں ہے کیونکہ یہ بات مفسداتِ نماز (نماز توڑنے والی اشیاء) میں سے نہیں۔

ایسی چھوٹی مسجد یا چھوٹا مکان جو ساٹھ فٹ سے کم ہو اس میں کسی بھی حال میں نمازی کے آگے سے گزرنے کی اجازت نہیں۔ یہ بات جانتے ہوئے بھی اگر کوئی شخص نمازی کے آگے سے گزرے تو اسکے بارے میں حدیث پاک میں سخت وعید آئی ہے۔ اب اگر کوئی بے خیالی میں گزر جاتا ہے تو اس پر گرفت و عتاب نہیں۔

چنانچہ بخاری شریف کی حدیث مبارکہ ہے:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : " لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي مَاذَا عَلَيْهِ لَكَانَ أَنْ يَقِفَ أَرْبَعِينَ خَيْرًا لَهُ مِنْ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ " ۔

ترجمہ: رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم فرماتے ہیں: نمازی کے آگے سے گزرنے والا اگر جان لیتا کہ اس پر کتنا گناہ ہے، تو وہ چالیس (سال) تک وہاں کھڑے رہنا گزرنے سے بہتر خیال کرتا۔ (صحیح البخاری، کتاب الصلاۃ، ج1، ص73، مطبوعہ کراچی)

سیدی اعلیحضرت امامِ اہلسنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نماز اگر مکان یا چھوٹی مسجد میں پڑھتا ہو، تو دیوار قبلہ تک نکلنا جائز نہیں جب تک بیچ میں آڑ نہ ہو، اور صحرا یا بڑی مسجد میں پڑھتا ہو، تو صرف موضع سجود تک نکلنے کی اجازت نہیں، اس سے باہر نکل سکتا ہے، موضع سجود کے یہ معنی ہیں کہ آدمی جب قیام میں اہلِ خشوع و خضوع کی طرح اپنی نگاہ خاص جائے سجود پر جمائے، یعنی جہاں سجدے میں اس کی پیشانی ہوگی، تو نگاہ کا قاعدہ ہے کہ جب سامنے روک نہ ہو تو جہاں جمائے وہاں سے کچھ آگے بڑھتی ہے، جہاں تک آگے بڑھ کر جائے وہ سب موضع میں ہے، اس کے اندر نکلنا حرام ہے، اور اس سے باہر جائز۔

(فتاوی رضویہ، جلد7، صفحہ254، ط لاھور)

فتاوی اجملیہ میں اسی طرح کے سوال کے جواب میں ہے: نمازی کے سامنے سے سہواً گزرنے والے تو گنہگار ہی نہیں۔ہاں! قصداً گزرنے والا سخت گنہگار ہے، بہرصورت اس سے نمازی کی نماز باطل نہیں ہوئی۔

(فتاوی اجملیہ، ج2، ص25 شبیر برادرز لاھور)

کتبہ: استاذ العلما مفتی خادم حسین شاہ قادری دامت برکاتھم العالیہ

27اکتوبر2022

مہندی کی تہ کھال پر جم جاتی ہے

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و شرع متین کہ آج کل جو مہندی لگائی جاتی ہے اسکی باقاعدہ سے تہ کھال پر جم جاتی ہے کیا اسکے لگے ہوئے ہونے کی حالت میں وضو اور غسل ھوجائے گا اس بارے میں شرعی رہنمائی عطا فرمادیں۔؟

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ہدایۃ الحق والصواب

شریعت کا قانون ہے کہ ہر وہ چیز جو پانی کو جلد تک پہنچنے سے رکاوٹ بنے اسکی موجودگی میں وضو یا غسل ہر گز نہیں ہوتا جب تک کہ جلد تک پانی نا پہنچ جائے۔

دورِ حاضر میں عورتوں کا میک اپ واٹر پروف (water proof) آگیا ہے۔

خواہ وہ مہندی کی صورت میں ہو یا سرخی ہو یا نیل پالش ہو۔ اب اگر اسکے لگانے سے جسم پر تہ جم جاتی ہے جسکی وجہ سے پانی جلد تک نہیں پہنچے گا تو ایسی حالت میں وضو اور غسل نہیں ھو گا۔

چنانچہ فتاویٰ عالمگیری میں ہے:

وإنْ كانَ عَلى ظاهِرِ بَدَنِهِ جِلْدُ سَمَكٍ أوْ خُبْزٌ مَمْضُوغٌ قَدْ جَفَّ فاغْتَسَلَ ولَمْ يَصِلْ الماءُ إلى ما تَحْتَهُ لا يَجُوزُ۔

ترجمہ: اگر کسی آدمی کے جسم پر مچھلی کی جلد یا چبائی ہوئی روٹی لگی ہے اور خشک ہو چکی ہے اِس حالت میں اس نے غسل یا وُضو کیا اور پانی اُس کے نیچے جسم تک نہیں پہنچا تو غسل اور وُضو نہیں ہو گا،۔

اور اسی طرح ناک کی خشک رِینٹھ کے حکم میں ہے:

والدَّرَنُ اليابِسُ فِي الأنْفِ يَمْنَعُ تَمامَ الغُسْلِ ۔

ترجمہ: ناک کی خشک رینٹھ غسل کے مکمل ہونے میں رکاوٹ ہے۔ (فتاوی عالمگیری، ج ۱، ص ۵)

اِس لیے کہ غسل میں پورے بدن کو دھونا واجب ہے اور یہ اشیاء اپنی سختی کی

وجہ سے پانی کے جسم تک پہنچنے سے مانع (یعنی رُکاوٹ) ہیں۔

مفتی مولانا امجد علی اعظمی رَحمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: **مچھلی کا سِنّا اعضائے وُضو پر چپکا رہ گیا وضو نہ ہو گا کہ پانی اس کے نیچے نہ بہے گا۔**

(بہار شریعت، ج حصہ ص ص 292 مکتبۃ المدینہ کراچی)

یادرہے جب تک وضو اور غسل درست نہ ہو تو نماز پڑھنا، قرآن چھونا وغیرہ ناجائز و حرام ہے۔

کتبہ: استاذ العلما مفتی خادم حسین شاہ قادری دامت برکاتھم العالیہ

30 اکتوبر 2022

اللہ پاک جھوٹ بول سکتا ہے۔۔؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و شرع متین کیا یہ بات کہنا درست ہے کہ اللہ پاک جھوٹ بول سکتا ہے۔۔؟

الجواب بعون الملک الوھاب

اہلسنت و جماعت کا محکم ایمان اور پختہ عقیدہ ہے کہ اللہ کریم ہر عیب سے پاک و منزہ ہے۔۔

علمائے اسلام کتبِ عقائد و کلام میں تصریح فرماتے ہیں:

الكذب على الله تعالىٰ محال

کذب کی نسبت اللہ تعالی کی جانب کرنا محال ہے۔

تاہم بعض گمراہ فرقوں کا عقیدہ ہے کہ اللہ پاک جھوٹ بولنے پر قادر ہے (معاذاللہ)

ہمارا عقیدہ راسخہ ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالی عمایقولون نے نہ کبھی جھوٹ بولا، نہ بولے گا، نہ بول سکتا ہے، نہ بولنے پر اسے قدرت ہے چونکہ جھوٹ اسکے لیے محال بالذات ہے جس سے صفتِ قدرت قدیم کا تعلق ہو ہی نہیں سکتا۔۔

علامہ سعد الدین تفتازانی الحنفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

كذب محال على الله سبحانه وتعالىٰ ۔۔

یعنی: جھوٹ اللہ پاک پر محال ہے۔۔

(شرح عقائد النسفي ، طباعت، المدينة العلمية دعوة الاسلامية، كراچی پاکستان ص ١٦٢)

طوالع الانوار میں ہے:

الكذب نقص والنقص على الله تعالىٰ محال

یعنی: جھوٹ عیب ہے اور عیب اللہ تعالیٰ پر محال ہے۔

(طوالع الانوار للبيضاوي، ص ١٨٢ طبع قديم،)

لہذا ایسا عقیدہ رکھنے والا شخص بد دین بدمذہب ہوسکتا ہے مسلمان نہیں

ہو سکتا۔۔

کتبہ: مفتی سید خادم حسین شاہ قادری عفی عنہ

8ستمبر2022

اللہ پاک کو اوپر والا کہنا کیسا۔۔؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و شرع متین کہ اللہ پاک کو اوپر والا کہنا کیسا۔۔؟

الجواب بعون الملک الوہاب اللھم ہدایۃ الحق و الصواب

اللہ پاک کی ذات کے لئے لفظ "اُوپر والا" بولنا کُفر ہے کہ اِس لفظ سے اسکے لئے جِہَت (یعنی سَمت) کاثُبُوت ہوتا ہے اور اس کی ذات جِہَت (سَمت) سے پاک ہے

جیسا کہ حضرت علامہ سعدُ الدِین تَفتازَانِی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں:
اللہ تبارک وتعالی مکان میں ہونے سے پاک ہے اور جب وہ مکان میں ہونے سے پاک ہے توجِہَت (یعنی سَمت) سے بھی پاک ہے، (اِسی طرح) اُوپر اور نیچے ہونے سے بھی پاک ہے۔۔۔ (شرحُ العقائد ص60)

حضرتِ علامہ ابنِ نُجَیم مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نقل فرماتے ہیں: جو اللہ عزوجل کو اُوپر یا نیچے قرار دے تو اُس پر حکمِ کُفر لگایا جائے گا۔

(اَلْبَحْرُ الرَّائِق ج 5 ص 203)

لیکن اگر کوئی شخص یہ جملہ بُلندی و برتری کے معنٰی میں استعمال کرے تو قائل پر حُکمِ کفر نہ لگائیں گے مگر اِس قول کو بُرا ہی کہیں گے اور قائل کو اِس سے روکیں گے۔۔۔(فتاویٰ فیض الرسول ج 1، ص 2، شبیر برادرز)

کتبہ: مفتی سید خادم حسین شاہ قادری دامت برکاتھم العالیہ

8 ستمبر 2022

اوپر اللہ کا سہارا اور زمین پر آپکا سہارا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و شرع متین کہ عموماً جب لوگ ڈاکٹرز یا عاملین وغیرہ کے پاس جاتے ہیں تو زبان سے یہ جملہ ادا کرتے ہوئے نظر آتے ہیں "اوپر اللہ کا سہارا اور زمین پر آپکا سہارا" اس بارے میں کہنے والے پر شرعی حکم کیا ہوگا۔۔؟

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ہدایۃ الحق و الصواب

ایسا جملہ بولنے والا شخص کافر ہو جائیگا کیونکہ اس جملے میں اللہ پاک کے لیے مکان و جہت (سمت) کو ثابت کیا جا رہا ہے جبکہ اللہ پاک جسم و جسمانیت، مکان و جہت، زمان، حرکت و سکون، شکل و صورت و جمیع حوادث (ختم ہونے والی چیزوں) سے پاک ہے۔۔

قائل (کہنے والا) کے لیے توبہ، تجدیدِ ایمان، و تجدیدِ نکاح ضروری ہے۔۔

مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

خدا کے لیے مکان ثابت کرنا کفر ہے کہ وہ مکان سے پاک ہے یہ کہنا کہ اوپر خدا ہے نیچے تم یہ کلمۂ کفر ہے۔۔ (بہار شریعت حصہ 9 ص 465 مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

کتبہ: مفتی سید خادم حسین شاہ قادری دامت برکاتھم العالیہ

11 ستمبر 2022

اللہ بھی ظالموں کا ساتھ دے رہا ہے" کہنے والے پر شرعًا کیا حکم ہو گا۔۔؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و شرع متین کہ کوئی شخص تنگ آکر زبان سے یہ جملہ ادا کرے "اللہ بھی ظالموں کا ساتھ دے رہا ہے" کہنے والے پر شرعًا کیا حکم ہو گا۔۔؟

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ہدایۃ الحق و الصواب

ایسا کہنے والا شخص کافر ہو جائے گا کیونکہ ظاہر بات ہے کہ جو شخص ظالم کا ساتھ دینے والا ہوتا ہے لوگ اسے بھی ظالم کہتے ہیں تو معاذ اللہ یہ جملہ کہنے والا اللہ پاک کو ظالموں کا ساتھ دینے والا قرار دے رہا ہے اس جملے سے اللہ پاک کی توہین لازم آتی ہے اور توہین باری تعالی کفر ہے۔۔

دعوت اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مایہ ناز کتاب "کفریہ کلمات کے بارے میں سوال وجواب" میں لکھا ہے کہ

ایسا کہنا کفر ہے کہ اس جملہ میں رب اعلی عزّوَجل کو ظالموں کا ساتھ دینے والا قرار دے کر اسکی توہین کی گئی ہے۔۔

(کفریہ کلمات کے بارے میں سوال وجواب صفحہ 116 مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی)

کتبہ: مفتی سید خادم حسین شاہ قادری دامت برکاتھم العالیہ

11 ستمبر 2022

اللہ پاک کے لیے لفظ میاں استعمال کرنا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و شرع متین کہ اللہ پاک کے لیے لفظ میاں استعمال کرنا کیسا۔۔۔؟

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ہدایۃ الحق و الصواب

قرآن کریم میں ہے کہ

وَ لِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا۪

ترجمہ: اور اللہ ہی کے ہیں بہت اچھے نام تو اسے ان سے پکارو

(سورہ اعراف آیت 180)

علمائے کرام فرماتے ہیں: اللہ پاک کی ذات کے لیے ایسے الفاظ استعمال کرنا جس سے کم تر معنی کا احتمال ہو اسکی شایانِ شان نہیں۔۔

فتاوی شارح بخاری میں ہے: اللہ عزوجل کو میاں کہنا منع ہے، وجہ یہ ہے کہ میاں کے تین معنی ہیں: مالک، شوہر، زنا کا دلال۔ اور جس لفظ کے چند معنی ہوں اور کچھ معنی خبیث ہوں اور وہ لفظ شرع میں وارد نہ ہو تو اس کا اطلاق اللہ عزوجل پر منع ہے۔ (فتاوی شارح بخاری، ج 1، ص 137، مکتبہ برکات المدینہ)

علامہ شامی (رحمۃ اللہ علیہ) نے فرمایا:

"مجرد ایهام المعنی المحال کاف للمنع"

(یعنی صرف محال معنی کا احتمال منع ہونے کیلئے کافی ہے)

(فتاوی شارح بخاری جلد اول صفحہ 233 مکتبہ برکات المدینہ کراچی)

لہذا اللہ پاک کے نام کے ساتھ لفظ میاں بولنا ممنوع ہے۔۔

کتبہ: مفتی سید خادم حسین شاہ قادری دامت برکاتھم العالیہ

12 ستمبر 2022

صفر کے مہینے میں شادی کرنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و شرع متین کہ صفر کے مہینے میں شادی کرنا کیسا؟

جواب: صفر کے مہینے میں نکاح کرنا بالکل جائز ہے۔ بعض لوگ صفر کے مہینے میں اس وجہ سے شادی نہیں کرتے کہ اس مہینے میں بلائیں وغیرہ اترتی ہیں اور یہ منحوس مہینا ہے۔ ان باتوں کی کوئی حقیقت نہیں بلکہ زمانۂ جاہلیت میں لوگ اسے منحوس سمجھتے تھے تو سرکار ﷺ نے اس کو منحوس جاننے سے منع فرمادیا۔

مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ماہ صفر کو لوگ منحوس جانتے ہیں اس میں شادی بیاہ نہیں کرتے، لڑکیوں کو رخصت نہیں کرتے، یہ سب جہالت کی باتیں ہیں حدیث میں فرمایا کہ "صفر کوئی چیز نہیں یعنی لوگوں کا اسے منحُوس سمجھنا غلط ہے۔۔ (بہار شریعت حصہ 16 ص 662 ط دعوت اسلامی)

امام اہلسنت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نکاح کرنا

کسی مہینے میں منع نہیں-(فتاوی رضویہ جلد 23 صفحہ 193 رضافاؤنڈیشن لاہور)

کتبہ: مفتی سید خادم حسین شاہ قادری دامت برکاتھم العالیہ

12 ستمبر 2022

واجب الوجود

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و شرع متین کہ اللہ پاک کی ذات کے لیے واجب الوجود کا عقیدہ رکھنا لازم ہے ہمیں بتائیں کہ واجب الوجود سے کیا مراد ہے۔۔؟

الجواب بعون الملک الوهاب اللهم ہدایة الحق و الصواب

واجب الوجود ایسی ذات کو کہتے ہیں جس کا وجود یعنی ہونا ضروری اور عدم محال یعنی نہ ہونا غیر ممکن ہے یعنی وہ ذات ہمیشہ سے ہے ہمیشہ رہی گی جس کو کبھی فنا نہیں، کسی نے اس کو پیدا نہیں کیا بلکہ اسی نے سب کو پیدا کیا ہے، جو خود اپنے آپ سے موجود ہے اور یہ صرف اللہ پاک کی ذات ہے۔۔

سیدی اعلیحضرت امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وحدتُ الوجود کے جتنے معانی اور جس قدر مفاھیم (مطالب) عقل میں آسکتے

ہیں وہ یہی ہیں کہ موجود واحد، وجود واحد باقی سب اسکے مظاہر (نظارے) اور آئینے کہ اپنی حدِّ ذات میں اصلاً وجود وہستی سے بہرہ نہیں رکھتے۔۔

(اعتقاد الاحباب ص 26 مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

کتبہ: مفتی سید خادم حسین شاہ قادری دامت برکاتھم العالیہ

13 ستمبر 2022

جان بوجھ کر کسی جاھل شخص سے مسئلہ پوچھنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و شرع متین کہ جان بوجھ کر کسی جاھل شخص سے مسئلہ پوچھنا کیسا۔؟ اور غیر عالم کو اس مسئلہ کا جواب دینا کیسا۔۔؟

الجواب بعون الملک الوهاب اللھم ہدایۃ الحق و الصواب

کسی غیر عالم سے شرعی مسئلہ پوچھنا گناہ ہے اور اگر کسی شخص نے غیر عالم شرعی مسئلہ پوچھا تو اسکا بتانا بھی گناہ ہے۔ دونوں شخص گناہ میں برابر شریک ہوں گے۔۔

حدیث پاک میں ہے کہ:

مَنْ اَفْتٰی بِغَیْرِ عِلْمٍ کَانَ اِثْمُہُ عَلٰی مَنْ اَفْتَاہُ ۔

ترجمہ: ”جس نے بِغیر علم کے فتویٰ دیا تو اس کا گناہ فتویٰ دینے

والے پر ہے"۔(سُنَنُ اَبِی دَاوُد ج۳ص۴۴۹حدیث۳۶۵۷)

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الحَنّان اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں:

اس حدیث پاک کے دو مطلب ہوسکتے ہیں،

ایک یہ کہ جو شخص عُلَماء کو چھوڑ کر جاہِلوں سے مسئلہ پوچھے اور وہ غَلَط مسئلہ بتائیں تو (بتانے والا تو گنہگار رہے ہی) پوچھنے والا بھی گناہ گار ہوگا کہ یہ عالِم کو چھوڑ کر اس کے پاس کیوں گیا، نہ یہ پوچھتا نہ وہ غَلَط بتاتا۔۔دوسرا یہ کہ جس شخص کو غَلَط فتویٰ دیا گیا تو اس کا گناہ فتویٰ دینے والے پر ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ بے علم کا مسئلہ شرعی بیان کرنا سخت جُرم ہے۔(مراٰۃالمناجیح ج۱ص۲۱۲)

کتبہ: مفتی سید خادم حسین شاہ قادری دامت بر کاتھم العالیہ

14ستمبر2022

بُچی (نچلے ہونٹوں کے سیدھی اور الٹی جانب کے بال)

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و شرع متین کہ بعض دین دار حضرات بُچی (نچلے ہونٹوں کے سیدھی اور الٹی جانب کے بال) کٹواتے ہیں اس بارے میں شرعی حکم کیا ہے۔۔؟

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ہدایۃ الحق والصواب

ہونٹوں کے نیچے بُچی کے بال مونڈنا یا منڈوانا بدعت، ناجائزو گناہ ہے، کیونکہ یہ بال داڑھی میں شامل ہیں اور داڑھی مونڈنا یا منڈوانا، ناجائزو گناہ ہے، لہذا بُچی کے بال مونڈنا یا منڈوانا بھی ناجائز و گناہ ہے، البتہ اگر یہ بال اتنے بڑھ جائیں کہ کھانے، پینے اور کلی وغیرہ کرنے میں رکاوٹ بنے تو نہیں بقدرِ ضرورت کٹوا دینے میں کوئی حرج نہیں۔۔

مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

بچی کے اغل بغل (آس پاس) کے بال مونڈانا یا اکھیڑنا بدعت ہے۔۔

(بہار شریعت حصہ 16ص 588 مکتبۃ المدینہ)

فتاوی یورپ میں ہے: داڑھی بچہ جس کو عربی میں عنفقہ کہا جاتا ہے۔ وہ داڑھی ہی کا ایک اہم حصہ ہے، اس کا حلق وقصر ویسا ہی حرام ہے جیسا داڑھی کا اور اس کے اردگرد لبِ زیریں کے کھردرے بالوں کو اکھیڑنا یا مونڈنا بھی بدعتِ مکروہہ (حرام) ہے۔ (فتاوی یورپ، کتاب الحظر والاباحۃ، ص 535، مطبوعہ شبیر برادرز، لاھور)

کتبہ: مفتی سید خادم حسین شاہ قادری دامت برکاتھم العالیہ

13 ستمبر 2022

مساجد میں رکھی ہوئیں پلاسٹک کی ٹوپیاں

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و شرع متین کہ مساجد میں رکھی ہوئیں پلاسٹک کی ٹوپیاں پہن کر نماز پڑھنا کیسا ہے۔۔؟؟

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

مسجد یا گھر میں موجود پلاسٹک کی ٹوپی پہن کر نماز پڑھنا مکروہ تنزیہی یعنی ناپسندیدہ عمل ہے کہ لوگ دیگر معزز لوگوں کے سامنے اس ٹوپی کو پہن کر ض نہیں آتے اسے باعثِ عار سمجھتے ہیں تو رب کریم کی بارگاہ میں اس انداز سے حاضر ہونا اچھا طریقہ نہیں۔۔

مفتی اعظم پاکستان مفتی وقار الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

پلاسٹک کی ٹوپیاں جو مسجد میں رکھی رہتی ہیں اسے پہن کر کوئی شخص مسجد سے باہر نکلنا معزز لوگوں کے سامنے جانا گوارہ نہیں کرتا ہے لہذا اسے پہن کر نماز پڑھنا بھی مکروہ تنزیہی ہوگا۔ (وقار الفتاوی ج۲ ص۲۳۹ کتاب الصلوۃ)

واللّٰہ اعلم و رسوله اعلم بالصواب

کتبہ: مفتی سید خادم حسین شاہ قادری دامت برکاتھم العالیہ

14 ستمبر 2022

"اللہ پاک فرماتا ہے یا اللہ پاک فرماتے ہیں"

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و شرع متین کہ "اللہ پاک فرماتا ہے یا اللہ پاک فرماتے ہیں" کونسا جملہ کہنا درست ہے۔۔؟

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ہدایة الحق و الصواب

اگر ہم اللہ پاک کے لیے جمع یا واحد کا صیغہ استعمال کرنے کے اعتبار سے قرآنی انداز دیکھیں تو دونوں باتیں نظر آتی ہیں لیکن قرآنِ مجید کا عمومی انداز اللہ پاک کے لیے واحد کے صیغہ کا استعمال ہے تو زیادہ مناسب واحد کا صیغہ استعمال کرنا ہے۔۔

حضور فقیہ اعظم ہند شارح بخاری مفتی شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: (جمع کا صیغہ) بہ نیت تعظیم درست ہے، لیکن احتیاط اس میں ہے کہ بہ ہمہ وجوہ اس کی شان یکتائی ظاہر کرنے کے لیے واحد کا صیغہ استعمال کیا جائے۔۔یہی مسلمانوں میں رائج ہے۔ مسلمانوں میں جو طریقہ رائج ہوا اس میں کوئی شرعی خرابی نہ ہو اس کے خلاف کرنا شورش پھیلانا ہے۔۔اس لیے "اللہ پاک فرماتے ہیں" کہنے سے بچنا چاہیے۔۔(فتاویٰ شارح بخاری، جلد اول، صفحہ ۱۳۴)

کتبہ: مفتی سید خادم حسین شاہ قادری دامت برکاتھم العالیہ

عالَم برزخ سے کیا مراد ہے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و شرع متین کہ عالَم برزخ سے کیا مراد ہے۔۔؟ کہا جاتا ہے کہ مرنے والا شخص عالَم برزخ میں ہوتا ہے اسکی کیا حقیقت ہے۔۔؟

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ہدایۃ الحق و الصواب

برزخ دو چیزوں کے درمیان "حدّ فاصل" کو کہتے ہیں۔۔

علم العقائد کی اصطلاح میں: انسان کی موت سے لیکر قیامت قائم ہونے تک کا جو درمیانی وقفہ ہے اسے عالم برزخ کہتے ہیں۔ خواہ اس عرصہ میں انسان کا جسم قبر میں سلامت ہو، گل سَڑ کر خاک بن چکا ہو، جل کر راکھ بن ہو چکا ہو، یا کسی درندے کی خوراک بن گیا ہو۔۔ الغرض جس حالت اور جس کیفت میں بھی بندے پر یہ دور گزرا ہے یا قیامت تک گزرے گا تو وہ عالَم برزخ کہلاتا ہے۔۔ اس عرصہ میں اجزائے بدن کے ساتھ روح کا کسی نہ کسی قسم کا تعلق رہتا ہے۔

قرآن و حدیث کی روشنی میں بندہ عذاب و ثواب، رنج و راحت کی کیفیات سے گزرتا رہتا ہے۔۔

کتبہ: مفتی سید خادم حسین شاہ قادری دامت برکاتھم العالیہ

"اللہ پاک فرماتا ہے یا اللہ پاک فرماتے ہیں"

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و شرع متین کہ " اللہ پاک فرماتا ہے یا اللہ پاک فرماتے ہیں" کونسا جملہ کہنا درست ہے۔۔؟

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ہدایۃ الحق و الصواب

اگر ہم اللہ پاک کے لیے جمع یا واحد کا صیغہ استعمال کرنے کے اعتبار سے قرآنی انداز دیکھیں تو ہمیں دونوں باتیں نظر آتی ہیں لیکن قرآنِ مجید کا عمومی انداز اللہ پاک کے لیے واحد کے صیغہ کا استعمال ہے تو زیادہ مناسب واحد کا صیغہ استعمال کرنا ہے۔

مثلاً: اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ، هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وغیر ذلک لیکن بعض مقامات پر جمع کے صیغے استعمال ہوئے ہیں۔ جیسے: اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ

امام اہلسنت امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اللہ پاک کو ضمائرِ مفرد سے یاد کرنا مناسب ہے کہ وہ واحد، احد، فرد، وتر، ہے اور تعظیماً ضمائرِ جمع میں بھی حرج نہیں۔ (فتاوی رضویہ ج 14 ص 655 رسالہ انفس الفکر فی قربان البقر)

حضور فقیہ اعظم ہند شارح بخاری مفتی شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے

ہیں:

(جمع کا صیغہ) بہ نیت تعظیم درست ہے، لیکن احتیاط اس میں ہے کہ بہ ہمہ وجوہ اس کی شان یکتائی ظاہر کرنے کے لیے واحد کا صیغہ استعمال کیا جائے - یہی مسلمانوں میں رائج ہے۔ مسلمانوں میں جو طریقہ رائج ہوا اس میں کوئی شرعی خرابی نہ ہو اس کے خلاف کرنا شورش پھیلانا ہے۔۔اس لیے "اللہ پاک فرماتے ہیں" کہنے سے بچنا چاہیے۔۔(فتاویٰ شارح بخاری، جلد اول، ص 134)

کتبہ: مفتی سید خادم حسین شاہ قادری دامت برکاتھم العالیہ

14 ستمبر 2022

میں اللہ پاک کو حاضر و ناظر جان کر یہ کہتا ہوں

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و شرع متین کہ بعض لوگ آپس میں جھگڑے کے وقت یہ جملہ کہتے ہیں "میں اللہ پاک کو حاضر و ناظر جان کر یہ کہتا ہوں "کیا اللہ پاک حاضر و ناظر کہنا درست ہے۔۔؟

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ہدایۃ الحق و الصواب

حاضر و ناظر کے جو معانی لغت میں بیان ہوئے ہیں ان معانی کا اعتبار کرتے

ہوئے علمائے کرام نے یہی فتوی دیا ہے کہ اللہ پاک کی ذات کے لیے ان الفاظ (حاضر و ناظر) کا بولنا جائز نہیں۔

حاضر کا مطلب ہوتا ہے: وہ چیز جو کھلم کھلا بے حجاب آنکھوں کے سامنے ہو۔

ناظر کا مطلب ہوتا ہے: کسی معاملہ میں سوچ و وچار کرنا، کسی چیز کا اندازہ لگانا۔

ان الفاظ کا استعمال اللہ پاک کے لیے جائز نہیں البتہ اگر کوئی شخص ان الفاظ کو استعمال کرتا ہے تو کفر نہیں ہو گا۔

در مختار میں ہے: وَیَا حَاضِر یَا نَاظِر لَیْسَ بِکُفرٍ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر کہنا کفر نہیں ہے.

(ردالمحتار علی در مختار ج6 ص408)

مفتی شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ تعالی علیہ لکھتے ہیں: اللہ پاک کو حاضر و ناظر کہنے والا کافر تو نہیں مگر اللہ پاک کو حاضر و ناظر کہنا منع ہے کہ اللہ پاک کے اَسما توقیفی ہیں یعنی شریعت نے جن ناموں کا اطلاق باری تعالیٰ پر کیا ہے اسی کا اطلاق دُرست اور جن اَسما کا اطلاق نہیں فرمایا ان سے احتراز چاہیے۔

(فتاویٰ شارحِ بخاری، ج1 ص305)

کتبہ: مفتی سید خادم حسین شاہ قادری دامت برکاتھم العالیہ

14ستمبر2022

صفر کے آخری بدھ کو خوشیاں منانا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و شرع متین کہ صفر کے آخری بدھ کو خوشیاں منانا کیسا یہ خیال کرتے ہوئے کہ منحوس مہینہ ختم ہوگیا اس بارے میں شریعت ہماری کیا رہنمائی کرتی ہے۔؟

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ہدایۃ الحق و الصواب

صفر کے مہینے کے متعلق جتنے بھی خیالات و نظریات عوام میں مشہور ہیں یہ سب بے بنیاد اور بے اصل ہیں جنکا شریعت سے کوئی تعلق نہیں۔

صحیح بخاری شریف میں آخری نبی ﷺ کا فرمان ہے "لا صفر" یعنی صفر کوئی چیز نہیں۔ (بخاری ج4 ص26 حدیث: 5717)

مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: بعض لوگ صفر کے آخری چہار شنبہ (یعنی بدھ) کو خوشیاں مناتے ہیں کہ منحوس شہر (یعنی مہینا) چل دیا یہ باطل ہے۔ (مراۃ المناجیح، ج6، ص257)

اعلی حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے ماہ صفر کے آخری بدھ کے بارے میں سوال کا جواب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: چہار شنبہ (یعنی بدھ کا دن منانا) محض بے اصل (اسکی کوئی اصل نھیں) (فتاوی رضویہ ج22 ص204 رضا فاؤنڈیشن لاہور)

لہذا ماہِ صفر کے آخری بدھ کو خوشیاں منانا یہ گمان کرتے ہوئے منحوس مہینہ چلا گیا یہ سب باتیں خلاف واقع اور سرار باطل ہیں۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بالصواب

کتبہ: مفتی سید خادم حسین شاہ قادری دامت برکاتھم العالیہ

18ستمبر2022

اللہ پاک کو عاشقِ مصطفی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کہنا کیسا۔؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و شرع متین کہ اللہ پاک کو عاشقِ مصطفی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کہنا کیسا۔؟

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ہدایۃ الحق و الصواب

اللہ پاک کو عاشق کہنا ناجائز و حرام ہے اس لیے کہ محبت کی ایسی منزل جس میں جنون پیدا ہوجائے اسے "عشق" اور جو اس کا شکار ہوجائے اسے "عاشق" کہتے ہیں۔

علمائے کرام فرماتے ہیں ایسے الفاظ جن میں صرف معنی محال کا وہم ہوا نکا

استعمال ذاتِ باری تعالیٰ کے لیے ممنوع ہے اور جن الفاظ میں معنی محال کا وہم نہیں بلکہ معنی محال یقینی طور پر ہو جیسے لفظ عشق تو بدرجہ اولی ممنوع ہو گا۔

سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ سے سوال ہوا کہ:

اللہ پاک کو عاشق اور حضور جانِ عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو معشوق کہنا جائز ہے یا نہیں ؟

تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جواباً ارشاد فرمایا:

ناجائز ہے کہ معنی عشق، اللہ عزوجل کے حق میں محالِ قطعی (ناممکن) ہے۔ اور ایسا لفظ بے ورودِ ثبوتِ شرعی (یعنی شرعی ثبوت کے بغیر) حضرت عزت (یعنی اللہ رب العزت) کی شان میں بولنا ممنوع قطعی۔ (فتاوی رضویہ ج21 ص116)

ردالمحتار میں ہے:

" مجرد ایھام المعنی المحال کاف فی المنع "

محض معنی محال کا وہم ممانعت کے لئے کافی ہے۔

(ردالمحتار ج5 ص253 داراحیاء التراث بیروت)

کتبہ: مفتی سید خادم حسین شاہ قادری دامت برکاتھم العالیہ

18 ستمبر 2022

مسبوق سجدہ سہو میں امام کی پیروی کرے گا یا نہیں۔؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و شرع متین کہ مسبوق سجدہ سہو میں امام کی پیروی کرے گا یا نہیں۔؟

نوٹ: مسبوق وہ شخص کہلاتا ہے جو امام کی بعض رکعتیں پڑھنے کے بعد شامل ہوا اور آخر تک شامل رہا۔

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ہدایۃ الحق و الصواب

مسبوق امام صاحب کے ساتھ صرف سجدہ سہو میں پیروی کرے گا سلام میں پیروی نہیں کرے گا خواہ وہ سلام سجدۂ سہو کے لئے پھیرا گیا یا نماز مکمل ہونے پر پھیرا گیا ہو۔

تنویرالابصار مع ردالمحتار میں ہے۔

" والمسبوق یسجد مع امامہ مطلقا قید با السجود لأنہ لا یتابعہ فی السلام بل یسجد معہ و یتشھد "

ترجمہ: مسبوق اپنے امام کے ساتھ علی الاطلاق سجدہ کرے گا، سجدہ کی قید اس لئے لگائی گئی کیونکہ مسبوق سلام پھیرنے میں امام کی پیروی نہیں کرے گا بلکہ مسبوق امام کے ساتھ سجدہ

کرے گا اور تشہد پڑھے گا۔

(رد المحتار جلد دوم باب سجود السهو ص 659 مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت لبنان)

مفتی امجد علی اعظمی رحمة الله علیه فرماتے ہیں: مسبوق امام کے ساتھ سجدہ سہو کرے اگرچہ اس کے شریک ہونے سے پہلے سہو ہوا ہو اور اگر امام کے ساتھ سجدہ نہ کیا اور مابقی پڑھنے کھڑا ہو گیا تو آخر میں سجدہ سہو کرے۔

(بہار شریعت حصہ چہارم ص 720 مکتبۃ المدینہ)

کتبہ: مفتی سید خادم حسین شاہ قادری دامت برکاتھم العالیہ

19 ستمبر 2022

قبر انور کعبہ شریف سے بھی افضل ہے۔؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و شرع متین کہ حضور نبی کریم ﷺ کی قبر انور کا وہ حصہ جو آپ ﷺ کے جسمِ اقدس سے ملا ہوا ہے کیا وہ کعبہ شریف (بیت اللہ) سے بھی افضل ہے۔؟

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ہدایۃ الحق و الصواب

بے شک مدینے پاک میں موجود نبی کریم ﷺ کے جسمِ اقدس سے زمین کا

ملا ہوا حصہ کعبہ شریف بلکہ عرش و کرسی سے بھی افضل ہے اور یہ افضلیت اجماعِ امت سے ثابت ہے، یہی عقیدہ حق ہے۔

صاحب دُر مختار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ما ضم اعضاءه عليه الصلوٰة والسلام فانه افضل مطلقاً حتى من الكعبة و العرش و الكرسى.

(الدر المختار ۱/۵۷ اکتاب الحج باب الھدي)

وہ حصہ زمین جو جسدِ اقدس سے ملا ہوا ہے وہ مطلقاً افضل ہے، یہاں تک کہ کعبہ، عرش اور کرسی سے بھی افضل ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے اجماعِ امت سے نقل کیا ہے کہ جس جگہ اعضاء مبارک ملے ہوئے ہیں وہ کعبہ سے بھی افضل ہے،

اعلی حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کہ تربت اطہر یعنی وہ زمین کہ جسم انور سے متّصل ہے کعبہ شریف بلکہ عرش سے بھی افضل ہے۔

(فتاوی رضویہ جلد 10 ص 711 رصیقل الرّین عن احکام مجاورۃ الحرمین)

کتبہ: مفتی سید خادم حسین شاہ قادری دامت برکاتھم العالیہ

18 ستمبر 2022

عصر کی نماز کے بعد سے لیکر اذانِ مغرب تک تلاوتِ قرآن کریم کرنا کیسا ہے۔؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و شرع متین کہ عصر کی نماز کے بعد سے لیکر اذانِ مغرب تک تلاوتِ قرآن کریم کرنا کیسا ہے۔؟

الجواب بعون الملک الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

عصر کی نماز کے بعد قرآنِ پاک کی تلاوت کرنا بِلا کراہت جائز ہے البتہ غروبِ آفتاب کے بیس منٹ پہلے سے لیکر سورج کے غروب ہونے تک خلافِ اَولیٰ ہے، یعنی جائز ہے مگر بہتر نہیں، اس وقت افضل یہ ہے کہ قرآنِ پاک پڑھنے والا، تلاوتِ قرآن مجید موقوف کر کے ذکر و دُرود و تسبیحات و غیرھا پڑھنے میں مشغول رہے۔

مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ان اوقات میں تلاوتِ قرآنِ مجید بہتر نہیں، بہتر یہ ہے کہ ذکر و دُرود شریف میں مشغول رہے۔(بہارِ شریعت، جلد 1، صفحہ 455، مکتبۃ المدینہ)

کتبہ: مفتی سید خادم حسین شاہ قادری دامت برکاتھم العالیہ

19 ستمبر 2022

قرآن افضل ہے یا صاحبِ قرآن افضل ہے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و شرع متین کہ قرآن افضل ہے یا صاحبِ قرآن افضل ہے۔؟

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ہدایۃ الحق و الصواب

قرآن مجید خاص اللہ پاک کا کلام ہے۔اس پر علمائے امت کا اتفاق ہے یعنی قرآن مخلوق نہیں بلکہ کلام اللہ ہے اور نبی کریم ﷺ تمام مخلوق کے سردار ہیں تو قرآن باعتبار غیرِ مخلوق اور قدیم بالذات ہونے کے افضل ہوا۔اس لیے کہ کلام متکلّم کی صفت ہوتی ہے اور قرآن اللہ پاک کا کلام ہے تو ذاتِ باری تعالی کے قدیم ہونے کی طرح کلامِ الٰہی یعنی قرآن بھی قدیم ہوا۔

مفتی جلال الدین احمد الامجدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

قرآن افضل ہے اس لیے کہ وہ کلام الٰہی ہے مخلوق نہیں ہے بلکہ قدیم بالذات ہے۔(فتاوی فیض الرسول جلد اول صفحہ 26)

شرح فقہ اکبر میں ہے:" کلام اللّٰہ تعالی غیر مخلوق بل قدیم بالذات "
(شرح فقہ اکبر صفحہ 38)

یہ بات یاد رہے کہ جو قرآن ہمارے ہاتھوں میں موجود ہے ہم دیکھ رہے ہیں

اور پڑھ رہے ہیں اس کی روشنائی اور کاغذ ان سب کے مجموعہ کو مصحف کہتے ہیں اور یہ ساری چیزیں مخلوق و حادث ہیں اس معنی کے اعتبار سے حضور ﷺ بلا احتمال افضل ہیں ___ مگر اصلِ اعتبار میں قرآن بنفسہٖ غیر مخلوق و غیر حادث ہے۔۔

کتبہ: مفتی سید خادم حسین شاہ قادری دامت برکاتھم العالیہ
19ستمبر2022

کیا نبی کریم ﷺ نے اپنے والدین شریفین کو زندہ کیا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و شرع متین کہ کیا نبی کریم ﷺ نے اپنے والدین شریفین کو زندہ کیا پھر وہ آپ ﷺ ایمان لائیں کیا اس بات کا شریعتِ اسلامیہ سے ثبوت ملتا ہے۔؟

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ہدایۃ الحق و الصواب

جی ہاں !کثیر دلائل سے یہ بات ثابت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اللہ پاک کی بارگاہ میں عرض کی اللہ پاک کی عطا سے آپ ﷺ کے والدین کریمین زندہ ہوئے اور وہ آپ ﷺ پر ایمان لائیں۔

اس موضوع پر خاتم المحدثین علامہ جلال الدین سیوطی نے چھ رسائل تحریر فرمائے۔ اور ان رسائل میں کثیر دلائل سے حضور ﷺ کے والدین شریفین کا زندہ ہونا اور انکا ایمان لانا ثابت کیا ہے۔

چنانچہ ردالمحتار میں ہے:

الا ترى أنَّ نَبِيَّنا - ﷺ - قَدْ أكْرَمَهُ اللَّهُ تعالى بِحَياةِ أبَوَيْهِ لَهُ حتّى آمَنا بِهِ ۔

ترجمہ: کیا تو نے نہیں دیکھا! کہ بیشک اللہ پاک نے ہمارے نبی کریم ﷺ کے والدین کریمین کو زندہ کر کے اکرام فرمایا حتی کہ وہ دونوں نبی کریم ﷺ پر ایمان لائیں۔

(ردالمحتار جلد 4 صفحہ 331 کتاب الجھاد)

کتبہ: مفتی سید خادم حسین شاہ قادری دامت برکاتھم العالیہ

25 ستمبر 2022

انگھوٹے چومنا کیسا عمل ہے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و شرع متین کہ اذان میں حضور ﷺ کا نامِ مبارک سن کر انگھوٹے چومنا کیسا عمل ہے۔؟

الجواب بعون الملک الوهاب اللهم ہدایة الحق و الصواب

اذان یا اذان کے علاوہ میں نبی کریم ﷺ کا نامِ مبارک سن کر ادب سے انگھوٹے چومنا جائز اور مستحب عمل ہے۔

اسکا مستحب طریقہ یہ ہے کہ اذان میں اَشھَدُ انّ محمدّا رسولُ اللہ سن کر "صلی اللہ علیک یارسول اللہ" کہے پھر آنکھوں پر انگھوٹے رکھے پھر دوسری مرتبہ سن کر یوں کہے "قرّت عَینی بِکَ یارسولَ اللہ" پھر دونوں انگھوٹوں کے ناخنوں کو آنکھوں پہ رکھے اور کہے "اللھم مَتِعّنی بالسَّمعِ و والبصرِ" جو ایسا کرے گا حضور پاک ﷺ اسکے لیے جنت کی طرف قائد ہوں گے۔

فتاوی شامی میں ہے:

يُسْتَحَبُّ أَنْ يُقالَ عِنْدَ سَماعِ الأُولى مِن الشَّهادَةِ: صَلّى اللَّهُ عَلَيْك يا رَسُولَ اللَّهِ، وعِنْدَ الثّانِيَةِ مِنها: قَرَّتْ عَيْنِي بِك يا رَسُولَ اللَّهِ، ثُمَّ يَقُولُ: اللَّهُمَّ مَتِّعْنِي بِالسَّمْعِ والبَصَرِ بَعْدَ وضْعِ ظُفْرَيْ الإبْهامَيْنِ عَلى العَيْنَيْنِ فَإنَّهُ - عَلَيْهِ السَّلامُ - يَكُونُ قائِدًا لَهُ إلى

الجَنَّۃِ، ۔

(ردالمحتار ج 1 ص 398 کتاب الصلاۃ باب الاذان)

سیدی اعلیحضرت امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اذان میں نامِ اقدس سُن کر انگوٹھے چُومنا حسبِ تصریح کتبِ فقہ مستحب ہے۔(فتاوی رضویہ جلد 29 ص 294 رسالہ قوارع القھار)

کتبہ: مفتی سید خادم حسین شاہ قادری دامت برکاتھم العالیہ

25 ستمبر 2022

حضرتِ خضر علیہ السلام نبی ہیں یا ولی؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و شرع متین کہ حضرتِ خضر علیہ السلام نبی ہیں یا حضرتِ خضر علیہ السلام کا شمار اولیاء کرام میں ہوتا ہے۔؟

نوٹ: حضرتِ خضر کو خضر کیوں کہا جاتا ہے۔

الجواب بعون الملک الوهاب اللھم ہدایۃ الحق و الصواب

حضرت خضر عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا نام بلیا بن ملکان اور کنیت ابوالعباس ہے۔ خضر آپ علیہ السلام کا لقب ہے اس لقب کی وجہ یہ ہے کہ آپ عَلَیْہِ

الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام جہاں بیٹھتے یا نماز پڑھتے ہیں وہاں اگر گھاس خشک ہو تو سرسبز و شاداب ہو جاتی ہے۔

حضرت خضر علیہ السلام کا ولی ہونا تو بالیقین ثابت ہے۔ اور نبی ہونے میں اختلافِ کثیر ہے لیکن جمہور کا قول یہ ہے کہ آپ علیہ السلام نبی ہیں۔

امام ابو حیان محمد بن یوسف اندلسی لکھتے ہیں کہ

" والجمهور على أن الخضر نبي "

(تفسیر البحر المحیط ج6 ص139: سورہ کہف آیت 65)

تفسیر کبیر میں ہے کہ

" قال الاكثرون أن ذلك العبد كان نبيا "

(تفسیر کبیر ج5 ص514)

اعلیحضرت امام اہلسنت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں:

"سیدنا خضر عَلَیْہِ السَّلَام جمہور کے نزدیک نبی ہیں اور ان کو خاص طور سے علمِ غیب عطا ہوا ہے۔ اللہ تعالٰی نے فرمایا "وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا "۔

(فتاویٰ رضویہ، ج26 ص401)

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں: معتمد و مختار یہ ہے کہ وہ (یعنی حضرت خضر علیہ السلام) نبی ہیں اور دنیا میں زندہ ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، 28 ص410)

خلع کسے کہتے ہیں اور خلع کا شرعی حکم کیا۔؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و شرع متین کہ خلع کسے کہتے ہیں اور خلع کا شرعی حکم کیا۔؟

الجواب بعون الملک الوہاب اللهم ہدایۃ الحق و الصواب

خلع کی تعریف:

امام اہلسنت سیدی اعلیحضرت امام احمد رضا خان بریلوی فرماتے ہیں کہ "خُلع شرع میں اسے کہتے ہیں کہ: شوہر برضائے خود مہر و مال وغیرہ کے عوض عورت کو نکاح سے جدا کردے تنہا زوجہ کے لئے نہیں ہوسکتا"

(فتاوی رضویہ جدید ج13 ص264)

مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ "مال کے بدلے میں نکاح زائل (ختم) کرنے کو خلع کہتے ہیں عورت کا قبول کرنا شرط ہے بغیر اُس کے قبول کیے خلع نہیں ہوسکتا۔" (بہار شریعت ج2 ص194: خلع کا بیان)

خلع کا شرعی حکم:

اگر شوہر اور بیوی میں نااتفاقی رہتی ہو اور یہ اندیشہ ہو کہ احکام شرعیہ کی پابندی نہ کرسکیں گے تو خلع جائز ہے اور جب خلع کرلیں تو طلاق بائن واقع ہوجائے گی اور

جتنی رقم طے ہوئی ہے عورت پر اس کا دینا لازم ہے جیسا کہ ھدایہ میں ہے کہ

" و اذا تشاق الزوجان و خافا ان لا یقیما حدود اللّٰہ فلا بأس بان تقتدی نفسها بمال یخلعها به لقوله تعالیٰ " فلا جناح علیهما فیما افتدت به " فاذا وقع بالخلع تطلیقة بائنة ولزمها المال "

(ھدایہ ج 1 ص 384: باب الخلع، مجلس برکات مبارک پور)

کتبہ: مفتی سید خادم حسین شاہ قادری دامت برکاتھم العالیہ

27 ستمبر 2022

فجر کی جماعت جاری ہو تو سنتیں پڑھ کر جماعت میں؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و شرع متین کہ فجر کی جماعت جاری ہو تو سنتیں پڑھ کر جماعت میں شامل ہوں یا سنتیں پڑھے بغیر جماعت میں شامل ہوجائیں؟

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ہدایة الحق و الصواب

نمازِ فجر کی دو سنتوں کے متعلق احادیثِ مبارکہ میں بہت زیادہ تاکید آئی ہے

اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی بہت فضلیت بھی بیان فرمائی ہے ،اگر فجر کی سنتیں پڑھنے میں جماعت مل جانے کا یقین ہو تو پہلے سنتیں ادا کی جائیں اس کے بعد جماعت میں شریک ہو لیکن اس صورت میں سنتیں صف سے الگ ایک طرف پڑھنی چاہیئے ہاں اگر سنت پڑھنے میں جماعت جانے کا خوف ہو تو پھر اس صورت میں سنت چھوڑ دے۔

فتاوی عالمگیری میں ہے:

ومن انتھی الی الامام فی صلوٰۃ الفجر وھو لم یصل رکعتی الفجر ان خشی أن یفوتہ رکعۃ ویدرک الاخری یصلی رکعتی الفجر عند باب المسجد ثم یدخل۔ الخ (عالمگیری ص۱۲۰،ج۱)

رسالہ "قضا نمازوں کا طریقہ" میں ہے:

سنّتیں پڑھنے سے اگر فَجر کی جماعت فوت ہو جانے کا اندیشہ ہو تو بِغیر پڑھے شامِل ہو جائے۔ مگر سلام پھیرنے کے بعد پڑھنا جائز نہیں۔ طلوعِ آفتاب کے کم از کم بیس مِنَٹ بعد سے لیکر ضَحوہ کُبرای تک پڑھ لے کہ مُستَحَب ہے۔ اس کے بعد مُستَحَب بھی نہیں۔(صفحہ 16 مکتبۃ المدینہ کراچی)

کتبہ: مفتی سید خادم حسین شاہ قادری دامت برکاتھم العالیہ

مسجد میں نماز جنازہ پڑھنا کیسا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و شرع متین کہ مسجد میں نماز جنازہ پڑھنا کیسا ہے کہ میت مسجد سے باہر ہو نمازی مسجد کے اندر ہوں تو اس میں کچھ حرج نہیں براہ کرم شرعی رہنمائی فرمادیں۔؟

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ہدایة الحق و الصواب

نمازِ جنازہ مسجد سے باہر ادا کرنا ضروری ہے۔ مسجد کے اندر نمازِ جنازہ ادا کرنا مکروہِ تحریمی ہے۔

نیچے ذکر کردہ تمام صورتوں میں مسجد میں نمازِ جنازہ ادا کرنا مکروہِ تحریمی ہے:

1۔۔میّت اور نمازِ جنازہ ادا کرنے والے دونوں مسجد کے اندر ہوں۔

2۔۔میّت مسجد میں ہو اور نمازی مسجد سے باہر ہوں۔

3۔۔میّت مسجد سے باہر ہو اور نمازی مسجد کے اندر ہوں۔

4۔۔میّت اور کچھ لوگ مسجد سے باہر ہوں اور کچھ لوگ مسجد کے اندر ہوں۔

البتہ اگر کوئی عذر شرعی والی صورت ہو مثلا شدید و غیرہ اور کوئی سایہ دار جگہ نہیں سوائے مسجد کے تو ایسی صورت میں مسجد میں نمازِ جنازہ ادا کرنا جائز ہے؛

عن أبي هريرة قال : قال رسول اللہ صلی اللہ علیه

وسلم : من صلى على جنازة فى المسجد فلا شیء له
(سنن أبي داود، الرقم: ٣١٨٤)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "جو شخص مسجد کے اندر نمازِ جنازہ ادا کرے، اس کے لیے کوئی اجر نہیں۔

مفتی امجد علی اعظمی رحمة الله عليه فرماتے ہیں: مسجد میں نماز جنازہ مطلقاً مکروہِ تحریمی ہے، خواہ میّت مسجد کے اندر ہو یا باہر، سب نمازی مسجد میں ہوں یا بعض، کہ حدیث میں نماز جنازہ مسجد میں پڑھنے کی ممانعت آئی۔

(بہار شریعت حصہ 4 ص 845 دعوت اسلامی)

امام اہلسنت سیدی اعلیحضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمة الله عليه فرماتے ہیں: جنازہ مسجد میں رکھ کر اس پر نماز مذہب حنفی میں مکروہ تحریمی ہے،

(فتاوی رضویہ جلد 9 ص 263 رسالہ بذل الجوائز)

اسی رسالہ میں ایک مقام پر فرماتے ہیں: نمازِ جنازہ مسجد میں مطلقاً مکروہ ہے

(رسالہ بذل الجوائز ص 265)

کتبہ: مفتی سید خادم حسین شاہ قادری دامت برکاتھم العالیہ
28 ستمبر 2022

عورت کا بلا وجہ شرعی خلع کا مطالبہ کرنا کیسا۔۔؟؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و شرع متین کہ عورت کا بلا وجہ شرعی خلع کا مطالبہ کرنا کیسا۔۔؟؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

عورت یا اس کے گھر والوں کا بلا وجہ شرعی خلع کا مطالبہ کرنا، ناجائز و حرام اور گناہ ہے۔

حضور نبیِّ اکرم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے بلا وجہ خلع کا مطالبہ کرنے والی عورت کے بارے میں فرمایا کہ وہ جنت کی خوشبو نہ پائے گی۔ اسی طرح ایک حدیث پاک میں ایسی عورت کو منافقہ فرمایا اور جو بیوی کو شوہر کے خلاف بھڑکائے اس کے بارے میں فرمایا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا:

"ایما امرأة سألت زوجها طلاقا فی غیر ما باس فحرام علیها رائحة الجنة"

ترجمہ: جو عورت اپنے شوہر سے بغیر کسی عذرِ معقول کے طلاق

مانگے اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے۔

اور ایک روایت میں یہ الفاظ مروی ہیں

"ایما امرأة اختلعت من زوجها من غیر باس لم ترح رائحة الجنة"

ترجمہ: جو عورت اپنے شوہر سے بغیر کسی عذر معقول کے خلع (کا مطالبہ) کرے، تو وہ جنت کی خوشبو نہ پائے گی۔

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسولِ اکرم صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: "المختلعات هن المنافقات" ترجمہ: یعنی (بغیر کسی عذر کے) خلع کا مطالبہ کرنے والی عورتیں منافقہ ہیں۔

(ترمذی، ج2، ص402، حدیث: 1190، 1192، 1191)

مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں: عورت کا طلاق طلب کرنا اگر بغیر ضرورت شرعیہ ہو تو حرام ہے جب شوہر حقوقِ زوجیت تمام و کمال ادا کرتا ہے تو جو لوگ طلاق پر مجبور کرتے ہیں، وہ گنہ گار ہیں۔" (فتاویٰ امجدیہ، ج2، ص164)

کتبہ: مفتی سید خادم حسین شاہ قادری دامت برکاتھم العالیہ

27 ستمبر 2022

نقشِ نعلین پاک لگانا کیسا اور اسکے کیا فوائد ہیں۔؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و شرع متین کہ نقشِ نعلین پاک لگانا کیسا اور اسکے کیا فوائد ہیں۔؟

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ہدایۃ الحق و الصواب

نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے نعلین مبارک کا نقش بنا کر اپنے پاس رکھنا یا لگانا باعث برکت ہے، جس کے فوائد بے شمار ہیں اور اس کی فضیلت و برکات پر علمائے کرام نے باقاعدہ کتابیں تحریر فرمائیں جس میں اسکے فوائد و برکات کو بیان کیا ہے۔

امام احمد مقری تلمسانی رحمۃ اللہ علیہ اس کے برکات و فوائد کے متعلق لکھتے ہیں: یہ (نقش نعل) جس لشکر میں ہو، اس کو کبھی شکست نہ ہو جس قافلے میں ہو وہ قافلہ لوٹ مار سے محفوظ رہے جس گھر میں ہو وہ گھر جلنے سے محفوظ رہے گا جس سامان میں ہو وہ چوری ہونے سے محفوظ رہے گا۔ جس کشتی میں ہو وہ ڈوبنے سے محفوظ رہے گی جو کوئی صاحب نقش نعل سے کسی حاجت میں توسط کرے وہ حاجت پوری ہو اور ہر مشکل آسان ہو۔ (فتح المتعال فی مدح النعال مترجم ص 247)

محقق علی الاطلاق شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ مدارج النبوت میں فرماتے ہیں: درد کی جگہ پر نعلین شریفین کا نقشہ رکھنے سے درد سے نجات ملتی ہے

اور پاس رکھنے سے راہ میں لوٹ مار سے محافظت ہوجاتی ہے اور شیطان کے مکرو فریب سے امان میں رہتا ہے اور حاسد کے شر و فساد سے محفوظ رہتا ہے، مسافت طے کرنے میں آسانی رہتی ہے۔

(مدارج النبوت، مترجم ج1 ص578، ضیاء القرآن پبلشرز لاہور)

شاعر نے کیا خوب کہا ہے!

جو سر پر رکھنے کو مل جائے نعلین پاک حضور ﷺ
تو پھر کہیں گے کہ تاجدار ہم بھی ہیں

کتبہ: مفتی سید خادم حسین شاہ قادری دامت برکاتھم العالیہ

28 ستمبر 2022

مُہر نبوت کیا ہے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و شرع متین کہ آخری نبی ﷺ کی مُہر نبوت کیا ہے اور یہ مبارک جسم کے کس مبارک مقام پر تھی جواب عطا فرمادیں۔؟

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مبارک شانوں (کندھوں) کے درمیان کبوتر یا چکور کے انڈے کی مثل ایک مہر تھی جسے مُہرِ نَبُوّت کہا جاتا ہے۔ یہ

مُہر حضور ﷺ کو بطور معجزہ عطا کی گئ آپ سے پہلے کسی نبی یا رسول کو یہ مُہر عطا نہ ہوئ۔

صحیح بخاری شریف میں ہے کہ سائب بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

فنظرت إلى الخاتم بين كتفيه، فإذا هو مثل زر الحجلة

ترجمہ: میں نے آپ ﷺ کے کندھوں کے درمیان مہر دیکھی جو چکور کے انڈے جیسی تھی۔

(أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الوضوء1 /81، الرقم : 187)

صحیح مسلم شریف میں ہے جابر بن سَمُرَۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

رَأَيْتُ خَاتَمًا فِي ظَهْرِ رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه واله وسلم كَأَنَّه بَيْضَةُ حَمَامٍ. رَواه مسلم

ترجمہ: میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی پشت مبارک میں مہرِ نبوت دیکھی، جیسے کبوتر کا انڈا ہو۔

(أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، 4 /1823، الرقم: 2344،)

مہر نبوت کے چند خصائص:

(مُہْرِ نَبُوَّت کو) نیچے سے دیکھو تو پڑھنے میں آتا تھا: اَللہ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ

لَہٗ، اوپر سے دیکھو تو پڑھا جاتا تھا: تَوَجَّهْ حَيْثُ كُنْتَ فَإِنَّكَ مَنْصُورٌ ۔
اسے مُہرِ نَبُوَّت اس لیے کہتے تھے کہ گزشتہ آسمانی کُتُب میں اس مُہر کو حضور صلَّی اللہ علیہ وَسَلَّم کے خَاتَمُ النَّبِيِّيْن ہونے کی علامت قرار دیا گیا تھا، وفات کے وقت یہ مُہر شریف غائب ہوگئی تھی۔ (مراۃ المناجیح، ج1، ص318)

بَحِیرہ راہب یہی مُہرِ نَبُوَّت دیکھ کر ایمان لایا تھا۔ (مراۃ المناجیح، ج8، ص45)

یہ مُہر خَاتَمُ النَّبِيِّيْن ہونے کی علامت تھی اسی لیے کسی (اور) نبی کو یہ مُعْجِزہ عطا نہیں ہوا۔ (مراۃ المناجیح، ج8، ص57)

کتبہ: مفتی سید خادم حسین شاہ قادری دامت برکاتھم العالیہ

29ستمبر2022

ولادتِ باسعادت کے وقت کعبہ جھک گیا تھا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین کہ کیا نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلم کی ولادتِ باسعادت کے وقت کعبہ جھک گیا تھا اور خوشی سے جھومنے لگا شرعی رہنمائی عطا فرمادیں۔؟

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ہدایۃ الحق و الصواب

ولادتِ مصطفی ﷺ پر کعبۃ اللہ کا جھک جانا اور خوشی سے جھومنا اس طرح کے اقوال علمائے کِرام نے سیرت کی کتابوں میں تحریر فرمائے ہیں۔

امام جلال الدین سیوطی شافعی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

ولم تسکن زلزلۃ البیت ثلاثۃ ایام ولیالیھن۔

ترجمہ: (حضور ﷺ کی ولادت کے موقع پر) کعبۃ اللہ مسلسل تین دن اور تین رات تک جھومتا رہا۔

(الخصائص الکبری، ج1، ص:80،)

جبکہ حاشیہ "سیرۃِ حلبیہ" میں ہے:

عن عبد المطلب قال : کنتُ فی الکعبۃ فرأیت الاصنام سقطت من اماکنھا وقرت سعداً وسمعت صوتاً من جدار الکعبۃ یقول ولد المصطفیٰ المختار الذی تھلک بیدہ الکفار و یطھر من عبادۃ الاصنام ویأمر بعبادۃ الملک العلام۔

ترجمہ: حضرت عبدالمطلب بیان کرتے ہیں: میں کعبہ میں تھا میں نے دیکھا کہ بت اپنی جگہوں سے گر کر سجدہ ریز ہو گئے اور میں نے دیوارِ کعبہ کو یہ کہتے ہوئے سنا، مصطفیٰ مختار کی ولادت

ہوگئ، جن کے ہاتھوں کفار کی ہلاکت ہوگی اور وہ بیت اللہ کو
بت پرستی سے پاک کریں گے اور مالکِ حقیقی علاّم الغیوب کی
عبادت کا حکم دیں گے۔

دوسری جگہ پر ہے:

و لیلة ولادتهِ صلّی اللہ علیه وسلم تزلزلت الکعبة ولا
تسکن ثلاثة ایّام ولیالیها۔

ترجمہ: ولادتِ مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وسلم کی شب کعبہ لرز گیا اور
تین دن اور تین رات ساکن نہیں ہوا۔

(سیرۃ حلبیہ ج-1، صفحہ-116)

اسی طرح شیخ عبد الحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: حضرت عبد المطلب سے منقول ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میں شب ولادت کعبہ کے پاس تھا جب آدھی رات ہوئی تو میں نے دیکھا کہ کعبہ مقامِ ابراہیم کی طرف جھکا، اور سجدہ کیا، اس سے تکبیر یعنی اللہ اکبر کی آواز آتی، اللہ اکبر اللہ اکبر ربُّ محمد، المصطفیٰ الآن قد طهرنی ربی من انجاس الاصنام و ارجاس المشرکین۔

ترجمہ: اللہ بلند و بالا ہے، وہ رب ہے محمد صلّی اللہ علیہ وسلم کا، اب میرا رب

مجھے بتوں کی پلیدی اور مشرکوں کی نجاست سے پاک فرمائے گا۔

(مدارج النبوۃ ج2 صفحہ 33)

کتبہ: مفتی سید خادم حسین شاہ قادری دامت برکاتھم العالیہ

30 ستمبر 2022

8 ربیع الاول ہے یا 12 ربیع الاول؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین کہ تاریخ ولادت مصطفی ﷺ 8 ربیع الاول ہے یا 12 ربیع الاول اس بارے میں شرعی رہنمائی عطا فرمادیں۔؟

الجواب بعون الملک الوہاب اللھم ہدایۃ الحق و الصواب ۔

آخری نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کی تاریخ میں علمائے کرام کا اختلاف ہے لیکن زیادہ مشہور و اکثر و ماخوذ و معتبر و مستند یہی ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت 12 ربیع الاول کو ہوئی ہے۔ سیدی اعلیٰ حضرت امام اہلسنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس میں اقوال بہت مختلف ہیں: دو، آٹھ، دس، بارہ، سترہ، اٹھارہ، بائیس، سات قول ہیں، مگر اشہر و اکثر و ماخوذ و

معتبر بارہویں ہے ،(فتاوی رضویہ، ج26، ص412، 411، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تاریخ ولادت کے سلسلے میں اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے سات قول بیان فرمائے لیکن اِن میں سے اشہر یعنی زیادہ مشہور اکثر وماخوذ یعنی اکثریت کا اختیار کردہ اور معتبر قول جس کو لکھا ہے وہ بارہ ربیع الاول ہے۔

نبی کریم ﷺ کا یوم ولادت 12 ربیع الاول ہے 25 سے زائد معتبر ترین و مستند ترین کتابوں سے اس بات کا ثبوت ملاحظہ فرمائیں:

1 ۔۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إسْحاقَ، قالَ : وُلِدَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، لِاثْنَتَيْ عَشْرَةَ لَيْلَةً مَضَتْ مِن شَهْرِ رَبِيعِ الأوَّلِ

ترجمہ: محمد بن اسحاق فرماتے ہیں : رسول اللہ ﷺ کی ولادت باسعادت بارہ ربیع الاوّل کے مہینے میں بارہویں رات کو ہوئی۔(شعب الایمان للبیقھی ج۲ ص پ۲۱۵)

2 ۔۔ عَن سَعَيدِ بنِ جُبير عَن ابنِ عباسٍ : ولد النبیُّ صلى اللّٰه عليه وسلم عامَ الفيل لاثنتى عشرة ليلة مضَت من ربيع الاوّل ۔

ترجمہ: حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن

عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں: نبی کریم ﷺ کی ولادت باسعادت عام الفیل میں پیر کے روز ربیع الاوّل کی بارہ تاریخ کو ہوئی۔(تلخیص المستدرک، جلد ۲، صفحہ ۶۰۳)

3۔۔ محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ تحریر کرتے ہیں:

قال ابن اسحاق ولد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوم الاثنین عام الفیل لاثنتی عشرۃ لیلۃ مضت من شھر ربیع الاوّل ۔

ترجمہ: امام ابن اسحاق نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کی ولادت باسعادت پیر کے دن بارہ ربیع الاوّل کو عام الفیل میں ہوئی۔

(الوفاء جلد ا صفحہ ۹۰)

4۔۔ ابوربیع سلیمان بن موسیٰ مالکی اندلسی فرماتے ہیں:

وولد رسول اللہ ﷺ یوم الاثنین، لاثنتی عشرۃ لیلۃ مضت من شھر ربیع الأول عام الفیل.

ترجمہ: اور رسول اللہ ﷺ کی ولادت باسعادت پیر کے روز ربیع الاوّل کی بارہویں رات کو عام الفیل میں ہوئی۔

(الاکتفاء بما تضمنہ من مغازی رسول اللہ ج ۱ ص ۱۰۸)

5۔۔امام ابن جریر طبری علیہ الرحمہ تحریر کرتے ہیں:

ولد رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم یوم الاثنین عام الفیل لا ثنتی عشرۃ لیلۃ مضت من شھر ربیع الاوّل۔

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ کی ولادت باسعادت پیر کے روز ربیع الاوّل کی بارہویں تاریخ کو عام الفیل میں ہوئی۔

(تاریخ طبری، جلد ۲، صفحہ ۱۲۵)

6۔۔امام ابن ہشام فرماتے ہیں:

ولد رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یوم الاثنین لا ثنتی عشرۃ لیلۃ خلت من شھر ربیع الاوّل عام الفیل ۔

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ کی ولادت پیر کے دن بارہویں ربیع الاوّل کو عام الفیل میں ہوئی۔

(السیرۃ النبویہ، لابن ہشام، جلد ا، صفحہ ۱۸۱،)

7 ۔۔ امام ابن عساکر تحریر کرتے ہیں : قال ابن اِسحاق ولد رسول اللّٰہ (ﷺ)عام الفیل یوم الاثنین لاثنتي عشرۃ لیلۃ مضت من شھر

ربیع الأول۔

ترجمہ: محمد بن اسحاق فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کی ولادت باسعادت بارہ ربیع الاوّل کے مہینے میں بارھویں رات کو عام الفیل میں ہوئی۔ (تاریخ دمشق لابن عساکر ج۳ ص۷۳)

8۔۔علامہ ابن خلدون علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

ولد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام الفیل لاثنتی عشرۃ لیلۃ خلت من ربیع الاوّل ۔

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ کی ولادت عام الفیل کو بارھویں ربیع الاوّل کو ہوئی۔ (تاریخ ابن خلدون، جلد ۲، صفحہ ۷۱۰)

9۔۔امام ابن حجر مکی شافعی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

وکان مولدہ لیلۃ الاثنین لاثنتی عشرۃ لیلۃ خلت من شھر ربیع الاوّل

بترجمہ: اور آپ ﷺ کی ولادت باسعادت پیر کی رات بارہ ربیع الاوّل کو ہوئی۔ (النعمۃ الکبری علی العالم، ص ۲۰)

10۔۔امام بیہقی جلیل القدر محدث فرماتے ہیں:

ولد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الاثنین عام

الفیل لاثنتی عشرۃ لیلۃ مضت من شھر ربیع الاوّل

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ پیر کے دن عام الفیل میں ربیع الاوّل کی بارہ تاریخ کو پیدا ہوئے۔ (دلائل النبوت بیہقی، جلد۱، ص۷۴)

11۔۔امام ابن حبان جلیل القدر محدث فرماتے ہیں:

قال ابو حاتم ولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم عام الفیل یوم الاثنین لاثنتی عشرۃ مضت من شھر ربیع الاوّل ۔

ترجمہ: امام ابو حاتم نے فرمایا: نبی کریم ﷺ کی ولادت عام الفیل کے سال پیر کے دن بارہ ربیع الاوّل کو ہوئی۔

(سیرۃ البنویہ واخیار الخلفاء، ص۳۳)

12۔۔امام سخاوی محدث جلیل علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

ولد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی یوم الاثنین عند فجرہ لاثنتی عشرۃ لیلۃ مضت ربیع الاوّل عام الفیل ۔

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ عام الفیل ربیع الاوّل پیر کے دن فجر کے وقت بارہویں کی رات میں پیدا ہوئے۔(التحفۃ اللطیفۃ،جلد۱،ص۰)

13۔۔امام ابوالحسن علی بن محمد ماوردی فرماتے ہیں:

ولد بعد خمسین یومامن الفیل و بعد موت ابیه فی یوم الاثنین الثانی عشرمن شهر ربیع الاوّل ۔

ترجمہ: علامہ ابو الحسن علی بن محمد الماوردی فرماتے ہیں: واقعہ اصحاب فیل کے پچاس روز بعد اور آپ کے والد کے انتقال کے بعد حضور صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم بروز سوموار بارہ ربیع الاول کو پیدا ہوئے۔ (اعلام النبوۃ، جلد ا، ص ۳۷۹)

14۔۔امام ذہبی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

و قال ابو معشر نجیع ولد لاثنتی عشرة لیلة خلت من ربیع الاوّل ۔

ترجمہ: ابو معشر نجیع فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم بارہ ربیع الاوّل کو پیدا ہوئے۔ (سیرت النبویہ للذہبی، ج ا، ص ۷)

15۔۔امام الائمہ ملاعلی قاری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

و المشهور انه ولد فی یوم الاثنین ثانی عشر ربیع الاوّل

ترجمہ: اور مشہور یہی ہے کہ حضور اقدس صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کی ولادت پیر

کے روز بارہ ربیع الاوّل کو ہوئی۔ (المورد الروی، ص ۹۸)

16۔۔شارح بخاری امام قسطلانی فرماتے ہیں:

المشھور انه ولد یوم الاثنین ثانی عشر شھر ربیع الاوّل ۔

ترجمہ: مشہور یہ ہے کہ رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پیر کے دن بارہ ربیع الاوّل کو پیدا ہوئے۔ (مواہب اللدنیہ، ج ۱، ص ۱۴۲،)

17۔۔امام زرقانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

و قال ابن کثیر وھو المشھور عند الجمھور و بالغ ابن جوزی و ابن الجزار نقلا فیه الاجماع وھو الذی علیه العمل

ترجمہ: امام ابن کثیر نے فرمایا کہ جمہور کے نزدیک بارہ ربیع الاوّل کو ولادت مشہور ہے۔ ابن جوزی اور ابن الجزار نے مبالغہ سے اس اجماع نقل کیا ہے۔ یہ وہ قول ہے جس پر (امت کا) عمل ہے (زرقانی علی المواہب، ج ۱، ص ۱۳۲)

18۔۔امام حسین بن محمد دیار بکری فرماتے ہیں:

والمشھور انه ولد فی ثانی عشر ربیع الاوّل وھو قول

ابن اسحاق۔

ترجمہ: مشہور یہ ہے کہ حضور اکرم ﷺ کی ولادت بارہ ربیع الاوّل کو ہوئی اور یہ ابن اسحاق کا قول ہے۔

(تاریخ الخمیس، ج۱، ص ۱۹۲)

19۔۔علامہ یوسف بن اسمٰعیل نبہانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

فی یوم الاثنین ثانی عشر من شھر ربیع الاوّل

ترجمہ: رسول اکرم ﷺ کی ولادت پیر کے دن بارہ ربیع الاوّل کو ہوئی۔(حجۃ اللہ علی العالمین ص ۱۷۶)

20۔۔شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ولادت مبارک بارھویں ربیع الاول کی رات روزِ دوشنبہ واقع ہوئی۔

(مدارج النبوت ج2ص30 شبیر برادرز)

21۔۔ حضرت علامہ نورالدین عبدالرحمان جامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ولادتِ رسول اکرم صلی تعالیٰ علیہ والہ وسلم بتاریخ 12 ربیع الاول بروز پیر واقعہ فیل سے پچیس دن کے بعد ہوئی۔(شواھد النبوّت صفحہ 52)

22۔۔امام محمد ابوزہرہ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: علمائے روایت کی ایک عظیم کثرت اس بات پر متفق ہے کہ یوم میلاد عام الفیل ماہ ربیع الاول کی بارہ تاریخ

ہے۔(خاتم النبیین جلد اول صفحہ نمبر 115)

23۔۔امام ابن جوزی علیہ الرحمہ نے اپنی دیگر کتب میں (بیان المیلاد النبوی، ص ۳۱۔ مولد العروس، ص ۱۴) میں سرکار اقدس ﷺ کی تاریخِ ولادت بارہ ربیع الاوّل کو قرار دیا ہے۔

24۔۔علامہ نور بخش توکّلی علیہ الرحمہ نے "سیرت رسول عربی" میں 12 ربیع الاول کا قول ذکر کیا ہے۔(سیرت رسول عربی ص 57 دعوت اسلامی)

25۔۔علامہ مولانا مفتی عبد المصطفی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مشہور یہی ہے کہ 12 ربیع الاول ولادت باسعادت کی تاریخ ہے۔

(سیرت مصطفی ﷺ ص 70 دعوت اسلامی)

اسکے علاوہ بھی کثیر علمائے دین نے 12 ربیع الاول کی صراحت ذکر کی ہے۔ جنکے حوالہ جات درج ذیل ہیں

نسیم الریاض، ج3، ص275۔ صفة الصفوة، ج1، ص52۔ اعلام النبوة، ج1، ص 192۔ فقه السيرة للغزالی، ص 20۔ تواریخ حبیب الٰہ، ص 12۔ وسیلة الاسلام، ج1، ص44۔ مسائل الامام احمد، ج1، ص 14۔ سرور المخزون ص14

هذا ماظهر لی و الصواب عند الله و رسوله ﷺ

کتبہ: مفتی سید خادم حسین شاہ قادری دامت برکاتھم العالیہ

ہمزاد کسے کہتے ہیں؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین کہ ہمزاد کسے کہتے ہیں اور اسکی کیا حقیقت ہے شرعی رہنمائی عطا کردیں؟

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ہدایۃ الحق و الصواب

ہمزاد ایک قسم کا شیطان ہے، جب بھی انسان کے ہاں بچہ پیدا ہوتا ہے تو اس کے ساتھ ایک جِن اور ایک فرشتہ پیدا ہوتا ہے اس جِن کو عربی میں وِسوَاس جبکہ فارسی میں ہمزاد کہتے ہیں یہ انسان کو برائیوں کی طرف بلاتا ہے۔ البتہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے کا ہمزاد حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی برکت سے مسلمان ہو گیا تھا۔

حدیثِ پاک میں ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

" فضلت علی الانبیاء بخصلتین کان شیطانی کافرا فاعاننی اللہ علیہ حتی اسلم۔"

ترجمہ: دو باتوں میں مجھے دوسرے انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام پر فضیلت دی گئی، ایک یہ کہ میرا شیطان کافر تھا اللہ نے مجھے اس پر مدد دی یہاں تک کہ وہ مسلمان ہو گیا۔

(کشف الاستار عن زوائد البزار حدیث 2438، موسسۃ الرسالہ بیروت 146/3)

امامِ اہلسنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ پر فرماتے ہیں: ہمزاد از قسم شیاطین ہے، وہ شیطان کہ ہر وقت آدمی کے ساتھ رہتا ہے وہ مطلقًا کافر ملعونِ اَبدی ہے سوا اُس کے جو حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھا وہ برکتِ صحبتِ اقدس سے مسلمان ہو گیا۔ صحیح مسلم میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: لوگو! تم میں کوئی شخص نہیں کہ جس کے ساتھ ہمزاد جن اور ہمزاد فرشتہ نہ ہو۔ لوگوں نے عرض کی اے اللہ تعالیٰ کے رسول! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کیا آپ کے ساتھ بھی ہے؟ ارشاد فرمایا کہ ہاں! میرے ساتھ بھی ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے میری مدد فرمائی کہ وہ (ہمزاد شیطان) مسلمان ہو گیا، لہٰذا وہ مجھے سوائے بھلائی کے کچھ نہیں کہتا۔" (صحیح مسلم، ص1512، حدیث 281)

(فتاوی رضویہ جلد 21 صفحہ 216-217)

کتبہ: مفتی سید خادم حسین شاہ قادری دامت برکاتھم العالیہ

30 ستمبر 2022

سجدہ تلاوت کرنے کا درست طریقہ کیا ہے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین کہ سجدہ تلاوت

کرنے کا درست طریقہ کیا ہے اور کیا نابالغ پر بھی سجدہ تلاوت واجب ہے جواب ارشاد فرمادیں۔؟

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ہدایۃ الحق و الصواب

افضل طریقہ یہ ہے کہ جس وقت آیتِ سجدہ کی تلاوت کی جائے تو اسی وقت سجدہ تلاوت ادا کر لیا جائے، فقہاءِ کرام نے کسی عذر کے بغیر سجدۂ تلاوت کو مؤخر کرنے کو مکروہِ تنزیہی (ناپسندیدہ) قرار دیا ہے، البتہ اگر کسی وجہ سے آیتِ سجدہ پڑھنے کے ساتھ سجدہ تلاوت کرنا رہ جائے تو ایک ساتھ متعدّد سجدہ تلاوت کرنا بھی درست ہے۔

اور ان سجدوں سے پہلے اس طرح نیت (دل میں ارادہ) کر لینا کافی ہو گا کہ میرے اوپر جو سجودِ تلاوت واجب ہیں وہ سجدے ادا کر رہا ہوں۔

نابالغین کے لیے مسئلہ یہ ہے کہ نابالغ اَحکام شَرعیہ کا مکلّف نہیں، لہٰذا اگر وہ آیتِ سجدہِ تِلاوت کرے یا سُنے تو اس پر سجدہ تلاوت واجب نہیں ہو گا، لیکن اگر نابالغ نے تلاوت کی اور عاقِل بالغ مسلمان نے اس سے آیتِ سجدہ کی تلاوت سُنی تو سُننے والے پر سجدہ تلاوت واجب ہو جائے گا۔

سجدہ کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ کھڑا ہو کر اَللّٰہُ اَکْبَرْ کہتا ہوا سجدہ میں جائے اور

کم سے کم تین بار سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہے، پھر اَللّٰہُ اَکْبَرْ کہتا ہوا کھڑا ہو جائے، سجدہ تلاوت کے شروع اور آخر میں دونوں بار اَللّٰہُ اَکْبَرْ کہنا سنت ہے اور کھڑے ہو کر سجدہ میں جانا اور سجدہ کے بعد کھڑا ہونا یہ دونوں قیام مستحب ہیں۔

(بہار شریعت، حصہ چہارم، ص736 دعوت اسلامی)

کتبہ: مفتی سید خادم حسین شاہ قادری دامت برکاتھم العالیہ

1اکتوبر2022

میلادِ مصطفیٰ

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین کہ کیا ہمیں میلادِ مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم منانے پر قرآن و حدیث سے ثبوت ملتا ہے جواب ارشاد فرمادیں۔؟

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ہدایۃ الحق و الصواب

میلاد شریف منانا باعثِ اجر و ثواب اور دارین کی سعادتوں کا ذریعہ ہے۔

میلاد کا ثبوت "قرآن کریم، احادیثِ کریمہ اور اقوالِ سلف" میں موجود ہے

سب سے پہلے اس بات کو سمجھیں کہ حقیقتِ میلاد کیا ہے۔؟

میلاد، مولود، مولد یہ تینوں متقارب المعنیٰ ہیں۔

حقیقتِ میلاد یہ ہے کہ مسلمان ایک جگہ جمع ہو کر حضورِ پاک صلّی اللہ علیہ وسلّم کی ولادت مبارک، اور قبل از ولادت کے معجزات، اور بعد از ولادت کے معجزات کا ذکر کریں۔یہی میلاد ہے۔یعنی آمدِ مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم کا تذکرہ کرنا اور خوشی کا اظہار کرنا یہی میلاد ہے۔

میلاد شریف سنتِ الٰہیہ ہے، حضور پاک صلّی اللہ علیہ وسلّم کا میلاد خود اللہ پاک نے بیان کیا ہے تو میلاد شریف سنتِ الٰہیہ ہے، چنانچہ قرآن پاک میں ہے:

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ.

ترجمہ کنز الایمان: بیشک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گِراں ہے تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے مسلمانوں پر کمال مہربان۔

(آیت نمبر 128، پارہ نمبر 11، سورۃ التوبہ،)

اس آیتِ مبارکہ میں اللہ پاک نے عظمت والے نبی صلّی اللہ علیہ وسلم کی آمد کا تذکرہ فرمایا ہے۔

اسی طرح ایک اور جگہ ارشاد فرمایا:

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ بَعَثَ فِیْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ وَ یُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَۚ-وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ۔

ترجمہ کنزالایمان: بیشک اللہ کا بڑا احسان ہوا مسلمانوں پر کہ ان میں انہیں میں سے ایک رسول بھیجا جو ان پر اس کی آیتیں پڑھتا ہے اور انہیں پاک کرتا اور انہیں کتاب و حکمت سکھاتا ہے اور وہ ضرور اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔

(آیت نمبر 164، پارہ نمبر 4، سورہ آلِ عمران)

بعض لوگ میلاد کا انکار کرکے اپنی جہالت کا ثبوت پیش کرتے ہیں، حالانکہ نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے خود اپنی زبانِ مبارک سے بیان فرمایا:

مشکوۃ شریف میں ہے:

وعَن العَبّاس أَنَّهُ جاءَ إِلى النَّبِيِّ ﷺ فَكَأَنَّهُ سَمِعَ شَيْئًا فَقامَ النَّبِيُّ ﷺ عَلى المِنبَرِ فَقالَ: «مَن أنا؟» فَقالُوا: أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ. فَقالَ: «أنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ المُطَّلِبِ إنَّ اللَّهَ خَلقَ الخَلْقَ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ ثُمَّ جعلهم فرقتَيْن فجعلني فِي خير فِرْقَةً ثُمَّ جَعلَهُمْ

قبائِلَ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ قَبيلَةَ ثمَّ جعله بُيُوتًا فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ بَيْتًا فَأنا خَيْرُهُمْ نفسا وخَيرهمْ بَيْتا».

ترجمہ: حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کو اطلاع ملی کہ کسی بد عقیدہ نے آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے نسب میں طعن کیا ہے تو آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم منبر پر تشریف لائے اور فرمایا:

میں کون ہوں؟ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی آپ اللہ کے رسول ہیں۔ آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا:

میں عبد المطلب کے بیٹے عبد اللہ کا بیٹا ہوں، اللہ نے مخلوق پیدا کی اور ان میں سب سے بہتر مجھے بنایا، پھر تمام مخلوق کے دو گروہ کیے ان میں سب سے بہتر مجھے بنایا، پھر ان کے گھرانے بنائے، ان میں مجھے سب سے بہتر بنایا، تو میں ان سب میں اپنی ذات کے اعتبار سے اور گھرانے کے اعتبار سے بہتر ہوں۔ (مشکاۃ المصابیح ج 3 ص 1604)

اس حدیثِ پاک میں خود نبی کریم صلّی اللہ علیہ نے اپنا نسب اور میلاد بیان فرمایا ہے۔

میلاد منانے کے بے شمار فوائد ہیں،
علامہ ابنِ جوزی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

من خواص ان امان فی ذالک العام وبشری عاجلۃ۔۔۔۔۔

ترجمہ: میلاد کا ایک فائدہ یہ ہے کہ سال بھر امن میں رہے گا اور مرادیں پوری ہونے کی بشارت ہے۔

(سیرۃ نبوی ﷺ ص 45)

مفتی دعوت اسلامی مفتی قاسم صاحب دامت برکاتھم العالیہ سورہ یونس کی 58 آیت مبارکہ {قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَ بِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْیَفْرَحُوْا: تم فرماؤ: اللہ کے فضل اور اس کی رحمت پر ہی خوشی منانی چاہیے۔} کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحمت سے کیا مراد ہے؟

اس آیت میں اللہ پاک کے فضل اور اس کی رحمت سے کیا مراد ہے اس بارے میں مفسرین کے مختلف اَقوال ہیں، چنانچہ حضرت عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا، حضرت حسن اور حضرت قتادہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے فرمایا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل سے اسلام اور اس کی رحمت سے قرآن مراد ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل سے قرآن اور رحمت سے اَحادیث مراد

ہیں۔(خازن، یونس، تحت الآیۃ:۵۸، ۲/۳۲۰)

بعض علماء نے فرمایا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فضل حضور پُرنور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت قرآنِ کریم۔ رب عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: ''وَ كَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا''(نساء ۱۱۳)

ترجمہ کنزُالعِرفان: اور آپ پر اللہ کا فضل بہت بڑا ہے۔

بعض نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فضل قرآن ہے اور رحمت حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ہیں جیسا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: ''وَ مَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ''(انبیاء:۱۰۷)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور ہم نے تمہیں تمام جہانوں کیلئے رحمت بنا کر ہی بھیجا۔

اور اگر بالفرض اِس آیت میں متعیّن طور پر فضل و رحمت سے مراد سرکارِ دوعالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی ذاتِ مبارکہ نہ بھی ہو تو جداگانہ طور پر تو اللہ کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم یقیناً اللہ تعالیٰ کا عظیم ترین فضل اور رحمت ہیں۔ لہٰذا فنِ تفسیر کے اس اصول پر کہ عمومِ الفاظ کا اعتبار ہوتا ہے، خصوصِ سبب کا نہیں، اس کے مطابق ہی نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی ذاتِ مبارکہ کے حوالے سے خوشی منائی جائے گی خواہ وہ میلاد شریف کر کے ہو یا معراج شریف منانے کے ذریعے، ہاں اگر کسی بدنصیب کیلئے یہ خوشی کا مقام ہی نہیں ہے تو اس کا معاملہ جدا ہے، اسے اپنے ایمان کے متعلق سوچنا

چاہیے۔(صراط الجنان فی تفسیر القرآن پارہ 11 سورہ یونس آیت 58 دعوت اسلامی)

کتبہ: مفتی سید خادم حسین شاہ قادری دامت برکاتھم العالیہ

2اکتوبر2022

کیا نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے خود اپنا میلاد منایا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین کہ کیا نبی کریم صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم نے خود اپنا میلاد منایا شرعی رہنمائی عطا فرمائیں۔؟

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ہدایۃ الحق و الصواب

جی ہاں، نبی کریم صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم نے خود اپنا میلاد منایا میلاد کہتے ہیں ولادت کے دن یا ولادت کے واقعات کو بیان کرنے کو۔

چنانچہ حدیثِ پاک میں ہے:

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں حضورِ اکرم صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم سے پیر کے دن روزہ رکھنے کے متعلق پوچھا گیا تو ارشاد فرمایا:

فِيهِ وُلِدْتُ، وَفِيهِ أُنْزِلَ عَلَيَّ ".

ترجمہ: پیر کا دن میرے میلاد یعنی ولادت کا دن ہے اور اسی

روز مجھ پر وحی نازل کی گئی۔

(صحیح مسلم في كتاب الصيام،، باب استحباب صيام ثلاثة أيام من كل شهر 1162 . 3/168)

پتہ چلا کہ رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم ہر پیر شریف کو روزہ رکھ کر اپنا یوم ولادت منایا کرتے۔

مُحدّث الحرمین سید محمد علوی مالکی ہاشمی خلیفہ مفتی اعظم ہند علامہ مصطفیٰ رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہما فرماتے ہیں:

إِنَّ اَوَّلَ المُحتفِلِينَ بالمولدِ هُو صَاحبُ المَولدِ وَهُو النبيُّ صلى الله عليه وسلم

ترجمہ: سب سے پہلے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے میلاد منایا۔ (حول الاحتفال بذکر المولد الشریف ص 16 مکتبہ عصریہ)

کتبہ: مفتی سید خادم حسین شاہ قادری دامت برکاتھم العالیہ

4 اکتوبر 2022

نماز کے ایک رکن میں تین بار خارش کرنا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین کہ نماز کے ایک

رکن میں تین بار خارش کرنا (کھجانا) کیسا سنا ہے کہ نماز ٹوٹ جاتی ہے اس بارے میں شرعی رہنمائی عطا فرمادیں۔۔؟

الجواب بعون الملک الوهاب اللهم ہدایۃ الحق و الصواب

نماز میں ایک رکن میں تین بار خارش کرنا مفسدِ نماز ہے ۔ فقہائے کرام فرماتے ہیں کہ نماز میں ایک رُکن میں تین مرتبہ ہاتھ اٹھانا عملِ کثیر ہے اور نماز میں ہر وہ عمل جو عملِ کثیر ہو ، نماز کو فاسد کر دیتا ہے ، مثلا : نماز میں ایک رُکن قیام، رکوع، سجود، وغیرہ میں تین بار کھجانا عمل کثیر کی وجہ سے نماز کو فاسد یعنی توڑ دیگا۔ البتہ اگر ایک ہی بار ہاتھ کو رکھ کر چند بار کھجایا تو مفسدِ نماز نہیں کیونکہ یہ ایک ہی بار کھجانے میں شامل ہے۔

چنانچہ بحرالرائق شرح کنزالدقائق میں ہے کہ:

وإنْ حَكَّ ثَلَاثًا فِي رُكْنٍ واحِدٍ تَفْسُدُ صَلاتُهُ هَذا إذا رَفَعَ يَدَهُ فِي كُلِّ مَرَّةٍ أمّا إذا لَمْ يَرْفَعْ فِي كُلِّ مَرَّةٍ فَلا تَفْسُدُ لِأنَّهُ حَكٌّ واحِدٌ اه۔

ترجمہ: اور اگر ایک رکن میں تین بار کھجایا تو نماز فاسد ہو جائے گی، یہ تب ہے جبکہ ہر مرتبہ ہاتھ اٹھایا ہو، بہر حال اگر ہر مرتبہ

ہاتھ نہیں اٹھایا تو نماز فاسد نہیں ہو گی، کیونکہ یہ ایک بار ہی کھجانا ہے۔ (البحر الرائق کتاب الصلاۃ باب مایفسد الصلاۃ ج 2 ص 12)

امامِ اہلسنّت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ سے سوال ہوا کہ نماز میں بار بار خارش ہو رہی ہو، تو کیا کرے، آپ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ نے جواباً ارشاد فرمایا: ضبط کرے، اور نہ ہو سکے یا اس کے سبب نماز میں دل پریشان ہو، تو کھجا لے، مگر ایک رکن مثلاً قیام یا قعود یا رکوع یا سجود میں تین بار نہ کھجاوے دو بار تک اجازت ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد 7، صفحہ 384، ط لاھور)

مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: ایک رکن میں تین بار کھجانے سے نماز جاتی رہتی ہے، یعنی یوں کہ کھجا کر ہاتھ ہٹا لیا پھر کھجایا پھر ہاتھ ہٹا لیا و علیٰ ہذا اور اگر ایک بار ہاتھ رکھ کر چند مرتبہ حرکت دی، تو ایک ہی مرتبہ کھجانا کہا جائے گا۔ (بہار شریعت ج 1، حصہ 3، ص 614، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

فتاوی فیض الرسول میں ہے: ایک قیام میں تین بار کھجلانے سے نماز جاتی رھے گی۔ یعنی اس طرح کہ کھجا کر ہاتھ ہٹا لیا پھر کھجایا پھر ہٹا لیا اسی طرح تین بار کیا۔ اور اگر ایک مرتبہ ہاتھ رکھ کر کئی بار حرکت دی تو یہ ایک ہی مرتبہ کھجلانا ھوا اس صورت میں نماز فاسد نہ ھو گی۔ (فتاوی فیض الرسول ج باب مایفسد الصلاۃ صفحہ 350)

کتبہ: مفتی سید خادم حسین شاہ قادری دامت برکاتھم العالیہ

نبی اور رسول کسے کہتے ہیں

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و شرع متین کہ نبی اور رسول کسے کہتے ہیں اور انکی تعداد کیا ہے اس بارے میں شرعی رہنمائی عطا فرمادیں۔؟

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ہدایۃ الحق و الصواب

رسول: اسے کہتے ہیں جسے نئی شریعت اور نئی کتاب دے کر بھیجا گیا ہو اور نبی: اُس بشر کو کہتے ہیں جسے اللہ پاک نے ہدایت کے لیے وحی بھیجی ہو ہر رسول نبی ہے لیکن ہر نبی رسول نہیں.

رسول اور نبی کی تعریف کے متعلق المعتقد المنتقد میں ہے:

المشھور ان النبی من اوحی الیه بشرع ، واِن اُمر بالتبلیغ ایضا فرسول

ترجمہ: مشہور یہ ہے کہ نبی وہ ہے جس کی طرف شریعت کی وحی کی جائے اور اس کے ساتھ تبلیغ کا بھی حکم ہو، تو وہ رسول ہے۔

(المعتقد المنتقد، الباب الثانی، صفحہ 105، مطبوعہ برکاتی پبلیشرز، کراچی)

نبیوں اور رسولوں کی تعداد کے بارے میں اقوال مختلف ہیں:

فیجب الإیمان بالأنبیاء والرسل مجملا من غیر

حصر في عدد ، لئلا يخرج أحد منهم ، ولا يدخل
أحد من غيرهم فيهم

ترجمہ: لہذا واجب ہے کہ تمام نبیوں اور رسولوں پر کوئی تعداد مقرر کیے بغیر اجمالی ایمان لایا جائے تا کہ ان میں سے کوئی خارج نہ ہو اور ان میں کوئی دوسرا داخل نہ ہو۔

(مرقاۃ المفاتیح مع مشکاۃ المصابیح، ج9، ص3919، دار الفکر، بیروت)

مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: انبیاء علیہم السلام کی کوئی تعداد مُعَیَّن کرنا، جائز نہیں، کہ خبریں اِس باب میں مختلف ہیں اور تعدادِ مُعَیَّن پر ایمان رکھنے میں نبی کو نُبوّت سے خارِج ماننے، یا غیرِ نبی کو نبی جاننے کا اِحتمال (یعنی پہلو) ہے اور یہ دونوں باتیں (یعنی نبی کو نُبوّت سے خارِج ماننا، یا غیرِ نبی کو نبی جاننا) کفر ہیں۔ لہٰذا یہ اعتِقاد چاہئے کہ اللہ کے ہر نبی پر ہمارا ایمان ہے۔

(بہارِ شریعت، حصہ اول، جلد 1، صفحہ 25 مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

تاہم بعض روایات میں رسولوں کی تعداد 313 اور انبیاء کرام کی تعداد ایک لاکھ چوبیس ھزار ذکر کی گئ ہے۔

مفسر قرآن حضرت علامہ مولانا شارح بخاری غلام رسول سعیدی "تبیان القرآن" میں یہ روایت نقل کرتے ہیں: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت

کیا ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نبی کتنے ہیں ؟ آپ نے فرمایا ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی ہیں' میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ان میں سے رسول کتنے ہیں ؟ آپ نے فرمایا تین سو اور تیرہ جم غفیر ہیں۔ (سورہ نساء آیت نمبر 164 پارہ 6)

کتبہ: مفتی سید خادم حسین شاہ قادری دامت برکاتھم العالیہ

4 اکتوبر 2022

کیا بھوت اور چڑیل کا وجود ہے ؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و شرع متین کہ بعض لوگ کہتے ہیں فلاں پر بھوت یا چڑیل کا اثر ہے، کیا بھوت اور چڑیل کا وجود ہے ؟ شرعی رہنمائی عطا فرمادیں۔؟

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ہدایۃ الحق والصواب

شریعتِ اسلامیہ میں بھوت آسیب اور چڑیل کا وجود تو ہے لیکن بہت سارے لوگ وہم پرستی کا شکار ہوتے ہیں۔ اگر کسی کو بخار آگیا اور بیماری کی وجہ سے بہکی بہکی باتیں کرنے لگا تو لوگ کہتے ہیں کہ اس پر اثرات ہیں حالانکہ ایسا

نہیں ہوتا۔ بہت کم لوگ ہوتے ہیں جن کو اثرات وغیرہ ہوتے ہیں۔

سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ "فتاویٰ رضویہ" میں لکھتے ہیں:

ہاں! جن اور ناپاک روحیں مرد و عورت، احادیث سے ثابت ہیں، اور اکثر ناپاک جگہ پر ہوتی ہیں۔ انہی سے پناہ کے لیے استنجاء خانہ جانے سے پہلے یہ دعا پڑھنی اولیٰ ہے:

اَعُوذُ باللّٰہِ مِنَ الخُبُثِ والخَبَائِثِ

تو ان کے شر سے محفوظ رہے گا۔

(فتاویٰ رضویہ، جلد، 21 صفحہ نمبر 218)

کتبہ: مفتی سید خادم حسین شاہ قادری دامت برکاتھم العالیہ

6 اکتوبر 2022

بچّے کے پیدا ہونے پر اس کے کان میں اذان کیوں دی جاتی؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و شرع متین اس بارے میں کہ بچّے کے پیدا ہونے پر اس کے کان میں اذان کیوں دی جاتی ہے اور اسکے کیا فوائد ہیں شرعی رہنمائی عطا کر دیں۔؟

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ہدایۃ الحق و

الصواب

جب بچہ پیدا ہو تو اس کے دائیں (Right) کان میں اذان اور بائیں (Left) کان میں اقامت کہنا مستحب ہے۔ اس کی برکت سے بچّے یا بچی کی شیطانی خلل اور مِرگی نیز مختلف قسم کی بیماریوں اور بلاؤں سے حفاظت ہوگی۔

چنانچہ ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ:

"رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم أذّن في أُذن الحسن بن علي حين ولدته فاطمة بالصلاة"

ترجمہ: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنھا سے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کی ولادت ہوئی تو حضور ﷺ نے حضرت امام حسن کے کان میں نماز والی اذان دی۔

{ سنن الترمذي في أبواب الأضاحي عن رسول الله صلى الله عليه وسلم.، باب الأذان في أذن المولود (1514) (3/175) }

سیدی اعلیحضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جب بچہ پیدا ہو فوراً سیدھے کان میں اذان بائیں میں تکبیر (اقامت) کہے کہ خلل شیطان و ام الصبیان (مرگی) سے بچے۔ (فتاوی رضویہ، جلد 24، صفحہ 452)

اذان کی حکمت:

اذان دینے میں حکمت یہ ہوتی ہے کہ بچہ سب سے پہلے اللہ پاک کا نام سنے۔

ملا علی قاری علیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: بچے کے کان میں اذان دینے میں حکمت یہ ہے کہ وہ سب سے پہلے اللہ پاک کے ذکر کو ایمان کی دعا کی صورت میں سنے گا۔ (مرقاۃ المفاتیح، جلد 7، صفحہ 2691)

اذان کا طریقہ:

مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اذان کا طریقہ یہ ہے کہ دائیں کان میں چار مرتبہ اذان کہی جائے اور بائیں کان میں تین دفعہ اقامت کہی جائے۔

(بہار شریعت حصہ 15 ص 357 مکتبۃ المدینہ کراچی)

کتبہ: مفتی سید خادم حسین شاہ قادری دامت برکاتھم العالیہ

5 اکتوبر 2022

فرشتوں کی تخلیق کیسے ہوئی اور ان کی تعداد کتنی ہے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و شرع متین کہ فرشتوں کی تخلیق کیسے ہوئی اور ان کی تعداد کتنی ہے؟ شرعی رہنمائی عطا فرمادیں۔؟

الجواب بعون الملک الوهاب اللهم ہدایة الحق والصواب

فرشتے اللہ پاک کی نوری مخلوق اور معصوم بندے ہیں۔ تمام صغائر اور کبائر سے منزہ ہیں۔ ان کے اجسام لطیف ہیں۔ اللہ پاک نے ان کو یہ طاقت عطا فرمائی ہے کہ مختلف شکل و صورت اختیار کر سکتے ہیں۔

حدیثِ پاک میں ہے:

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : " خُلِقَتِ الْمَلَائِكَةُ مِنْ نُورٍ،

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: فرشتوں کو نور سے پیدا کیا گیا ہے۔

(صحيح مسلم في كتاب الزهد والرقائق، باب في أحاديث متفرقة 2996 -- 8/226)

ان کی حقیقی تعداد اللہ پاک اور اسکے رسول ہی بہتر جانتے ہیں، مگر چار مشہور فرشتے ہیں جن کو تمام فرشتوں پر فضیلت دی گئی ہے۔

صدر الشریعہ مولانا امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ "بہارِ شریعت" میں لکھتے ہیں:

فرشتے نوری مخلوق ہیں۔ ان کی تعداد وہی جانے جس نے ان کو پیدا کیا، اور اس کے بتانے سے اس کا رسول صلّی اللہ علیہ وسلم۔

چار فرشتے بہت مشہور ہیں، جبریل، میکائیل، اسرافیل اور عزرائیل علیہم السلام اور یہ سب ملائکہ پر فضیلت رکھتے ہیں۔

(بہارِ شریعت، حصہ اوّل، ص 94 دعوت اسلامی)

کتبہ: مفتی سید خادم حسین شاہ قادری دامت برکاتھم العالیہ

7 اکتوبر 2022

جنات کیا چیز ہے۔؟ اگر کوئی شخص جنات کے وجود کا انکار کرے تو کیا حکم ہے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و شرع متین کہ جنات کیا چیز ہے۔؟ اگر کوئی شخص جنات کے وجود کا انکار کرے تو کیا حکم ہے شرعی رہنمائی عطا فرمادیں۔؟

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ہدایة الحق والصواب

جنات اللہ پاک کی مخلوق ہیں، جنات کا وجود قرآن و آحادیث کی نصوص سے ثابت ہے۔

جنات کے وجود کا انکار کرنا کفر ہے۔ قرآن مجید میں تقریبًا پچیس سورتوں میں جنات کا تذکرہ آیا ہے، اور باقاعدہ انتیسویں (29) پارے میں ایک سورت ہے

جس کا نام "سورہ جن" ہے۔

چنانچہ قرآن پاک میں ہے:

وَ الْجَآنَّ خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ

ترجمۂ کنزالایمان: اور جِن کو اس سے (آدم علیہ السلام سے) پہلے بنایا بے دھوئیں کی آگ سے۔

(سورۃ الحجر، پارہ نمبر 14، آیت نمبر 27)

جنات کی تعریف میں امام شوکانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هُمْ أجْسامٌ عاقِلَةٌ خَفِيَّةٌ تَغْلِبُ عَلَيْهِمُ النّارِيَّةُ والهَوائِيَّةُ

ترجمہ: جن وہ صاحب عقل اجسام ہیں جو نظر نہیں آتے ان پر ہوائی اور آتشی مادہ غالب ہوتا ہے۔ (فتح القدیر للشوکانی ۵/۳۶۳)

جنات میں بعض کو یہ طاقت دی جاتی ہے کہ جو چاہیں شکل اختیار کرلیں، ان کی عمریں بہت لمبی ہوتی ہیں، ان میں شادیاں بھی ہوتی ہیں۔ یہ کھاتے، پیتے، جیتے، مرتے ہیں۔ ان میں مسلمان اور کافر دونوں ہوتے ہیں۔ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ "بہارِ شریعت" میں لکھتے ہیں: ان کے وجود کا انکار کفر ہے۔

(بہارِ شریعت، حصہ اوّل، صفحہ نمبر 97 دعوت اسلامی)

کتبہ: مفتی سید خادم حسین شاہ قادری دامت برکاتھم العالیہ

عورتوں کا بلند آواز سے نعت خوانی کرنا کیسا ہے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و شرع متین کہ عورتوں کا بلند آواز سے نعت خوانی کرنا کیسا ہے شرعی رہنمائی عطا فرمادیں۔؟

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ہدایة الحق والصواب

عورتوں کے لیے نعتِ رسول مقبول ﷺ پڑھنا جائز و باعث اجر و ثواب ہے لیکن اس میں اس بات کا ضروری طور پر لحاظ رکھا جائے کہ عورت کی آواز غیر محرموں تک نہ جائے یعنی اگر عورت کی آواز اتنی بلند ہو کے غیر محرموں کو اس کی آواز پہنچے گی، تو اس کا اتنی بلند آواز سے پڑھنا ناجائز و گناہ ہوگا، خواہ اس کا یہ پڑھنا گلی میں ہو یا کھلے کمرے یا کسی اور جگہ ہو کہ عورت کی آواز بھی عورت ہے یعنی چھپانے کی چیز ہے۔

فتاوی شامی میں ہے: ورَفْعُ صَوْتِہِنَّ حَرامٌ

ترجمہ: عورتوں کو اپنی آواز اونچی کرنا حرام ہے

(الدر المختار وحاشية ابن عابدين ج 1 ص 384)

سیدی اعلیحضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ اسی طرح کے ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں: ناجائز ہے کہ عورت کی آواز بھی عورت ہے اور عورت کی

خوش الحانی کہ اجنبی سنے محل فتنہ ہے۔(فتاوی رضویہ ج22، ص220 لاھور)

ایک دوسرے مقام پر اعلیحضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ **فرماتے ہیں:**

عورت کا خوش الحانی سے بآواز ایسا پڑھنا کہ نامحرموں کو اس کے نغمہ کی آواز جائے حرام ہے۔(فتاوی رضویہ ج22 ص242 لاھور)

لہذا اسلامی بہنوں کو نعتیں پڑھتے وقت اس بات کا ضروری طور پر لحاظ رکھنا چاہیے کہ انکی آواز غیر محرموں تک نا پھنچے کہیں ایسا نا ہو ثواب کے بجائے الٹا گناہوں کا انبار اعمال نامے میں درج ہو جائے۔

کتبہ: مفتی سید خادم حسین شاہ قادری دامت برکاتھم العالیہ

8اکتوبر2022

شیر خوار بچے کے پیشاب کا کیا حکم ہے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و شرع متین کہ شیر خوار بچے کے پیشاب کا کیا حکم ہے، اگر کپڑے پر لگ جائے تو کپڑوں کی پاکی اور ناپاکی کا کیا حکم ہے شرعی رہنمائی عطا فرمادیں۔؟

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ہدایۃ الحق والصواب

دودھ پیتے بچہ اور بچی کا پیشاب ناپاک اور نجاست غلیظہ ہے، جس طرح کہ بڑے لوگوں کا پیشاب ناپاک ہے، یہ جو عوام میں مشہور ہے کہ چھوٹے بچے جب تک دودھ پیتے ہوں ان کا پیشاب پاک ہے، یہ خیال محض غلط اور باطل ہے۔ اگر یہ پیشاب کپڑوں پر لگ جائے تو کپڑوں کو ناپاک کردیگا پھر اگر پیشاب ایک درہم سے زیادہ لگا ہو تو دھونا فرض ہے، ایک درہم کے برابر ہو تو دھونا واجب اور ایک درہم سے کم ہو تو دھونا سنت ہے۔

فتاویٰ ہندیہ میں ہے:

كُلُّ مَا يَخْرُجُ مِنْ بَدَنِ الْإِنْسَانِ مِمَّا يُوجِبُ خُرُوجُهُ الْوُضُوءَ أَوْ الْغُسْلَ فَهُوَ مُغَلَّظٌ كَالْغَائِطِ وَالْبَوْلِ ..الخ وَكَذَلِكَ بَوْلُ الصَّغِيرِ وَالصَّغِيرَةِ أَكَلَا أَوْ لَا ۔

ترجمہ: بدن انسان سے نکلنے والی وہ چیزیں جو غسل یا وضو کو واجب کردیتی ہیں نجاست غلیظہ ہیں جیسے پیشاب، پاخانہ۔ اسی طرح بچے یا بچی کا پیشاب بھی نجاست غلیظہ ہے خواہ وہ بچے کھاتے ہوں یا نہ کھاتے ہوں۔

(الفتاوى الهندية، ج 1 ص 46 كتاب الطهارة)

مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

دودھ پیتے لڑکے اور لڑکی کا پیشاب نَجاستِ غلیظہ ہے یہ جو اکثر عوام میں مشہور ہے کہ دودھ پیتے بچوں کا پیشاب پاک ہے محض غلط ہے۔

(بہار شریعت حصہ 3 ص 393 دعوت اسلامی)

کتبہ: مفتی سید خادم حسین شاہ قادری دامت برکاتھم العالیہ

11 اکتوبر 2022

تیمم کرکے نماز پڑھنے کی اجازت ہوگی؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و شرع متین کہ غسل کی ضرورت ہو اور فجر کا وقت ختم ہو رہا ہو اگر غسل کریں تو فجر کا وقت ختم ہو جائے گا کیا ایسی صورتحال میں تیمم کرکے نماز پڑھنے کی اجازت ہوگی شرعی رہنمائی عطا فرمادیں۔؟

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ہدایۃ الحق والصواب

فجر کی نماز کا وقت اتنا کم رہ گیا کہ غسل کرکے نماز پڑھنا وقت کے اندر ممکن نہیں تو ایسی صورت میں تیمم کرکے نماز پڑھنے کی اجازت ہوگی البتہ سورج کے طلوع ہونے کے بعد غسل کرکے اس نماز کا اعادہ کیا جائے گا۔

فتاوی فیض الرسول میں ہے: نماز کا وقت اتنا تنگ ہو گیا کہ جلدی سے غسل

کر کے نماز نہیں پڑھ سکتا تو اگر جسم پر کہیں نجاست لگی ہو تو اسے دھو کر غسل کا تیمم کرے اور وضو بنا کر نماز پڑھ لے۔ پھر غسل کرے اور سورج بلند ہونے کے بعد نماز دوبارہ پڑھے۔

مزید فرماتے ہیں: یہ اس صورت میں ہے جب کہ کلی کرنے، ناک میں پانی ڈالنے اور سارے بدن پر پانی بہانے کے بعد دو رکعت فرض پڑھنے بھر کا بھی وقت نہیں ہے اور اگر اتنا وقت ہے لیکن صابن وغیرہ لگا کر اہتمام سے نہانے بھر کا وقت نہیں ہے تو فرض ہے کہ صابن وغیرہ کے بغیر غسل کے نماز پڑھے اس صورت میں اگر تیمم کر کے نماز پڑھی تو سخت گناہ گار ہو گا۔

(فتاوی فیض الرسول ج 1 ص 171)

سیدی اعلیحضرت امام اہلسنت سے اسی کے متعلق سوال ہوا کہ ایک شخص کو غسل کی حاجت ہے اگر وہ غسل کرتا ہے تو فجر کی نماز قضا ہو جاتی ہے تو اس وقت اسے کیا کرنا چاہیئے تو آپ جواب میں ارشاد فرماتے ہیں:

تیمم کر کے نماز پڑھ لے اور غسل کر کے پھر اعادہ کرے۔

(فتاوی رضویه ج 7 ,ص 192 رساله القطوف الدانية)

مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وقت اتنا تنگ ہو گیا کہ وُضو یا غُسل کرے گا تو نماز قضا ہو جائے گی تو چاہیے کہ

تیمم کر کے نماز پڑھ لے پھر وُضو یا غُسل کر کے اعادہ کرنا لازم ہے۔

(بہار شریعت حصہ دوم ص 355 دعوت اسلامی)

کتبہ: مفتی سید خادم حسین شاہ قادری دامت برکاتھم العالیہ

11 اکتوبر 2022

کتا بدن یا کپڑے کو چھو کر گزر جائے تو؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و شرع متین کہ سڑک پر چلتے ہوئے اگر کتا بدن یا کپڑے کو چھو کر گزر جائے تو کپڑا اور بدن ناپاک ہو جائیں گے یا پاک ہی رہیں گے اس بارے میں شرعی رہنمائی عطا فرمادیں۔؟

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ہدایۃ الحق والصواب

اگر بھیگا ہوا کتا (جس پر پانی یا لیکویڈ چیز ہو) کسی شخص کے کپڑے یا بدن کو چھو کر گزر جائے تو کپڑا اور بدن پاک رہے گا جبکہ کتے کے جسم پر کوئی ظاہری نجاست نہ لگی ہو اور اگر اس کے جسم پر ظاہری نجاست لگی ہو یا اس کا لعاب کپڑے یا بدن پر لگ جائے تو کپڑے یا بدن کو ناپاک کر دے گا۔

فتاوی ہندیہ میں ہے کہ:

الكَلْبُ إذا أخذَ عُضْوَ إنْسانٍ أوْ ثَوْبَهُ لا يَتَنَجَّسُ ما لَمْ يَظْهَرْ فِيهِ أثَرُ البَلَلِ راضِيًا كانَ أوْ غَضْبانَ. كَذا فِي مُنْيَةِ المُصَلِّي ۔

ترجمہ: کتے نے جب انسان کے کسی عضو کو اور اس کے کپڑے کو چھوا تو وہ ناپاک نہیں ہو گا جب تک اس میں تری کا اثر ظاہر نہ ہو، خواہ کتا خوشی کی حالت میں ہو یا غصے میں، اسی طرح منیۃ المصلی میں ہے

اسی صفحہ میں ہے:

إذا نامَ الكَلْبُ عَلى حَصِيرِ المَسْجِدِ إنْ كانَ يابِسًا لا يَتَنَجَّسُ وإنْ كانَ رَطْبًا ولَمْ يَظْهَرْ أثَرُ النَّجاسَةِ فَكَذَلِكَ.

ترجمہ: اگر کتا مسجد کی چٹائی پر سو گیا اور اس کا جسم خشک تھا تو ناپاک نا ہو گا اور اگر تر تھا مگر نجاست کا اثر ظاہر نہ ہوا تو تب بھی یہی حکم ہے۔

(الفتاوى الهندية ج 1 ص 48 كتاب الطهارة فصل في الاستنجاء)

مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

کتا بدن یا کپڑے سے چھو جائے، تو اگرچہ اسکا جسم تر ہو بدن اور کپڑا پاک ہے، ہاں اگر اس کے بدن پر نجاست لگی ہو تو اور بات ہے یا اس کا لعاب لگے تو ناپاک کر دے گا۔ (بہار شریعت ح دوم، ص 398 ط دعوت اسلامی)

کتبہ: مفتی سید خادم حسین شاہ قادری دامت برکاتھم العالیہ

12 اکتوبر 2022

اپنا ستر یا دوسرے کا ستر دیکھنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و شرع متین کہ سنا ہے کہ گھٹنے کھُل جانے یا اپنا ستر یا دوسرے کا ستر بغیر ارادے کے یا ارادے کے ساتھ دیکھنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اس بات کی کتنی حقیقت ہے شرعی رہنمائی عطا فرمادیں۔؟

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ہدایۃ الحق والصواب

عوام الناس کے درمیان مشہور ہے کہ ستر کا حصہ (یعنی ناف سے لیکر گھٹنوں تک کا مقام) کھل جانے سے یا اس پر اپنی یا دوسرے کی نظر پڑ جانے سے یا کسی دوسرے کے مقامِ ستر کی طرف نظر کرنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے شریعت میں ان باتوں کوئی اصل نہیں، یہ سب خیالات بے بنیاد ہیں۔ شریعت کے حکم کے

اعتبار سے گھٹنا یا ران وغیرہ کھلنے سے ہرگز وضو نہیں ٹوٹتا۔ البتہ اتنا ضرور ہے کہ بغیر ضرورت کے ستر کھولے رکھنا حیا والے کاموں سے نہیں اور بلا ضرورت دوسروں کے سامنے اپنا ستر کھولنا یا دوسروں کے ستر کی طرف دیکھنا ناجائز و حرام ہے۔

فقہائے کرام فرماتے ہیں: وضو کا ادب یہ ہے کہ ناف سے زانو کے نیچے تک سب ستر چھپا کر ہو بلکہ استنجے کے فوراً بعد ہی ستر چھپا لینا چاہئے کہ بلا ضرورت ستر کھولے رکھنا ممنوع ہے۔

چنانچہ غنیۃ المستملي میں ہے : اٰدابُ الوُضوءِ اَن يَستر عَورتَه حِين فرغ مِن الاِستِنجاءِ ۔

ترجمہ: آدابِ وضو میں ہے کہ استنجاء سے فارغ ہونے کے بعد ستر چھپا لے۔ (غنیۃ المستملی شرح منیۃ المصلی آداب الوضوص 31)

مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

عوام میں جو مشہور ہے کہ گھٹنا یا اور ستر کھلنے یا اپنا یا پرایا ستر دیکھنے سے وضو جاتا رہتا ہے، محض بے اصل بات ہے۔ ہاں وضو کے آداب سے ہے کہ ناف سے زانو کے نیچے تک سب ستر چھپا ہو بلکہ استنجے کے بعد فوراً ہی چھپا لینا چاہیے کہ بغیر ضرورت ستر کھلا رہنا منع ہے اور دوسروں کے سامنے ستر کھولنا حرام ہے۔

(بہار شریعت، ج1 ح2 ص313 دعوت اسلامی)

کتبہ: مفتی سید خادم حسین شاہ قادری دامت برکاتھم العالیہ
12اکتوبر2022

عورت کے لیے کن لوگوں سے پردہ کرنا ضروری ہے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و شرع متین کہ عورت کے لیے کن لوگوں سے پردہ کرنا ضروری ہے اور کن لوگوں سے ضروری نہیں نیز کیا عدت میں پردے کے احکام عام حالت سے مختلف ہوتے ہیں اس بارے میں شرعی رہنمائی عطا فرمادیں۔؟

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ہدایۃ الحق والصواب

عدت خواہ طلاق کی ہو یا وفات کی ہو عدت کے دوران کوئی نیا شرعی پردہ نہیں ہوتا بلکہ عدت میں پردے کے وہی احکام ہیں جو عدت سے پہلے کہ ہیں۔ بعض حضرات جہالت کی بنا پر یہ کہتے ہیں کہ صرف عدت میں پردہ کے خصوصی احکام ہوتے ہیں، انکا یہ قول غلط و بے بنیاد ہے۔

عوت کو کن سے پردہ کرنا ہے اور کن سے نہیں اسکا شرعی اصول مندرجہ ذیل ہے:

(1) غیر مَحرم یعنی اجنبی مرد، مثلاً دیور، جیٹھ، پچازاد، پھوپھی زاد، خالہ زاد، ماموں زاد، بہنوئی وغیرہ سے پردہ ہر حال میں واجب ہے چاہے عورت عدت میں ہو یا عام حالت میں ہو۔

(2) مَحارم نسبی یعنی بھائی، بیٹا، چچا، ماموں اور والد وغیرہ سے پردہ نہ کرنا واجب ہے، اگر ان سے پردہ کرے گی تو گنہگار ہوگی۔

(3) صہری محارم یعنی سسرالی رشتے سے جو محارم ہیں جیسے سُسَر وغیرہ یونہی رضاعی مَحارم جیسے رضاعی بھائی اور رضاعی والد وغیرہ سے پردہ کرنا واجب نہیں، پردہ کرنے اور نا کرنے کا اختیار ہے، البتہ جوانی کی حالت میں پردہ کرنا زیادہ مناسب ہے۔ اور مظنہ فتنہ یعنی فتنہ کا ظنِّ غالب ہو تو پردہ کرنا واجب ہے۔

سیدی اعلیحضرت امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کا ضابطہ کلیہ ہے کہ نامحرموں سے پردہ مطلقاً واجب اور محارم نسبی سے پردہ نہ کرنا واجب۔ اگر کرے گی، تو گنہگار ہوگی اور محارم غیرِ نسبی مثل علاقۂ مصاہرت و رضاعت، ان سے پردہ کرنا اور نہ کرنا دونوں جائز، مصلحت و حالت پر لحاظ ہوگا۔ اسی واسطے علماء نے لکھا ہے کہ جوان ساس کو داماد سے پردہ مناسب ہے یہی حکم خسر اور بہو کا ہے۔

(فتاوی رضویہ ج22 ص240 رسالہ مروج النساء)

مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد وقار الدین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: عدت اور غیر

عدت میں پردہ کے احکامات میں کوئی فرق نہیں۔ قبلِ عدت (عدت سے پہلے) جن لوگوں سے پردہ فرض ہے، دورانِ عدت (عدت میں) بھی ان سے پردہ کرنا فرض ہے۔ (وقار الفتاوی، ج 3، ص 158، مطبوعہ بزم وقار الدین، کراچی)

کتبہ: مفتی سید خادم حسین شاہ قادری دامت برکاتھم العالیہ

12 اکتوبر 2022

غسل کرتے وقت درود شریف، دعائیں وغیرہ پڑھنا کیسا ہے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و شرعِ متین کہ غسل کرتے وقت کلمہ طیّبہ، درود شریف، دعائیں وغیرہ پڑھنا کیسا ہے؟ شرعی رہنمائی عطا فرمادیں۔؟

الجواب بعون الملک الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

غسل خانے میں داخل ہونے سے پہلے دعائیں وغیرہ پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن دورانِ غسل کسی قسم کی دعا، کلمہ وغیرہ پڑھنا ممنوع ہے۔

فتاویٰ شامی میں ہے:

قالَ الشُّرُنْبُلالِيُّ : ويُسْتَحَبُّ أَنْ لا يَتَكَلَّمَ بِكَلامٍ مُطْلَقًا، أمّا كَلامُ النّاسِ فَلِكَراهَتِهِ حالَ الكَشْفِ، وأمّا

الدُّعاءُ فَلِأَنَّهُ فِي مَصَبِّ المُسْتَعْمَلِ ومَحَلِّ الأَقْذارِ والأَوْحالِ اھ۔

ترجمہ: علامہ شرنبلانی فرماتے ہیں: غسل کرنے والے کے لیے مستحب ہے کہ وہ کسی بھی طرح کا کلام نا کرے، بہر حال لوگوں کا کلام ستر کے کھولے ہوئے ہونے کی وجہ سے مکروہ ہے اور دعا اس وجہ سے مکروہ ہے کہ غسل خانہ استعمال شدہ پانی کے گرنے کی جگہ ہے اور گندگی اور کیچڑ کا مقام ہے۔

(الدر المختار و حاشية ابن عابدين ج 1 ص 165)

شہزادہ اعلیحضرت امام الفقہاء مفتی محمد مصطفیٰ رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فتاویٰ مصطفویہ میں لکھتے ہیں:

غسل خانے میں جانے سے پہلے اور ستر کھولنے سے پہلے بسم اللہ شریف پڑھ لیں۔ غسل خانہ میں جاکر کوئی دعا نہ پڑھیں۔ (فتاویٰ مصطفویہ، صفحہ 137)

صدر الشریعہ مفتی مولانا امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

غسل میں سنت یہ ہے کہ کسی قسم کا کلام نہ کرے، نہ کوئی دعا پڑھے۔

(بہارِ شریعت، حصہ 2، ص 323 ط دعوت اسلامی)

کتبہ: مفتی سید خادم حسین شاہ قادری دامت برکاتھم العالیہ

13 اکتوبر 2022

بغل اور زیرِ ناف بالوں کے کاٹنے کا کیا حکم ہے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ بغل اور زیرِ ناف بالوں کے کاٹنے کا کیا حکم ہے نیز اسکا سنت طریقہ اور اسکی حد کے بارے میں شرعی رہنمائی عطا فرمادیں۔؟

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ہدایۃ الحق والصواب

جسم کے غیر ضروری بال مثلاً بَغل یا زیرِ ناف بالوں کو ختم کرنا سنتِ ابراھیمی میں سے ہے اور نفاست و پاکیزگی کا حصہ ہے۔

مردوں کے لیے زیرِ ناف بالوں کو دور کرنا سنت ہے، عورتوں کو یہ بال اکھیڑنا سنت ہے۔

زیرِ ناف بالوں کو صاف کرنے کی حد یہ ہے کہ یہ بال ناف کے نیچے سے کاٹنا شروع کریں، اور خُصیتین (یعنی فوطوں کے بال اردگرد کے اور شرمگاہ کے بال، مونڈتے ہوئے مقعد (یعنی پاخانہ کے مقام) تک مونڈیں بلکہ مقعد کے اردگرد کے بال بھی مونڈنا بہتر ہے۔

نیز غیر ضروری بالوں کو ختم کرنے کے تین طریقے ہوسکتے ہیں،

1)۔ حلق: مونڈنا یعنی اُسترے یا بِلیڈ وغیرہ کا استعمال کرنا۔

2)۔ قصر: یعنی تَراشنا وغیرہ۔

3)۔ نتف: یعنی اُکھیڑنا۔

آج کل اس کے لیے کریم یا پاؤڈر کا استعمال ہوتا ہے، اس میں بھی قباحت نہیں ہے، کیونکہ ان میں ہر ایک سے مقصود حاصل ہوجاتا ہے۔

سیدی اعلیحضرت امام اہلسنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس طرح کے ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں، کہ حلق و قصر و نتف و تنور یعنی مونڈنا، کترنا، اکھیڑنا اور نورہ لگانا سب صورتیں جائز ہیں، کہ مقصود اس موضع جگہ کا پاک کرنا ہے اور وہ سب طریقوں سے حاصل ہے۔

(فتاویٰ رضویہ ج22 ص603 ط لاہور)

مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

موئے زیر ناف دور کرنا سنت ہے۔ ہر ہفتہ میں نہانا، بدن کو صاف ستھرا رکھنا اور موئے زیر ناف دور کرنا مستحب ہے اور بہتر جمعہ کا دن ہے اور پندرھویں روز کرنا بھی جائز ہے اور چالیس روز سے زائد گزار دینا مکروہ و ممنوع۔ موئے زیر ناف استرے سے مونڈنا چاہیے اور اس کو ناف کے نیچے سے شروع کرنا چاہیے اور اگر

مونڈنے کی جگہ ہرتال چونا یا اس زمانہ میں بال اڑانے کا صابون چلا ہے، اس سے دور کرے یہ بھی جائز ہے، عورت کو یہ بال اکھیڑ ڈالنا سنت ہے۔

(بہار شریعت حصہ 16 ص 587 دعوت اسلامی)

وقار الفتاویٰ میں ہے:

ناف کے نیچے سے خصیتین اور عضوِ تناسل کے اردگرد کے بال صاف کرنا سنت ہے، اور دُبر (یعنی پاخانہ کے مقام) کے بال صاف کرنا مستحب ہے۔

(وقار الفتاویٰ جلد 2 صفحہ 541)

کتبہ: صاحبزادہ پیر سید مفتی خادم حسین شاہ قادری الھاشمی دامت برکاتھم العالیہ

14 اکتوبر 2022

کیا غسل کے بعد نماز پڑھنے کے لیے وضو کرنا ضروری ہے؟ شرعی

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و شرعِ متین کہ کیا غسل کے بعد نماز پڑھنے کے لیے وضو کرنا ضروری ہے؟ شرعی رہنمائی عطا فرمادیں۔؟

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ہدایۃ الحق والصواب

غسل کرنے کے بعد نماز پڑھنے کے لیے وضو کرنا ضروری نہیں بشرطیکہ دورانِ غسل پورے بدن پر صحیح طریقے سے پانی پہنچ جائے اور اعضائے وضو خشک نہ

ہوں۔ بہت سارے افراد غسل کے بعد وضو کو ضروری سمجھتے ہیں حالانکہ انکا یہ سمجھنا درست نہیں۔

چنانچہ ترمذی شریف میں ہے:

حضرت سیّدہ طاہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں:

«كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لا يَتَوَضَّأُ بَعْدَ الغُسْلِ»

ترجمہ: نبی پاک ﷺ غسل کرنے کے بعد وضو نا فرماتے۔

(سنن الترمذي في أبواب الطهارة عن رسول الله ﷺ باب في الوضوء بعد الغسل 1/150 - 107)

اس حدیث پاک کی شرح میں شارحینِ حدیث نے فرمایا کہ حضور ﷺ غسل کی ابتداء میں کیے جانے والے وضو پر اکتفا فرماتے ہوئے غسل کے بعد وضو نا فرماتے کہ غسل میں پانی تمام اعضائے وضو تک پہنچ جاتا ہے جیسا کہ مشہور محدث ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے مرقاۃ میں ذکر کیا ہے۔

اَیْ : اكْتِفاءً بِوُضُوئِهِ الأَوَّلِ فِي الغُسْلِ، وهُوَ سُنَّةٌ، أَوْ بِانْدِراجِ ارْتِفاعِ الحَدَثِ الأَصْغَرِ تَحْتَ ارْتِفاعِ الأَكْبَرِ؛ بِإِيصالِ الماءِ إلى جَمِيعِ أَعْضائِهِ، ۔

(مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح ج2 ص340)

کتبہ: صاحبزادہ پیر سید مفتی خادم حسین شاہ قادری الھاشمی دامت برکاتھم العالیہ
14 اکتوبر 2022

جو پانی دھوپ لگنے کی وجہ سے گرم ہو جائے اس سے وضو یا غسل

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و شرع متین کہ جو پانی دھوپ لگنے کی وجہ سے گرم ہو جائے اس سے وضو یا غسل کرنا کیسا ہے اس بارے میں شرعی رہنمائی عطا فرمادیں۔؟

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ہدایة الحق والصواب

جو پانی دھوپ کی وجہ سے گرم ہو جائے ایسے پانی کے استعمال سے بچنا چاہیے کہ حدیثِ مبارکہ میں دھوپ سے گرم شدہ پانی کے استعمال سے منع فرمایا گیا ہے اور طبّی طور بھی پر دھوپ سے گرم شدہ پانی کے استعمال کے نقصانات ہیں مثلاً: برص (سفید داغ) کی بیماری وغیرہ کا اندیشہ۔

چنانچہ حدیث پاک میں ہے

عَنْ عائِشَةَ، قالَتْ: أسْخَنْتُ ماءً فِي الشَّمْسِ، فَأتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ لِيَتَوَضَّأ، فَقالَ: «يا عائِشَةُ، لا تَفْعَلِي،

فَإِنَّ هَذا يُورِثُ البَياضَ» -

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضور اکرم ﷺ کے لیے دھوپ سے پانی گرم کیا تو آپ نے فرمایا اے حمیراء آئندہ ایسا نہ کرنا کہ اس سے برص پیدا ہوتا ہے۔ (المعجم الأوسط ٦/٤٤ للطبراني)

اعلیحضرت امام اہلسنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: دھوپ کے گرم پانی سے مطلقاً وضو صحیح ہے مگر گرم مُلک گرم موسم میں جو پانی سونے چاندی کے سوا کسی اور دھات کے برتن میں دھوپ سے گرم ہو جائے وہ جب تک ٹھنڈا نہ ہو لے بدن کو کسی طرح پہنچانا نہ چاہئے وضو سے نہ غسل سے نہ پینے سے معاذاللہ احتمال برص ہے۔ (فتاوی رضویہ ج2 ص508 رسالہ النور والنورق)

مفتی مولانا امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جو پانی گرم ملک میں گرم موسم میں سونے چاندی کے سوا کسی اور دھات کے برتن میں دھوپ میں گرم ہو گیا، تو جب تک گرم ہے اس سے وُضو اور غُسل نہ چاہیے، نہ اس کو پینا چاہیے بلکہ بدن کو کسی طرح پہنچنا نہ چاہیے، یہاں تک کہ اگر اس سے کپڑا بھیگ جائے تو جب تک ٹھنڈا نہ ہو لے اس کے پہننے سے بچیں کہ اس پانی کے استعمال میں اندیشہ برص ہے پھر بھی اگر وُضو یا غُسل کر لیا تو ہو جائے گا۔

(بہار شریعت حصہ دوم ص 337 دعوت اسلامی)

کتبہ: استاذ العلما مفتی خادم حسین شاہ قادری دامت برکاتھم العالیہ

17 اکتوبر 2022

انجیکشن یا ڈِرپ لگوانے سے وضو

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و شرع متین اس مسئلے میں کہ کیا انجیکشن یا ڈِرپ لگوانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں شرعی رہنمائی عطا فرمادیں۔؟

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ہدایۃ الحق والصواب

اگر محض انجیکشن گوشت میں لگوایا تو اس سے وضو نہیں ٹوٹے گا البتہ اگر خون نکل کر بہہ گیا تو وضو ٹوٹ جائے گا اور نَس میں انجیکشن لگایا گیا تو لگانے والا انجیکشن لگا کر پہلے اوپر کی طرف خون کھینچتا ہے، جو کہ بہنے کی مقدار میں ہوتا ہے، لہٰذا اس صورت میں وضو ٹوٹ جائے گا۔ البتہ اگر بہنے کی مقدار میں خون نلکی میں نہ آئے تو وُضو نہیں ٹوٹے گا اور یہی حکم ڈِرپ کا بھی ہے۔

امام برھان الدین ابو الحسن علی بن ابو بکر مرغینانی "ہدایہ شریف" میں وضو

ٹوٹنے کے متعلق لکھتے ہیں:

والدم و القیح اذا خرجا من البدن فتجاوز الی موضع یلحقہ حکم التطہیر ۔

ترجمہ: جب خون اور پیپ بدن سے نکلیں اور ایسے عضو تک پہنچ جائے جسکا غسل یا وضو میں دھونا ضروری ہے ۔ (تو اس سے وضو ٹوٹ جائے گا)

(ہدایہ ج 1 ص 24 کتاب الطھارۃ ط لدھیانوی)

مفتی اعظم پاکستان مولانا وقار الدین امجدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:
انجیکشن لگانے یا منہ سے دوا لینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، مگر انجیکشن یا ڈرپ لگوانے سے کبھی کبھی خون نکلتا ہے اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے ۔

(وقار الفتاوی جلد 2 ص 5)

امیر اہلسنت بانی دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا الیاس عطار قادری دامت برکاتھم العالیہ تحریر فرماتے ہیں:

گوشت میں انجکشن لگانے میں صِرف اِسی صورت میں وُضو ٹوٹے گا جب کہ بہنے کی مقدار میں خون نکلے، جب کہ نَس کا انجکشن لگا کر پہلے خون اوپر کی طرف کھینچتے ہیں جو کہ بہنے کی مقدار میں ہوتا ہے لٰہذا وُضو ٹوٹ جاتا ہے اِسی طرح

گلوکوز وغیرہ کی ڈرِپ نَس میں لگوانے سے وُضوٹوٹ جائیگا کیوں کہ بہنے کی مقدار میں خون نکل کر نلکی میں آجاتا ہے۔ہاں اگر بہنے کی مقدار میں خون نلکی میں نہ آئے تو وُضو نہیں ٹوٹے گا۔(نماز کے احکام ص 27 ط دعوت اسلامی)

کتبہ: استاذ العلما مفتی خادم حسین شاہ قادری دامت برکاتھم العالیہ

17 اکتوبر 2022

سجدہ کی حالت میں پیشاب کا قطرہ آجائے

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و شرع متین اس مسئلے میں کہ اگر کسی شخص کو حالتِ نماز میں مثلاً رکوع کی حالت یا سجدہ کی حالت میں پیشاب کا قطرہ آجائے یا نمازی کو ایسا محسوس ہو تو اس صورت میں نماز کا کیا حکم ہو گا ؟ شرعی رہنمائی عطا فرمادیں۔؟

الجواب بعون الملک الوهاب اللهم ہدایة الحق والصواب

صرف شک سے وضو نہیں ٹوٹتا جب تک وضو ٹوٹنے کا اس حد تک یقین نہ ہوجائے کہ بندہ قسم کھا سکے تب تک اس کا وضو باقی رہتا ہے۔بعض مرتبہ نماز پڑھتے ہوئے کسی مرض یا عمر رسیدہ ہونے کی وجہ سے ایسا معاملہ درپیش آجاتا

ہے۔اس کی صورت یہ ہے کہ اگر دورانِ نماز پیشاب کا قطرہ یقینی طور پر نکل گیا ہے تو نماز توڑ کر اس جگہ کو دھوئے وضو کر کے نماز دوبارہ پڑھے یہی صحیح ہے۔اور صرف شک ہوا جیسا کہ بعض لوگوں کو وسوسہ ہوتا ہے تو اس صورت میں نماز مکمل کرے اور بعدِ نماز کپڑے اور بدن کو احتیاطاً دیکھے اگر قطرے کا اثر پائے تو طہارت حاصل کر کے دوبارہ نماز پڑھے ورنہ نماز کے اِعادہ کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ یہ اس کا محض گمان اور وسوسہ تھا۔

چنانچہ فتاوی شامی میں ہے:

إذا عَلِمَ سَبْقَ الطَّهارَةِ وشَكَّ فِي عُرُوضِ الحَدَثِ بَعْدَها أَوْ بِالعَكْسِ أَخَذَ بِاليَقِينِ وهُوَ السّابِقُ ۔

ترجمہ: اس کا حاصل یہ ہے کہ جب سابقہ طہارت کا علم ہو لیکن طہارت کے بعد حدث واقع ہونے میں شک پیدا ہوجائے یا پھر اس کا برعکس ہو، تو اس صورت میں جس کا یقین ہے اور وہ سابق ہے اسے لیا جائے گا۔

(ردالمحتار مع الدر المختار، کتاب الصلوۃ، ج 01، ص 310، مطبوعہ کوئٹہ)

سیدی اعلیحضرت امام اہلسنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

شیطان نماز میں دھوکہ دینے کے لئے کبھی انسان کی شرمگاہ پر آگے سے تھوک

دیتا ہے کہ اسے قطرہ آنے کا گمان ہوتا ہے کبھی پیچھے پھونکتا یا بال کھینچتا ہے کہ ریح ہونے کا خیال گزرتا ہے اس پر حکم ہوا کہ نماز سے نہ پھرو جب تک تری یا آواز یا بُو نہ پاؤ جب تک وقوعِ حدث پر یقین نہ ہولے۔ یعنی یقین ایسا درکار ہے جس پر قسم کھا سکے کہ ضرور حدث ہوا اور جب قسم کھاتے ہچکچائے تو معلوم ہوا کہ معلوم نہیں مشکوک ہے اور شک کا اعتبار نہیں کہ طہارت کا یقین تھا اور یقین شک سے نہیں جاتا۔ (فتاوٰی رضویہ، ج01، ص775، ط لاہور)

کتبہ: استاذ العلما مفتی خادم حسین شاہ قادری دامت برکاتھم العالیہ

18 اکتوبر 2022

خنزیر کا نام لینے سے زبان چالیس دن ناپاک ہوجاتی ہے

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ بہت سے حضرات کہتے ہیں کہ سُوَر یعنی خنزیر کا نام لینے سے زبان چالیس دن ناپاک ہوجاتی ہے اس بارے میں شرعی رہنمائی فرمادیں۔؟

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ہدایۃ الحق والصواب

یہ بات بالکل درست نہیں، شریعت اسلامیہ کی روشنی میں سُوَر (خنزیر) اگرچہ

نجس العین جانور ہے لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ اس کا نام لینا ہی ناجائز و گناہ ہو اور اسکا نام لینے سے زبان چالیس دن تک ناپاک ہو جائے۔ اسی طرح یہ خیال کہ اسکا نام لینے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے یہ بات بھی شریعت میں کوئی اصل نہیں رکھتی۔

قرآن کریم میں چند بار خنزیر کا ذکر موجود ہے چنانچہ ایک مقام پر اللہ پاک فرماتا ہے:

اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَ الدَّمَ وَ لَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَ مَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِۚ ۔

ترجمہ کنزالایمان: اس نے یہی تم پر حرام کیے ہیں مردار اور خون اور سور کا گوشت اور وہ جانور جو غیر خدا کا نام لے کر ذبح کیا گیا۔ (پارہ 02، سورۃ البقرۃ، آیت: 173)

خلاصہ کلام یہ ہے کہ سور (خنزیر) کے نام لینے سے چالیس دن تک ناپاکی کا حکم دینا سراسر غلط اور شریعت پر افترا ہے جس سے توبہ لازم ہے۔

غلط مسئلہ بیان کرنے کے متعلق حدیث پاک میں ہے:

مَن أفتی بِغَیْرِ عِلْمٍ لَعَنَتْهُ مَلاَئِكَةُ السَّماءِ والأرض

ترجمہ: جو بغیر علم کے حکم شرعی بتائے اس پر آسمان و زمین کے

فرشتے لعنت کریں۔

(کنز العمال ابن عساکر ،عن علی کرم اللہ وجہہ حدیث ۲۹۰۱۸،مؤسسة الرسالةبیروت،۱۰/۱۹۳)

کتبہ: استاذ العلما مفتی خادم حسین شاہ قادری دامت برکاتھم العالیہ

18اکتوبر2022

ننگے سر بیت الخلا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و شرع متین کہ ننگے سر بیت الخلا (واش روم) میں جانا کیسا ہے اس بارے میں شرعی رہنمائی عطا فرمادیں۔؟

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ہدایة الحق والصواب

ننگے سر بیت الخلا (واش روم) میں جانا ممنوع اور خلاف سنت ہے۔

چنانچہ حدیث پاک میں ہے: جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو اپنے سر کو ڈھانپ لیا کرتے۔

(السنن الکبریٰ للبیهقي،کتاب الطهارة، باب تغطية الرأس عند دخول الخلاء، رقم الحديث : ۱،۹۶/۴۶۴)

فتاوی ہندیہ میں ہے:

إِذَا أَرَادَ دُخُولَ الْخَلَاءِ يُسْتَحَبُّ لَهُ الخ وَيَدْخُل مَسْتُورَ الرَّأْسِ۔

ترجمہ: بیت الخلا میں جانے والے کے لیے مستحب ہے کہ وہ سر کو ڈھانپ کر داخل ہو (الفتاویٰ الہندیۃ، کتاب الطہارۃ، ج 1 ص 50)

فتاویٰ بحرُ العُلوم میں حضرت علامہ مفتی عبدالمنان اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: پیشاب یا پاخانہ کے لیے ننگے سر جانا منع ہے۔ (فتاویٰ بحرالعلوم، ج 5 ص 412)

صاحب بہارِ شریعت مفتی مولانا امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ننگے سر پاخانہ، پیشاب کو جانا یا اپنے ہمراہ ایسی چیز لے جانا جس پر کوئی دُعا یا اللہ و رسول یا کسی بزرگ کا نام لکھا ہو ممنوع ہے۔ (بہار شریعت حصہ 2 ص 412 ط دعوت اسلامی)

کتبہ: استاذ العلما مفتی خادم حسین شاہ قادری دامت برکاتھم العالیہ

19 اکتوبر 2022

دکھتی آنکھ سے نکلنے والا پانی پاک ہے یا ناپاک؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و شرع متین کہ کیا دکھتی آنکھ سے نکلنے والا پانی پاک ہے یا ناپاک اگر کپڑوں پر لگ جائے تو کیا حکم ہے نیز کیا اس سے وضو ٹوٹ جائیگا اس بارے میں شرعی رہنمائی عطا فرمادیں۔؟

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ہدایۃ الحق والصواب

دکھتی آنکھ سے نکلنے والا پانی نجاست غلیظہ ہے اور اس پانی کے نکلنے کی وجہ سے وضو باقی نہیں رہے گا۔ اگر یہ پانی کپڑوں پر لگ جائے تو کپڑوں کو ناپاک کر دیگا پھر اگر یہ ایک درہم سے زیادہ لگا ہو تو دھونا فرض ہے، ایک درہم کے برابر ہو تو دھونا واجب اور ایک درہم سے کم ہو تو دھونا سنت ہے۔

مفتی مولانا امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ہیں:

دُکھتی آنکھ سے پانی گرنا، یا پھوڑے، یا ناصور سے ہر وقت رطوبت بہنا، یا کان، ناف، پِستان سے پانی نکلنا کہ یہ سب بیماریاں وُضو توڑنے والی ہیں۔

(بہار شریعت حصہ 2 ص 338 ط دعوت اسلامی)

مزید ایک اور مقام پر فرماتے ہیں:

دُکھتی آنکھ سے جو پانی نکلے نَجاست غلیظہ ہے۔

(بہار شریعت حصہ 2 ص 393 ط دعوت اسلامی)

کتبہ: استاذ العلما مفتی خادم حسین شاہ قادری دامت برکاتھم العالیہ

19 اکتوبر 2022

کھڑے ہو کر پیشاب کرنا کیسا ہے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و شرع متین کہ کھڑے ہو کر پیشاب کرنا کیسا ہے اس بارے میں شرعی رہنمائی عطا فرمادیں۔۔؟

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ہدایۃ الحق والصواب

بغیر کسی مجبوری اور شرعی عذر کے کھڑے ہو کر پیشاب کرنا مکروہ و نصاری کا طریقہ ہے۔

حدیث میں پاک میں اسکی ممانعت آئی ہے اور طبی اعتبار سے بھی کھڑے ہو کر پیشاب کرنے سے نقصانات مبتلا ہونے کا اندیشہ ہے البتہ عذر کے سبب اور حالت مجبوری میں کھڑے ہو کر پیشاب کرنا جائز ہے۔

چنانچہ ترمذی شریف میں اسلام کے دوسرے خلیفہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

قَالَ رَاٰنی النَبیُّ ﷺ أَبولُ قائمًا فقالَ یَاعُمَرُ لاتُبل قَائمًا فَمابلتُ قَائمًا بَعدُ -

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے مجھے کھڑے ہو کر پیشاب کرتے دیکھا تو فرمایا: "اے عمر! کھڑے ہو کر پیشاب نہ کرو"۔اس دن

سے میں نے کبھی کھڑے ہوکر پیشاب نہ کیا۔۔

(سنن ابن ماجہ باب فی البول قائماً و قاعداً مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی ص ۲۷)

سیدی اعلیحضرت امام اہلسنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ **فرماتے ہیں:**

کھڑے ہو کر پیشاب کرنے میں چار حرج ہیں: پہلا: بدن اور کپڑوں پر چھینٹیں پڑنا جسم و لباس بلا ضرورت شرعیہ ناپاک کرنا اور یہ حرام ہے۔

دوسرا: ان چھینٹوں کے باعث عذابِ قبر کا استحقاق اپنے سر پر لینا رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: پیشاب سے بہت بچو کہ اکثر عذاب قبر اُسی سے ہے۔۔

تیسرا: رہگزر پر ہو یا جہاں لوگ موجود ہوں تو باعثِ بے پردگی ہو گا بیٹھنے میں رانوں اور زانوؤں کی آڑ جاتی ہے اور کھڑے ہونے میں بالکل بے ستری اور یہ باعثِ لعنتِ الٰہی ہے۔

چوتھا: یہ نصارٰی سے تشبّہ اور ان کی سنّتِ مذمومہ میں اُن کا اتباع ہے آج کل جن کو یہاں یہ شوق جاگا ہے اس کی یہی علّت اور یہ موجبِ عذاب و عقوبت ہے۔اللہ پاک فرماتا ہے:

لَا تَتَّبِعُوا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ ؕ ۔

شیطان کے قدموں پر نہ چلو۔

(فتاوی رضویہ ج4 ص585)

صاحب بہارِ شریعت مفتی مولانا امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کھڑے ہوکر یا لیٹ کر یا ننگے ہوکر پیشاب کرنا مکروہ ہے۔

(بہار شریعت حصہ 2 ص 412 ط دعوت اسلامی)

کتبہ: استاذ العلما مفتی خادم حسین شاہ قادری دامت برکاتھم العالیہ

20 اکتوبر 2022

جمعہ کے دن نمازی حضرات کو خطبہ کی اذان کا جواب دینا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و شرع متین کہ کیا جمعہ کے دن نمازی حضرات کو خطبہ کی اذان کا جواب دینا کیسا ہے اور کیا امام بھی خطبہ کی اذان کا جواب نہیں دے سکتا اس بارے میں شرعی رہنمائی عطا فرما دیں۔؟

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ہدایۃ الحق والصواب

نمازی حضرات کو خطبہ کی اذان کا جواب زبان سے دینا، خطبہ میں نام پاک سن کر انگوٹھے چومنا، اذان مکمل ہونے پر ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا جائز نہیں البتہ امام صاحب کے حق میں یہ سب جائز ہے۔

تاہم مقتدی اگر جواب دینا چاہے تو دل میں دے سکتا ہے، انگوٹھے چومنا اور

اذان ہونے کے بعد دونوں ہاتھ اٹھاکر دعا مانگنا یہ مقتدی حق میں جائز نہیں۔

اس لیے جائز نہیں کہ ہمارے مذہب میں مفتٰی بہ قول یہ ہے کہ جب امام خطبہ دینے کے لیے منبر پر بیٹھے اس وقت سے لے کر نماز ختم ہونے تک ہر قسم کا کلام منع ہے خواہ وہ کلام دینی ہو یا دنیاوی۔

در مختار میں ہے:

" وينبغي أن لا يجيب بلسانه اتفاقاً في الأذان بين يدي الخطيب"۔

ترجمہ: اس بات پر اتفاق ہے کہ خطیب کے سامنے کی اذان کا جواب زبانی نہیں دینا چاہئے۔ (در مختار۔ باب الاذان ج1 ص399)

سیدی اعلیحضرت امام اہلسنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ہاں یہ جواب اذان یا دُعا اگر صرف دل سے کریں زبان سے تلفّظ اصلاً نہ ہو تو کوئی حرج نہیں۔ اور امام یعنی خطیب تو اگر زبان سے بھی جوابِ اذان دے یا دعا کرے بلا شبہہ جائز ہے۔

وقد صح کلا الامرین عن سید الکونین ﷺ فی صحیح البخاری وغیرہ۔

صحیح بخاری وغیرہ میں ہے یہ دونوں امور سید کونین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے ثابت ہیں۔ یہ قول مجمل ہے۔

اذانِ خطبہ کے جواب اور اس کے بعد دُعا میں امام و صاحبین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا اختلاف ہے بچنا اولیٰ ، اور کریں تو حرج نہیں، یوں ہی اذانِ خطبہ میں نامِ پاک سن کر انگوٹھے چومنا اس کا بھی یہی حکم ہے لیکن خطبہ میں محض سکوت وسکون کا حکم ہے، خطبہ میں نامِ پاک سن کر صرف دل میں درود شریف پڑھیں اور کچھ نہ کریں زبان کو جنبش بھی نہ دیں۔

(فتاوی رضویہ ج 8 473 رسالہ باب ادراک الفریضۃ)

کتبہ: استاذ العلما مفتی خادم حسین شاہ قادری دامت برکاتھم العالی

20اکتوبر2022

آیاتِ قرآنی ہو تو کیا ان کو بلا وضو چھو سکتے ہیں۔؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و شرع متین اس مسئلے میں اگر کسی اخبار (News paper) یا اردو کتاب میں کسی جگہ آیاتِ قرآنی لکھیں ہو تو کیا ان کو بلا وضو چھو سکتے ہیں۔۔؟ شرعی رہنمائی عطا فرمادیں۔

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ہدایۃ الحق و الصواب

اکثر اوقات اخباروں (News papers) کے پہلے صفحے پر آیتِ قرآنیہ کا

ترجمہ ہوتا ہے، اور بعض جگہ آیات بھی تحریر ہوتی ہیں۔ جس نیوز پیپر پر آیت کا ترجمہ ہو یا آیتِ کریمہ تحریر ہو تو دونوں صورتوں میں اس جگہ کو چھونا (touch کرنا) جہاں آیتِ قرآنی یا ترجمہ تحریر ہے جائز نہیں۔

چنانچہ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

لَّا يَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ .

ترجمۂ کنزالایمان: اسے نہ چھوئیں مگر باوضو۔

(سورۃ الواقعہ، آیت نمبر 79)

سیدی اعلیحضرت امام اہلسنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

کتاب یا اخبار جس جگہ آیت لکھی ہے خاص اُس جگہ کو بلا وضو ہاتھ لگانا جائز نہیں اُسی طرف ہاتھ لگایا جائے جسطرف آیت لکھی ہے خواہ اس کی پشت پر دونوں ناجائز ہیں باقی ورق کے چھُونے میں حرج نہیں پڑھنا بے وضو جائز ہے۔ نہانے کی حاجت ہو تو حرام ہے۔۔

(فتاویٰ رضویہ، ج4، ص366 ذیل باب الغسل)

کتبہ: استاذ العلما مفتی خادم حسین شاہ قادری دامت برکاتھم العالیہ

21 اکتوبر 2022

بچہ پیدا ہونے کے بعد عورت کب تک ناپاک رہتی ہے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ بچہ پیدا ہونے کے بعد عورت کب تک ناپاک رہتی ہے۔؟ شرعی رہنمائی عطا فرمادیں۔

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ہدایۃ الحق والصواب

بچہ پیدا ہونے کے بعد جو خون عورت کے رحم سے نکلتا ہے، اسے "نِفاس" کا خون کہتے ہیں۔ اس کی کم از کم مدت مقرر نہیں ہے چند لمحوں کے بعد بھی بند ہو سکتا ہے اور زیادہ سے زیادہ چالیس دن اس کی مدت ہے۔

بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ عورت کو مثلاً دس دن خون آیا پھر بند ہو گیا تو وہ چالیس دن پورے کرتے ہیں، حالانکہ ایسا ہرگز نہیں ہے بلکہ اگر عورت کو دس دن کے بعد خون بند ہو گیا تو اب اس پر غسل کرنے کے بعد نمازیں فرض ہیں۔ ہاں اگر خون تھوڑا تھوڑا آتا رہا، اور چالیس دن مسلسل رہا تو ان دنوں میں نمازیں معاف ہیں، اور روزوں کی قضا کرے گی۔

اور اگر چالیس دن گزرنے کے بعد بھی خون آتا ہے، تب وہ خون "استحاضہ" کا خون کہلاتا ہے۔ اس کا حکم یہ ہوتا ہے کہ نماز کے وقت وضو کر کے پاک وصاف

ہو کر نماز ادا کرے گی۔

فتاویٰ عالمگیری میں ہے:

اَقَلُّ النِفاسِ مَا یُوْجَدُ وَلَو سَاعۃً وَعَلَیہ الفَتویٰ ، وَأَکثَرُہ اَربعُونَ۔

ترجمہ: نفاس کی کم از کم مدت جتنا بھی خون خارج ہو اگرچہ ایک لمحہ کے لیے ہو (وہ نفاس ہے) اسی پر فتوی ہے اور اسکی زیادہ سے زیادہ مدت چالیس دن ہے۔

(عالمگیری ج 1، ص 42، قدیمی کتب خانہ کراچی)

سیدی اعلیحضرت امام اہلسنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

بچّہ پیدا ہونے کے بعد جب تک خون آئے ناپاک رہے گی جس کی زیادہ سے زیادہ مدت چالیس روز کامل ہے اور کم کی کوئی حد نہیں، اگر پاؤمنٹ آکر بند ہو گیا اور چالیس 40 روز تک پھر نہ آیا تو اُسی پاؤمنٹ کے بعد پاک ہو گئی نہا کر نماز پڑھے اور اگر چالیس روز کامل تک آیا یا اُس سے کم، تو جس وقت بند ہوا اس وقت پاک ہوئی۔ بیس 20 تیس 30 چالیس 40 جتنے دن ہوں اور اگر چالیس دن سے زیادہ آیا تو اس سے پہلے ولادت میں جتنے دن آیا تھا اُتنا نفاس ہے اُس کے بعد پاک ہو گئی باقی استحاضہ ہے اُس کی نمازیں کہ قضا ہوئی ہوں ادا کرے۔

(فتاویٰ رضویہ ج4 ص364 رسالہ باب ذیل الغسل)

کتبہ: استاذ العلما مفتی خادم حسین شاہ قادری دامت برکاتھم العالیہ

23اکتوبر 2022

حائضہ عورت یا جنبی شخص قرآن کی تلاوت کر سکتے ہیں؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و شرع متین اس مسئلے میں کہ کیا حائضہ عورت یا جنبی شخص قرآن کی تلاوت کر سکتے ہیں؟ یا اس حالت میں سلام کا جواب یا دیگر ذکر و اذکار پڑھ سکتے ہیں۔؟ شرعی رہنمائی عطا فرمادیں۔

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ہدایۃ الحق والصواب

حائضہ عورت یا جنبی شخص کے لیے قرآن پاک کی تلاوت کرنا حرام ہے۔ نہ قرآن کو چھو سکتے ہیں، نہ ہی زبانی تلاوت کر سکتے ہیں۔ البتہ سلام کا جواب دینا اور دیگر ذکر و اذکار کرنا انکے حق میں جائز ہیں مگر وضو کر لینا افضل ہے۔

اللہ پاک قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے:

لَّا یَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ۔

ترجمہ کنزالایمان: اسے نہ چھوئیں مگر باوضو۔ (سورۃ الواقعہ، آیت نمبر 79)

چنانچہ فتاویٰ عالمگیری میں ہے:

لا تَقْرَأُ الحائِضُ والنُّفَساءُ والجُنُبُ شَيْئًا مِن القُرْآنِ والآيَةَ وما دُونَها سَواءٌ فِي التَّحْرِيمِ عَلى الأَصَحِّ

ترجمہ: حائضہ، نفاس والی عورتیں اور جنبی قرآن میں سے کچھ نا پڑھیں۔ یوں ہی ایک آیت اور آیت سے کم کی قرآت اصح قول کے مطابق حرام ہونے میں برابر ہے۔

(عالمگیری جلد 1، ص 43، قدیمی کتب خانہ کراچی)

ذکر و اذکار کے جواز کے متعلق شرح وقایہ میں ہے کہ:

وسَائِرُ الادْعيَةِ وَ الاَذْكارِ لَابأْسَ بها ۔

ترجمہ: تمام قسم کی دعائیں اور اذکار پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (شرح وقایہ ج 1 ص 122 باب الحیض)

اور فتاوی عالمگیری میں ہے:

"ویجوز للجنب و الحائض الدعوات و جواب الاذان و نحو ذلک"

یعنی جنبی اور حائضہ کیلئے دعائیں پڑھنا اور اذان کا جواب دینا اور اسکی مثل اذکار پڑھنا جائز ہے۔

(فتاوی عالمگیری کتاب الطهارة فصل فی احکام الحیض والنفاس والاستحاضة ج 1 ص 38)

سیدی اعلیحضرت امام اہلسنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

حالتِ حیض میں صرف قرآن عظیم کی تلاوت ممنوع ہے کلمے پانچوں پڑھ سکتی ہے کہ اگرچہ اُن میں بعض کلماتِ قرآن ہیں مگر ذکر وثنا ہیں اور کلمہ پڑھنے میں نیت ذکر ہی ہے نہ نیتِ تلاوت، توجواز یقینی ہے۔

مزید جنبی شخص کے سلام کا جواب دینے کے متعلق تحریر فرماتے ہیں:

(جنبی کے لیے) زبان سے قرآن مجید بحالتِ جنابت جائز نہیں اگرچہ آہستہ ہو، اور درود شریف پڑھ سکتا ہے مگر کلی کے بعد چاہیے اور جوابِ سلام دے سکتا ہے اور بہتر یہ کہ بعد تیمم ہو۔ (فتاویٰ رضویہ، ج4، ص366 ذیل باب الغسل)

کتبہ: استاذ العلما مفتی خادم حسین شاہ قادری دامت برکاتھم العالیہ

21

اکتوبر2022

نماز کے انتظار میں بیٹھا تھا، اس کو نیند آگئی

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و شرع متین کہ اگر کوئی شخص نماز کے انتظار میں بیٹھا تھا، اس کو نیند آگئی، یعنی بیٹھنے کی حالت میں سو گیا تو کیا اس کا وضو

ٹوٹ جائے گا۔؟ شرعی رہنمائی عطا فرمادیں۔

الجواب بعون الملک الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اگر باوضو شخص بیٹھنے کی حالت میں اسطرح سو گیا کہ اسے نیند کا جھٹکا لگا یعنی اونگھ آئی لیکن زمین پر نہیں گرا تو اس حالت میں وضو نہیں ٹوٹتا وہ حسبِ معمول باوضو ہے اس لیے کہ اونگھ ناقضِ وضو نہیں۔ لیکن اگر انتظارِ نماز کی وجہ سے لیٹ گیا جس سے نیند آگئی تو وضو ٹوٹ جائے گا۔

چنانچہ فتاویٰ شامی میں منقول ہے:

النعاسُ لا ينقض الوضوء، وهو قليل نوم لا يشتبه عليه اكثر ما يقال عنده ۔

ترجمہ: اونگھنے سے وضو نہیں ٹوٹتا، اونگھ سے مراد تھوڑی نیند ہے، ایسے شخص پر اکثر باتیں مشتبہ نہیں ہوتیں جو اس کے پاس کی جاتی ہیں۔ (ردالمحتار مع الدر المختار، ج1، 298، مطبوعہ کوئٹہ)

اسی طرح حاشیہ طحطاوی میں علامہ احمد بن محمد بن اسماعیل الطحطاوی الحنفی لکھتے ہیں:

لا يجب الوضوء على من نام جالسالخ .. وإذا نام

كذلك خارج الصلوة لا ينتقض به وضوءه۔

(صفحہ نمبر 94، قدیمی کتب خانہ، کراچی۔)

سیدی اعلیحضرت امام اہلسنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اونگھ ناقضِ وضو نہیں جبکہ ایسا ہوشیار رہے کہ پاس کے لوگ جو باتیں کرتے ہوں اکثر پر مطلع ہو، اگرچہ بعض سے غفلت بھی ہو جاتی ہو۔"

(فتاوی رضویہ، ج 1، ص 367، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں:

اونگھنے یا بیٹھے بیٹھے جھونکے لینے سے وضو نہیں جاتا۔

بہارِ شریعت، جلد 1، صفحہ نمبر 308، مکتبۃ المدینہ، کراچی۔

اسی طرح فتاویٰ اجملیہ میں ہے:

باوضو شخص کو جب بیٹھے ہوئے نیند آجائے اور بغیر کسی چیز کے سہارے کے بیٹھا تھا تو اگر وہ نیند میں زمین پر گر گیا تو اس کا وضو ساقط ہو گیا۔ اور اگر اس کو فقط نیند کا جھٹکا ہی لگا اور گرنے نہ پایا تو وضو ساقط نہ ہو گا۔ (فتاویٰ اجملیہ، جلد 2، صفحہ نمبر 8)

کتبہ: استاذ العلما مفتی خادم حسین شاہ قادری دامت برکاتھم العالیہ

24 اکتوبر 2022

بغیر ٹوپی کے نماز پڑھنا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و شرع متین کہ کیا بغیر ٹوپی کے نماز پڑھنا یعنی کہ ننگے سر نماز پڑھنا درست ہے۔؟ اس بارے میں شرعی رہنمائی عطا فرمادیں۔۔

الجواب بعون الملک الوهاب اللهم ہدایة الحق والصواب

فی زمانہ تو ایسا لگتا ہے کہ ننگے سَر نماز پڑھنے کا بھی کوئی فیشن چل پڑا ہے حالانکہ پہلے کے لوگ نماز کے علاوہ بھی ہر وقت سَر پر ٹوپی بلکہ عمامہ سجا کر رکھتے تھے۔ بہرحال ننگے سَر نماز پڑھنے کی فقہائے کرام نے تین (3) صورتیں اور انکے حکم بیان فرمائیں ہیں۔

1--سُستی سے ننگے سَر نماز پڑھنا یعنی ٹوپی پہننا بوجھ معلوم ہوتا ہو یا گرمی معلوم ہوتی ہو، مکروہِ تنزیہی (یعنی ناپسندیدہ) ہے۔

2--اگر تحقیرِ نماز مقصود ہے، مثلاً نماز کوئی ایسی مُہتَم بالشان (یعنی اہم) چیز نہیں جس کے لئے ٹوپی، عمامہ پہنا جائے تو یہ کُفر ہے۔

3--اگر خُشوع خُضوع (یعنی نماز میں دل لگنے) کے لئے سَر برہنہ (یعنی ننگے سَر نماز) پڑھی تو مستحب ہے۔

سیدی اعلیحضرت امام اہلسنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:
فقہاء کرام نے ننگے سر نماز پڑھنے کو تین قسم کیا ہے اگر بہ نیت تواضع وعاجزی ہو تو جائز اور بوجہ کسل ہو تو مکروہ، اور معاذ اللہ نماز کو بے قدر اور ہلکا سمجھ کر ہو تو کفر یعنی تحقیر واہانت نماز مقصود ہو۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 7 صفحہ 389)
مفتی مولانا امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ہیں:
مرد کا سُستی سے ننگے سر نماز پڑھنا یعنی ٹوپی پہننا بوجھ لگتا ہے یا گرمی معلوم ہوتی ہو تو مکروہ تنزیہی ہے (یعنی گناہ نہیں مگر ناپسندیدہ عمل ہے)۔ اور اگر نماز کو ہلکا جانتے ہوئے مثلاً (نماز کو خاص چیز نہ سمجھنا کہ جس کے لیے نماز میں ٹوپی، عمامہ پہنا جائے) تو یہ کفر ہے۔ (بہار شریعت ج 1 حصہ 3 ص 631 دعوت اسلامی)
کتبہ: استاذ العلما مفتی خادم حسین شاہ قادری دامت برکاتھم العالیہ
24 اکتوبر 2022

حیض آیا تو کیا وہ نذر و نیاز کا کھانا بنا سکتی ہے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام کہ اگر کسی عورت کو ماہواری یعنی حیض آیا تو کیا وہ نذر و نیاز کا کھانا بنا سکتی ہے؟ اور کیا اس کے ساتھ مل کر کھا سکتے ہیں؟ شرعی حکم کیا ہے ارشاد فرمادیں۔

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ہدایۃ الحق والصواب

حیض والی عورت ماہواری میں ہر قسم کا کھانا بنا سکتی ہے، خواہ نیاز کا کھانا ہی کیوں نہ ہو اور اس کے ساتھ کھانا بالکل حلال وطیّب ہے۔ زمانۂ جاہلیت میں یہود و مجوس کا طریقہ تھا کہ جس عورت کو حیض آتا تو نہ اس کے ہاتھ کا کھانا کھاتے نہ اس کے ساتھ بیٹھتے، بلکہ اس کو بالکل الگ کر دیتے۔ تاہم بعض جگہ جہالت کی بناء پر اب بھی ایسا ہوتا ہے کہ نہ اس عورت کے ہاتھ کا کھانا کھاتے ہیں نہ اس کو اپنے ساتھ بیٹھنے دیتے ہیں یہ بالکل جہالت ہے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: إِنَّ الْيَهُودَ كَانُوا إِذَا حَاضَتِ الْمَرْأَةُ فِيهِمْ لَمْ يُؤَاكِلُوهَا وَلَمْ يُجَامِعُوْهُنَّ فِي الْبُيُوْتِ، فَسَأَلَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَيَسْأَلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ الآيَة. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اصنَعُوا كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا النِّكَاحَ"، فَبَلَغَ ذٰلِكَ الْيَهُوْدَ فَقَالُوا: مَا يُرِيْدُ هَذَا الرَّجُلُ أَنْ يَدَعَ مِنْ أَمْرِنا شَيْئًا إِلَّا خَالَفَنَا فِيْهِ،فَجَاءَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ وَعَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ فَقَالَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

إِنَّ الْيَهُوْدَ يَقُوْلُ كَذَا وَكَذَا، أَفَلَا نُجَامِعُهُنَّ؟ فَتَغَيَّرَ وَجْهُ رَسُولِ اللهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- حَتّٰى ظَنَنَّا أَنْ قَدْ وَجَدَ عَلَيْهِمَا،فَخَرَجَا فَاسْتَقْبَلَتْهُمَا هَدِيَّةٌ مِنْ لَبَنٍ إِلَى النَّبِيِّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَرْسَلَ فِيْ آثَارِهِمَا فَسَقَاهُمَا، فَعَرَفَا أَنَّهُ لَمْ يَجِدْ عَلَيْهِمَا .رَوَاهُ مُسْلِمٌ-

ترجمہ : حضرت انس ابن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہودی جب ان میں عورت حائضہ ہوتی تو نہ اس کے ساتھ کھاتے اور نہ انہیں گھروں میں ساتھ رکھتے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے یہ مسئلہ حضور سے پوچھا تو اللہ پاک نے یہ آیت اتاری "لوگ آپ سے حیض کے متعلق پوچھتے ہیں "الخ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صحبت کے سوا سب کچھ کرسکتے ہو یہ خبر یہود کو پہنچی تو بولے کہ یہ صاحب ہمارے دینی کاموں میں سے کوئی چیز بغیر مخالفت کیئے نہیں چھوڑتے پھر حضرت اسید ابن حضیر اور عباد ابن بشر حاضر ہوئے بولے یارسول اللہ ! یہود ایسا ایسا کہتے ہیں تو کیا ہم حائضہ سے صحبت بھی نہ کرلیا کریں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ انور

غصہ میں بدل گیا حتی کہ ہم سمجھے کہ آپ ان پر ناراض ہو گئے وہ
دونوں چلے گئے ان کے پیچھے حضور کی بارگاہ میں دودھ کا ہدیہ
آیا تو حضور نے ان کے پیچھے آدمی بھیجا (بلانے کے لیئے) پھر
انہیں دودھ پلایا تب سمجھے کہ حضور ان پر ناراض نہ ہوئے۔

(صحیح مسلم، جلد 1، صفحہ نمبر 545)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ایامِ مخصوص میں نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلم کی کنگھی فرماتیں، سرِ مبارک میں تیل لگاتی تھیں۔

وَعَنْهَا قَالَتْ: كُنْتُ أَشْرَبُ وَأَنَا حَائِضٌ، ثُمَّ أُنَاوِلُهُ النَّبِيَّ -صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- فَيَضَعُ فَاهُ عَلَى مَوْضِعِ فِيَّ فَيَشْرَبُ، وَأَتَعَرَّقُ الْعَرْقَ وَأَنَا حَائِضٌ، ثُمَّ أُنَاوِلُهُ النَّبِيَّ -صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- فَيَضَع فَاهُ مَوْضِعَ فِيَّ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ
میں بحالت حیض پیتی پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو وہی برتن
دے دیتی تو آپ اپنا منہ شریف میرے منہ والی جگہ پر رکھ کر
پیتے اور میں بحالت حیض ہڈی چوستی پھر آپ کو دے دیتی تو

آپ اپنا منہ شریف میرے منہ کی جگہ رکھتے۔

(صحیح مسلم، جلد 1، صفحہ نمبر 546)

سیدی اعلیحضرت امام اہلسنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

(حیض والی) اس کے ہاتھ کا بنا ہوا کھانا بھی جائز، اسے اپنے ساتھ کھلانا بھی جائز ان باتوں سے احتراز کرنا یہود و مجوس کا مسئلہ ہے۔

(فتاویٰ رضویہ ج4، ص355)

کتبہ: استاذ العلما مفتی خادم حسین شاہ قادری دامت برکاتھم العالیہ

26 اکتوبر 2022

بے وضو شخص کے اذان دینے سے اذان قابل اعتبار ہوگی؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و شرع متین کہ کیا بے وضو شخص کے اذان دینے سے اذان قابل اعتبار ہوگی اس بارے میں شرعی رہنمائی عطا فرمادیں۔؟

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ہدایۃ الحق والصواب

اذان دینے والے کے لیے مستحب ہے کہ باوضو ہوکر اذان دے فقہائے کرام فرماتے ہیں: بغیر وضو کے اذان دینا مکروہ ہے، البتہ اگر کسی نے بغیر وضو کے

اذان کہہ دی تو اذان صحیح ہو جائے گی اعادہ (لوٹانے) کی حاجت نہیں۔

چنانچہ فتح القدیر میں ہے:

فَإِنْ أَذَّنَ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ جَازَ.

ترجمہ: اگر کسی شخص نے بے وضو اذان کہہ دی تو اذان درست ہے۔ (فتح القدیر للکمال ابن الھمام، ۱/۲۵۱)

اسکے جائز ہونے میں صاحب ہدایہ فرماتے ہیں: فَكَانَ الوضُوءُ فِيه استحْبابًا ۔ ترجمہ: اذان کہنے میں باوضو ہونا مستحب ہے۔

(ہدایہ شریف ج 1 ص 89 مکتبہ رحمانیہ)

سیدی اعلیحضرت امام اہلسنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جائز ہے بایں معنی کہ اذان ہو جائے گی مگر چاہیئے نہیں کہ حدیث میں اس سے ممانعت آئی ہے۔ (فتاوی رضویہ ج 5 ص 374)

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

محدث (بے وضو شخص) کی اِقامت مکروہ ہے، مگر اعادہ نہ کی جائے گی۔

(بہارِ شریعت، ج 1 حصہ 3 ص 474 ط دعوت اسلامی)

کتبہ: استاذ العلما مفتی خادم حسین شاہ قادری دامت برکاتھم العالیہ

26 اکتوبر 2022

حیض کی حالت میں بیوی سے جماع (ہمبستری) کر سکتے ہیں؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام کہ کیا حیض کی حالت میں بیوی سے جماع (ہمبستری) کر سکتے ہیں۔؟ اگر کسی شخص نے ہمبستری کر لی تو اس کا کفارہ کیا ہے۔؟ شرعی رہنمائی عطا فرما دیں۔

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ہدایۃ الحق و الصواب

قرآن و حدیث کی روشنی میں حیض کی حالت میں بیوی سے جماع (ہمبستری) حرام و سخت گناہ ہے۔ اگر کسی نے کر لیا تو اس پر شریعت میں صدقے کو بطور کفارہ لازم کیا گیا ہے جو کہ درجہ مستحب میں ھے۔ جسکا طریقہ یہ ہے کہ اگر جماع ابتدائے حیض میں ہے تو ایک دینار، اور ختم پر ہے تو نصف دینار صدقہ کرے۔

چنانچہ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

وَ یَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِیْضِ ؕ-قُلْ هُوَ اَذًىۙ-فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِی الْمَحِیْضِۙ-وَ لَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى یَطْهُرْنَ-فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَیْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ-اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَ یُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِیْنَ.

ترجمۂ کنزالایمان: اور تم سے پوچھتے ہیں حیض کا حکم تم فرماؤ وہ

ناپاکی ہے تو عورتوں سے الگ رہو حیض کے دنوں اور ان سے نزدیکی نہ کرو جب تک پاک نہ ہولیں پھر جب پاک ہو جائیں تو ان کے پاس جاؤ جہاں سے تمہیں اللہ نے حکم دیا بیشک اللہ پسند رکھتا ہے بہت توبہ کرنے والوں کو اور پسند رکھتا ہے ستھروں کو۔ (پ2، البقرۃ:222)

اور حدیثِ پاک میں ہے نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

قَالَ رَسُوْلُ اللهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- "مَنْ أَتَى حَائِضًا أَوِ امْرَأَةً فِيْ دُبُرِهَا أَوْ كَاهِنًا فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أُنْزِلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ"رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ وَالدَّارِمِيُّ وَفِيْ رِوَايَتِهِمَا : "فَصَدَّقَهُ بِمَا يَقُوْلُ فَقَدْ كَفَرَ".

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: جو حائضہ عورت سے جماع کرے یا عورت کے پاخانہ کی جگہ یا کاہن کے پاس جائے اس نے محمد مصطفےٰ پر اترے ہوئے کا انکار کیا۔ اسے ترمذی، ابن ماجہ اور دارمی نے روایت کیا ان دونوں کی روایت میں یہ ہے کہ کاہن کے کہے ہوئے کی تصدیق کرے تو کافر ہو گیا۔ (مشکوٰۃ شریف، باب الحیض، فصلِ ثانی)

فتاویٰ شامی میں ہے:

ویمنع الحیض قربان زوجها ما تحت ازارها یعنی ما بین سرة وکبة۔

ترجمہ: حالت حیض میں شوھر کے لیے بیوی کے قریب جانا ممنوع ہے (اور اسکی حد) ناف سے لیکر گھٹنوں کے درمیان کی جگہ ہے۔ (فتاویٰ شامی، جلد 1، صفحہ نمبر 486)

اسی طرح فتاویٰ عالمگیری میں ہے:

(ومِنها) حُرْمَةُ الجِماعِ ولَهُ أنْ يُقَبِّلَها ويُضاجِعَها ويَسْتَمْتِعَ بِجَمِيعِ بَدَنِها ما خَلا ما بَيْنَ السُّرَّةِ والرُّكْبَةِ۔

(فتاویٰ شامی، جلد 1 صفحہ نمبر 44)

کفارے کے حوالہ سے فتح القدیر میں ہے:

یتصدق بدینار أو بنصفه استحبابا وقیل بدینار إن کان اول الحیض وبنصفه إن وطئ فی آخره

ترجمہ: ایک دینار یا نصف دینار صدقہ کرنا مستحب ہے اور کہا گیا کہ اگر حیض کا آغاز تھا تو ایک دینار، اور آخری دنوں میں وطی کی تو نصف دینار دے۔ (فتح القدیر باب الحیض)

سیدی **اعلیحضرت امام اہلسنت امام احمد رضا خان** رحمۃ اللہ علیہ **فرماتے ہیں: اگر** ابتدائے حیض میں ہے تو ایک دینار، اور ختم پر ہے تو نصف دینار، اور دینار دس درہم کا ہوتا ہے اور دس درہم دو روپے تیرہ آنے کچھ کوڑیاں کم۔

(فتاوی رضویہ ج4ص354)

نکتبہ: استاذ العلما مفتی خادم حسین شاہ قادری دامت برکاتھم العالیہ

26اکتوبر2022

ہماری اردو کتابیں:

بہار تحریر (14 حصے)	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
اللہ تعالی کو اوپر والا یا اللہ میاں کہنا کیسا؟	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
اذان بلال اور سورج کا نکلنا	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
عشق مجازی (منتخب مضامین کا مجموعہ)	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
گانا بجانا بند کرو، تم مسلمان ہو!	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
شب معراج غوث پاک	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
شب معراج نعلین عرش پر	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
حضرت اویس قرنی کا ایک واقعہ	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
ڈاکٹر طاہر اور وقار ملت	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
مقرر کیسا ہو؟	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
غیر صحابہ میں ترضی	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
اختلاف اختلاف اختلاف	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
چند واقعات کربلا کا تحقیقی جائزہ	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
سیکس نالج (اسلام میں صحبت کے آداب)	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
حضرت ایوب علیہ السلام کے واقعے پر تحقیق	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
ایک عاشق کی کہانی علامہ ابن جوزی کی زبانی	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
آئیے نماز سیکھیں (پہلا حصہ)	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری

قیامت کے دن کس کے نام کے ساتھ پکارا جائے گا	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
محرم میں نکاح	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
روایتوں کی تحقیق (تین حصے)	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
بریک اپ کے بعد کیا کریں؟	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
ایک نکاح ایسا بھی	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
کافر سے سود	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
میں خان تو انصاری	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
جرمانہ	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
لا الہ الا اللہ، چشتی رسول اللہ؟	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
سفرنامہ بلاد خمسہ	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
منصور حلاج	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
فرضی قبریں	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
سنی کون؟ وہابی کون؟	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
ہندستان دار الحرب یا دار الاسلام؟	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
رَضا یا رِضا	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
786/92	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
فتنہ گوہر شاہی	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
کلام عبید رضا	پیشکش عبد مصطفی آفیشل
تحریرات لقمان	از قلم علامہ قاری لقمان شاہد

بنت حوا (ایک سنجیدہ تحریر)	از قلم کنیز اختر
عورت کا جنازہ	از قلم جناب غزل صاحبہ
تحقیق عرفان فی تخریج شمول الاسلام	از قلم عرفان برکاتی
اصلاح معاشرہ (منتخب احادیث کی روشنی میں)	از قلم عرفان برکاتی
مسائل شریعت (جلد 1)	از قلم سید محمد سکندر وارثی
اے گروہ علما کہ دو میں نہیں جانتا	از قلم مولانا حسن نوری گونڈوی
مقام صحابہ امام احمد بن حنبل کی نظر میں	از قلم علامہ وقار رضا القادری المدنی
مفتی اعظم ہند اپنے فضل و کمال کے آئینے میں	از قلم محمد ثقلین ترابی نوری
سفرنامہ عرب	از قلم مفتی خالد ایوب مصباحی شیرانی
من سب نبیا فاقتلوہ کی تحقیق	از قلم زبیر جمالوی
ڈاکٹر طاہر القادری کی 1700 تصانیف کی حقیقت	از قلم مفتی خالد ایوب مصباحی شیرانی
علم نور ہے	از قلم محمد شعیب جلالی عطاری
یہ بھی ضروری ہے	از قلم محمد حاشر عطاری
مومن ہو نہیں سکتا	از قلم فہیم جیلانی مصباحی
جہان حکمت	از قلم محمد سلیم رضوی
ماہ صفر کی تحقیق	از قلم مولانا محمد نیاز عطاری
فضائل و مناقب امام حسین	از قلم ڈاکٹر فیض احمد چشتی
شان صدیق اکبر بزبان محبوب اکبر	از قلم امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ
تحریرات بلال	از قلم مولانا محمد بلال ناصر

معارف اعلی حضرت	از قلم مولانا سید بلال رضا عطاری مدنی
نگارشات ہاشمی	از قلم مولانا محمد بلال احمد شاہ ہاشمی
ماہنامہ التحقیقات (ربیع الاول 1444ھ)	پیشکش دار التحقیقات انٹرنیشنل
امیر معاویہ پہلی تین صدیوں کے اسلاف کی نظر میں	از قلم مبشر تنویر نقشبندی
زر خانۂ اشرف	از قلم محمد منیر احمد اشرفی
حضرت حضر علیہ السلام۔ایک تحقیقی جائزہ	از قلم محمود اشرف عطاری مرادآبادی
ایمان افروز تحاریر	از قلم محمد ساجد مدنی
انبیا کا ذکر عبادت۔ایک حدیث کی تحقیق	از قلم اسعد عطاری مدنی
رشحات ابن حجر	از قلم فرحان خان قادری (ابن حجر)
تجلیات احسن (جلد 1)	از قلم محمد فہیم جیلانی احسن مصباحی
درس ادب	از قلم غلام معین الدین قادری
تحریرات شعیب (الحنفی البریلوی)	از قلم محمد شعیب عطاری جلالی
حق پرستی اور نفس پرستی	از قلم علامہ طارق انور مصباحی
خوان حکمت	از قلم محمد سلیم رضوی
صحابہ یا طلقاء؟	از قلم مبشر تنویر نقشبندی
روشن تحریریں	از قلم ابو حاتم محمد عظیم
تحریرات ندیم	از قلم ابن جاوید ابو ادب محمد ندیم عطاری
امتحان میں کامیابی	از قلم ابن شعبان چشتی
اہمیتِ مطالعہ	از قلم دانیال سہیل عطاری

دعوت انصاف	از قلم علامہ ارشد القادری رحمہ اللہ
حسام الحرمین کی صداقت کے صد سالہ اثرات	از قلم محمد ساجد رضا قادری کٹیہاری
تحریرات ابن جمیل	از قلم ابن جمیل محمد خلیل
ماہنامہ التحقیقات (ربیع الآخر 1444ھ)	پیشکش دار التحقیقات انٹرنیشنل
مسئلۂ استمداد	از قلم محمد مبشر تنویر نقشبندی
حضرت امیر معاویہ اور مجدد الف ثانی	از قلم محمد مبشر تنویر نقشبندی
میرے قلم دان سے	از قلم احمد رضا مغل
عوامی باتیں (حصہ 1)	از قلم فیصل بن منظور
تحقیقات اویسیہ (جلد 1)	از قلم علامہ اویس رضوی عطاری
امیر المجاہدین کے آثار علمیہ	از قلم محمد آصف اقبال مدنی عطاری
رافضیوں کا رد	از قلم امام اہل سنت، اعلی حضرت رحمہ اللہ
چھوتی بیماریاں	از قلم علامہ مفتی فیض احمد اویسی
فتاوی کرامات غوثیہ	از قلم امام اہل سنت، اعلی حضرت رحمہ اللہ
غامدیت پر مکالمہ	از قلم ابو عمر غلام مجتبی مدنی
خودکشی	از قلم علامہ مفتی فیض احمد اویسی
مقالاتِ بدر (جلد 1)	از قلم علامہ بدر القادری رحمہ اللہ
ماہنامہ التحقیقات (جمادی الاولی 1444ھ)	پیشکش دار التحقیقات انٹرنیشنل
سردی کا موسم اور ہم	از قلم خالد تسنیم المدنی
رد ناصر رامپوری	از قلم میثم عباس قادری رضوی

چشمۂ حکمت	از قلم محمد سلیم رضوی
کتابوں کے عاشق	از قلم محمد ساجد مدنی
عبد السلام نامی علما و مشائخ	از قلم (مفتی) غلام سبحانی ناؔزش مدنی
التعقبات بنام فرقۂ باطلہ کا تعاقب	از قلم شعیب عطاری جلالی
تحریر کی ضرورت و اہمیت	از قلم عمران رضا عطاری مدنی
دشمن صدیق و عمر	از قلم امام جلال الدین سیوطی
عرفان بخشش شرح حدائق بخشش	از قلم اعظمی مصباحی، ذیشان رضا امجدی
وسائل بخشش کا فکری و فنی جائزہ	از قلم شاعر عمران اشفاق
موسیقی فقہاے کرام کی عدالت میں	از قلم محمد بلال ناصر
ماہنامہ التحقیقات (جمادی الآخرہ 1444ھ)	پیشکش دار التّحقیقات انٹرنیشنل
مختصر مگر مفید	از قلم فیصل بن منظور
اللہ و رسول کے لیے لفظ عشق کا استعمال	از قلم جلال الدین احمد امجدی رضوی
شرح فقہ اکبر (سوالاً جواباً)	از قلم ابن شعبان چشتی
تلخیص نور المبین (سوالاً جواباً)	از قلم ابن شعبان چشتی
دینی تعلیم	از قلم علامہ سید شاہ تراب الحق قادری
سیرت صدیق اکبر	از قلم سید مفتی خادم حسین شاہ
فتاوی خادمیہ (جلد 1)	از قلم سید مفتی خادم حسین شاہ

AMO

SABIYA
VIRTUAL PUBLICATION

enikah

niiii

BOOKS r

PS graphics

DONATE

ABDE MUSTAFA OFFICIAL

Abde Mustafa Official is a team from Ahle Sunnat Wa Jama'at working since 2014 on the Aim to propagate Quraan and Sunnah through electronic and print media. We're working in various departments.

Blogging : We have a collection of Islamic articles on various topics. You can read hundreds of articles in multiple languages on our blog.
amo.news/blog

Sabiya Virtual Publication
This is our core department. We are publishing Islamic books in multiple languages. Have a look on our library **amo.news/books**

E Nikah Matrimonial Service
E Nikah Service is a Matrimonial Platform for Ahle Sunnat Wa Jama'at. If you're searching for a Sunni life partner then E Nikah is a right platform for you.
www.enikah.in

E Nikah Again Service
E Nikah Again Service is a movement to promote more than one marriage means a man can marry four women at once, By E Nikah Again Service, we want to promote this culture in our Muslim society.

Roman Books
Roman Books is our department for publishing Islamic literature in Roman Urdu Script which is very common on Social Media.

read more about us on **amo.news**
For futher inquiry: info@abdemustafa.com

SCAN HERE

PhonePe G Pay Paytm
9102520764

BANK DETAILS
Account Details :
Airtel Payments Bank
Account No.: 9102520764
(Sabir Ansari)
IFSC Code : AIRP0000001

or open this link | amo.news/donate

فتاویٰ خادمیہ 1

Abde Mustafa Official is a team from Ahle Sunnat Wa Jama'at working since 2014 on the Aim to propagate Quraan and Sunnah through electronic and print media. We're working in various departments.

Blogging : We have a collection of Islamic articles on various topics. You can read hundreds of articles in multiple languages on our blog.
blog.abdemustafa.com

Sabiya Virtual Publication
This is our core department. We are publishing Islamic books in multiple languages. Have a look on our library **books.abdemustafa.com**

E Nikah Matrimonial Service
E Nikah Service is a Matrimonial Platform for Ahle Sunnat Wa Jama'at. If you're searching for a Sunni life partner then E Nikah is a right platform for you.**www.enikah.in**

E Nikah Again Service
E Nikah Again Service is a movement to promote more than one marriage means a man can marry four women at once, By E Nikah Again Service, we want to promote this culture in our Muslim society.

Roman Books
Roman Books is our department for publishing Islamic literature in Roman Urdu Script which is very common on Social Media.
read more about us on **www.abdemustafa.com**
For futher inquiry: info@abdemustafa.com

AMO
ABDE MUSTAFA OFFICIAL

SABIYA
VIRTUAL PUBLICATION

ISBN (N/A)